یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ کتاب حمد و سپاس بیقیاس کا خاص بنام اوس صانع دیوان
وتکوین کی سزاوار ہی کہ قلم صنعت نگار بدایع طرز قدرت کا
جسکی سی بد منشی نقش حسن جہان عالم کا اور صفحہ ظہور نیرنگ پر
نمودار ہی سبحان اللہ ہر فرد نشان قدرت کا عجب خزینہ بیحد
اوسکی مطلع الانوار اپنا کیا اور خلعت اشرف المخلوقات کا اوپر قامت
خاک کے قطع کرکی منقطع مخزن الاسرار حقیقت کی بنایا
سزاوار ہی تیرہ ظہور درستی ہنر جو ہر

جو

الرحمان۔ حمد سرورِ عالم یعنی حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ

شان لولاک لما خلقت الافلاک

یعنی ذات پاک صفات واجب تعظیم اور تکریم اونکی ہی اور

تحفہ درود صلوات کا آل اطہار و اصحاب کبار کی کہ دوستی اونکی

سفینہ نوح

سی بعد ستاروں کی ماند خورشید کی افق دلہای مومنوں کی

ساطع اور لامع ہی ہو جیو ہر کل عارض پر درود احمد صلوات

بر تکبیر شرح بخش محمد صلوات بعد اسکی سبب تالیف

تصنیف نسخہ بدیع کا او پر فصیحان محفل سخندانی اور بلیغان

بزم معانی کی مخفی نرہی کہ ذرہ بیمقدار عالم سخن سنجی اور سرگرد

دنیا کا خاک سار بیمقدار بندہ غلام علی عشرت مشہدی سالکوری

جی اکمال رستان مرزا علی لطف صاحب سلمہ اللہ تعالی کا ذات

بہ نکات دانی اس پیشہ شاعری کی کلاہ کرامت نظام

مجمع المسود امر وشعر کی سی ہی بلکہ شاگرد رشید اونکی

چند روز سے کہ سن بارہ سو گیارہ مین درمیان شہر [illegible] کو

[illegible] مستحسن بلند اور بلبلہ فرح منز [illegible] بالحمد اللہ

معنی یاران نکتہ پرداز اور دوستان محرم راز کی وارد تھا بلکہ ہیچ

فیض بار گوہر درج فنون اختر برج مروت عشرت [illegible] شاہ

حشمت و جلالت دستگاہ خانصاحب فیض رسان مظہر [illegible]

محمد عثمان خان ولد [illegible] لرحمان کی کہ بیچ خاندان عالی شان [illegible]

سعلی الشان فیض اللہ خان مرحوم و مغفور کی سوای رشتہ [illegible]

نسبت فرزندی کی بھی رکھتی ہین سررشتہ روزگار کا بھی آسکنان

یاداری کی نہین جستجو اسکی ضرور ہی اور ہر ایک باشندہ جہار سو [illegible] کا

لیل و نہار فکر روزگار کی تکاپو مین مجبوری رکھتا تھا اور [illegible]

[illegible] عالی شان کو چاہی شعر فہمی و معنی رسی جودت [illegible]

اور قدردانی صاحب فن اہل ہنر [illegible] کی نہی چنانچہ

بمقتضای اشفاق بسیار و اخلاق بیشمار [illegible] کی از خلق و کرم [illegible]

شہرۂ آفاق ہیں میری تین بہی ہین آنہیں سا [illegible] مودت اور جنیت

ہر [illegible] سب کی جامع استعداد سے وہی ہیں شبانہ روز اونکی خدمت میں رہ

او [illegible] ہماری تازہ کہتا ہوا ہی [illegible] خوانی

روزگار کی [illegible] دوستان آئین بزم موافقت اور یکجان جس

[illegible] رابطہ الفت کا بیچ خدمت فیض درجت مولوی صاحب فیض

[illegible] سان مظہر کرم والاحسان مولوی قدرت اللہ صاحب کے زیادہ

رہتا تہا اور اکثر اوقات بیچ خدمت شریف اونکے [illegible] تحلیات

[illegible] مہمان اور سند نشین جاہ و شوکت فضل و کمال دینی و دنیوی کی [illegible] کو بہی ذوق

[illegible] جیسے کمال ہی بلکہ تخلص بہی اپنا شوق [illegible] زمانی [illegible] جاد [illegible]

اور خاص بعد نماز جمعہ متبرکہ کی اونکی مکان جنت نشان [illegible]

داخل ہو کے گلہائی غزلیات تازہ بشعرہائی بلند آوازہ شعرای

مشہور وغیرہ سی دامن کوشش ہوش اپنی کو بہرتا اور خذف

پارہائی فکر ناقص اپنی کو بہی مقابل جوہر زواہر اون جوہریان [illegible]

سخن دانی کی کرتا تھا ... ہمیشہ شاعروں میں کہ شعرای کبار ... بعد ازاں

زمانہ میں شوق غزل خوانی کا بھی اور ... صغیر و کبیر ... [illegible]

ریاضت مضامین معانی کی ہر ایک جو ... درج ... [illegible]

... ہر ادارد اول وہی ... مضامین مسلک سلک نظم اپنی کو ... کرتا

اور ... معانی خوش ... ساعت لکھتے درر غرر صنائع بدائع

معنوی ... ہر ... قصہ ... بہجت افروز بعد غزل خوانی کی ...

قدر دان ... الرحمان بکمال اشفاق مشفقانہ ... اخلاق ...

طرف اس غریب کے کہ شاگردی اور تلمیذان کرامت بیان کے

محرز ... جانب ... متوجہ ہوکر فرمانے لگے کہ ایک ... [illegible]

اگر تم خوشی خاطر ہماری کو تکلیف اپنی ... کہ اقبال و ...

نوعی احسان ہی ... عرض کیا کہ ہر چند کہ یہ ہیچمدان اس لائق تو نہیں

کہ کچھ کام آپ کا اس سے موقوف ہو لیکن فرمائیے کہ جو ... فرمائش عالی

کو موجب سعادت دارین کا جان کر بجان و دل مصروف ہو ...

مولانا ...

مولوی صاحب کی طوطی زبان شکر افشان نو بہ نو گلستان معانی کے

پورے رنگ دیا اور صاف باطنی الضمیر محبت پذیر اپنی کو محلہ سبب گنجینہ

سی نکات زیادہ رتفہ فصاحت میر و بازار ان لبان سخن

عذوبت سے ... انکے دیار ... ہمیشہ گرم عشق اشیا کی کسی ... جلوہ

سکادو بالہ انکی عزیز ہم شعرا جون زلیخا یوسف مصر فصاحت

... ماہ کنعان ذرات و متانت بازار علوم دینی آراستہ

بالباس فنون دنیوی پیراستہ نخلبند گلستان مضامین رنگین

... شمعی افزای شکرستان لفظ و معانی شیرین حضر برج

تو ... میر ضیاء الدین نام متخلص بعبرت ... شاہجہان آباد

خوشنویس قصبہ ایم پور ہماری آشنا تھی از بسکہ علم تازہ اور

برج بلند آوازہ ... درس بعنی فہم رکھتی تھی گاہ گاہ مشق شعر کی بھی

... اور علم طبابت میں بھی کوئی سبقت تشخیص اور معالجہ برجستہ

ساتھ ہمیگان طبع رسا اور فہم ذکا کی بیچ مصداق نص ... ہی

کہ اطبای زمانہ سے ایک ایک نبض شناس یعنی مزاج مریضان مانوس زمانی ہو

شربت الشفای سے کوئی تمام بحالت اصلی الٰہی جب تک نہ ہو وہ ... باتجربہ

سیادت و آشنائی دریا تن نجابت بہ سلک فقہای بخوجان مرحوم

بصفت گار رخلوت اور جلوہ میں اخر من جلیس تھی ب... رخصت ہو ان

کو ب شوق شعر خوانی و معنی رسی زبان دانی کا زیادہ تھا بہ اکثر پاس

خاطر اوسکی اشعار ہندی و فارسی کہنی ہذا القیاس بفرمایش اوس خلاصہ

دودمان حشمت و اجلال و مسند نشین بارہ بانش فضل و کمال کی اونہون نے

احقر راقم الحروف اوپر منت کہ زبان پوربی میں تصنیف مولانای ملک محمد

کا تی زبان ریختہ میں تصنیف کرنا شروع کیا اور چمند روز میں کہ ... دقیقہ

شعر و شاعری کا فوت و فرو گذاشت ہوئی وہ القصہ چہارم حصہ اوس قصہ

عجیب غریب کا بہ نفاست تشبیہات و مضامین رنگین قلم معنی فہم سے بیان

تک بقید تحریر و سلسلۂ سطر کیا کہ راجہ رتن مالک شہر چیتور مشہور اکبری عشق

بدم کی سی اور شہر زیری آتش محبت اوس صنم کی سی بموجب اس شعر کی

ز تنہا تر

تنہا عشق از دیدار خیزد بسا کین دولت از گفتار خیزد

جلوۂ حسن از رہ گوش ز دہان آرام ہر باید ز بہوش

ہوئی ہوا اور صبح عشق کو ساتھ شام غنیمت کی جدائی کی شب نہیں سمجھی
ساتھ ہمولہ ہزار طوطی کے کہ رفیق ہم پیالہ اور ہم نوالہ تھی بعد قطع منازل
اسبار وطنی میر اعلیٰ بیشمار و ساعت اوس میں طوطی شہر بہ مقام کی
کہ موجب اس شاہ خرابی اور ہر بادی اور باعث حیرانی اوس سر زدا
نئی مدت مدید اور عرصہ بعید میں بہر حال افتاں و خیزاں نواح شہر
میں داخل ہوکر ایک پرستش گاہ میں کہ قریب باغ پدم کی تھی ڈیرہ کیا اور
طوطی نے خبر مقدم راجہ رتن کی کہ ساتھ جس رنج اور محنت کہ آیا تھا
مفصل و مشرح جا کے ساتھ سولہ ہزار جو لیوں کے پدم کو پہنچائی اور اوس
بوستان عنایی اور گل گلستان زیبائی کو طرف اوس بلبل شیدا
خانمان آوارہ کی ساتھ ناز معشوقانہ اور انداز دلبرانہ کی خرام نازکی رغبت
دلائی بس یہ حکایت نہایت کو نہ پہنچی کہ مرحبا الذین کو مرغ ہوا

نوبتِ عالم ملک کلام کی [illegible] اشاعت شہرت تمامی اس داستان کی
بیان کی واسطے انشا کسی جنس ہستی کا طرف ملتفت کی کھینچا اب
ساتھہ اتنہ برس گذرا کہ کوئی موزون طبع کچھہ کچھہ بھی جمین سمجھ کر
واسطے تکملہ اوس کلام دردانشیام کی دست انداز ہوا اور درود صاحب
فرمایش زبدۂ خوانین روزگار یعنی سنجو خان سپہ سالار بیچ جنگ دیہکار
فرنگیان آتش بار کی بیچ رفاقت نواب غلام محمد خان پسر نواب فیض اللہ خان
مرحوم مغفور کی کہ جنگ بیدنگر سب پر ظاہر مثل الشمس اور آمد ب
الامس ہی بنام آوری تمام کام آیا جہر بانمن اب استدعا اور آرزو
ہم مشتاقونکی یون ہی کہ اب فکر تمہاری کی وہ فہمہ عجیب و غریب
باقی ماندہ بیچ سلکِ نظم آبدار کی آب و تاب انتظام کی باوجی اور
ہر ایک مشتاق گلگشت گلستان مضامین او معانی کی بسی حظ افزا و تمہارا و
نام تمہارا اور میر ضیاء الدین عبرت کا اوپر صفحہ روزگار کی مانند حرف
صحیح کی باد کار خورد او بیارکاری اور روح پر فتوح اوس

تو ہے معروف بالعلم میر ضیاء الدین عبرت کی ہمپا پیوند ہے کہ امتزاج کلام

ن سے پایا ایک مدت سے پھر آپ نا سمر انکا ہے ہی ثمرہ نہال خوری کیا

بادی یا اور واسطے سکر ہی اور ت دا ایا شاخ سحر بہار کی نتیج

غیب

جناب مخلص بند گلستان جہانکی تا بہ دستا ثنا و تنہا و ی الغرض

شفیق

و میں مولوی صاحب کی سے یا اور بھی کرم فرما رہے چنانچہ مشفق لے

سے

جا مشفقہ بندہ صاحب متخلص شگفتہ امیر آمد شعر ہی ہندی ادر وار

ین اور خلف ارشد اونکی یعنی حافظ شیخ الاسلام ادہم و آشنا

جامع

بحر شریعت و طریقت مولوی غلام جیلانی رفعت و اقم یعنی شگفتہ

منزہت دا آشفتہ دریا منبع راز خفی و جلی میاں کرامت علی بشیر علی

اسم و کبیر خان سلیم و سید رفیع الدرجات نزہت لوح جسم ضیاء الدین

حرمت اور کئی آشنا مجوز اسکی ہوئے کہ نظم کرنا قصہ باقی ماندہ کا

ین صلاح ہے کہ انتظام اسکا تمہیں سے ہو کا بہتر ہے کہ خوشی خاطر

بزدن کو اور سب کاروبار کی مقدم رکھنی اور تکملہ اس داستان

تا تمام کی جلدیں بھی اسی باب ان محرم راز ہای مشفقان بندہ نواز
بپاس خاطر مولوی قدرت اللہ شوق وغیرہ کی کہ سلسلہ جنبان اس
تالیف پریشان کی ہیں اس قصہ عجیب و غریب کو کہ باقی رہ گیا تھا لکھا ہے بسیار
دقتہای بیشمار بعرصہ یکنیم ماہ کہ ساتھ اس جلد کی انصرام پایا اس کلام کا
کمال جمال بہ تمام کیا اور منظور خاص و عام و جمہور انام کا ہوا اور معدہ
تاریخ تمام یعنی خاتمہ کلام کا سوای لفظ تصنیف دو شاعر کی بہتر پایا
بلکہ یہ تاریخ ایسی مناسب اور انسب ہوئی کہ شعرای شہر صغیر و کبیر
کو رشک آیا اور سب متفق ہو کر فرمایا کہ یہ بیت تاریخ کا الہام غیبی
از عالم لاریبی ہی
وہ کہکر مثنوی کو بنی جو غور کہ کہی کسی
کوئی تاریخ خوش طور کہا دل نی ایسی دیکھی جو شاعر
بلاشک جانی تصنیف دو شاعر بس بارہ سو گیارہ ہی کا
کاست بر آئی اب تمہاری خدمت عالی میں یہ التماس ہی اگر سہو جب
اسکی کہ عناصر انسان کی یا مرکب خطا و نسیان سی ہیں سہو یا خطا

بس کلام را در اتمام علت نظر آدمی امیدوار اشفاق شفقانه

دور اصلاح استادانه تمهاری کا بون که او بر غلطی است خود

غلط کی نظر کرم و سی دیکهکر قلم عفو رقم اون سی اصلاح

دایتی زیاده ترین اور اگر همت بلند اور طبع ارجمند تمهاری مقتضا

تا رکهے اچی کی شفاقتی اصلاح مجهسی کی نهو تو اوپر خط اس

کی خورده گیر نهو اور عجب بزرگ همتی اپنی کی عفو سی چهپا دین

بن شفیق من الله توفیق بقدر وسع

در اصلاح کوشد اگر اصلاح نتواند خموشد

تمام شد





بسم الله الرحمن الرحیم

جسے وہ عشق کی دریای پر طوفان اٹھاتا ہے
حباب اوسے دم مارنا مشکل ہو جاتا ہے

کشش سے دل کی جو یہان آہ نکلی — بشکل مد بسم الله نکلی
کرتے ہی آہ جب دم جان آگاہ — معاً نکلی ہی اوسکی مونہہ سے الله
رگ بسمل تلک تو دیکھہ جاکر — نکلتی ہی صدا الله اکبر
جہان مین جو کوئی ہی ہوشیار — شکست شیشہ کی بھی ہی آواز
وہی ہر ذرہ مین ہیگا نمایان — برنگ ذرہ و مہر درخشان
دل و دلبر و جسم مین جلوہ گر ہی — کہ ہر یک سنگ مین ایک آتش شرر ہی

ہی

ہے ایک شعلہ سے یہ شمع حرم و دیر ہے باغ کعبہ و بتخانہ روشن

وہ اول ہی اور آخر ہی ظاہر وہی باطن ہے اور ظاہر وہی ہی

شغول آتش سے شعلہ راز نکلتی ہی کباب دل سی بو

نمیبہ نغمہ کا دل یاد دوست گویاست صدای قلقل نہیں یاد ہے میناست

ہر ایک سالک ہے اسکی رہ میں خاموش ہر ایک آئینہ [illegible] ہے [illegible] ہم آغوش

ہے اوسکی عشق میں ارض و سما گم ہوئی حیرت سے اونکی دشت پیما

جنون اوسکا بھی ہر ایک کا گلوگیر رگ گردن ہی دام اشکل زنجیر

اوسی نے گل کی چہرہ کو بنایا تماشے کی لیی بلبل بن آیا

بظاہر چشم احول کی ہی دو بین مبصر کو فرق اس میں نہیں ہی

کہ یک عالم ہی وحدت دیکھتا ہے وہ ایک عالم ہی کثرت دیکھتا ہے

اوسی سطرح دیکھی چشم حیران ہی مثل جوہر آئینہ پنہان

نظر میں راستان کی دل بتان کا ہی سنگ سرخ اوسکی آستان کا

دل عاشق جو ہی دن رات جلتا ہے روشن چراغ اوسکی دیا کا

ہوئی فارق کہ ہی ذوق مکا [illegible] — وہی عاشق وہی معشوق [illegible]

خیال [illegible] کا شب ہا آبا — بہار [illegible] دہر دفعہ [illegible]

[illegible] دیکھو سکی یہ آبرو — [illegible] انگ سبزہ ہی [illegible] مہتاب

[illegible] کی ہمشالی برسی دال — کہ ہین ہمشیل اوسکی بجا افعال

تو [illegible] جا وہ — [illegible] کہا ہی ما عرفناک

الاؤ [illegible] شعلہ عشق ستمگار — جلا [illegible] شمع ساں آخر ولیکن

مسلماں ہوکی دیسی پہر جا جا — [illegible] ہوے جاسی انگ [illegible]

جو کوئی طالب فیض بہشت خورشید کی مانند

جناب کبریا مین عجز سی سر کو جھکاتا ہی

الٰہی شہر دل کو رکہہ تو آباد — ہر اک کو مین ہو اوسکی [illegible] آباد

دل [illegible] داغوں سی ماتو [illegible] — برنگ جلوہ [illegible] پر ہای طاوس

[illegible] مین باغ دلکش — پہ جیون گلزار ہو ہر گل مین آتش

[illegible] با غلی ہوا سوزاں — [illegible] جا ہی [illegible] چراغاں

نہایت سخت دل ہو تم بیں الہا — نکالا ہے سکتا ہے

لی تیغ کا تو شبہ ہے دکھا دے — شنہ

ہمیشہ ... عشق کی درد دل ہو

پہنا دو کہ لب سے اضطرا — ولیکن نہ شمت ہو ...

نہ ہو مجھ کو جو ہک وسکا ... — برنگ کہ بھڑکا ہو ... کا

مضطر انسان کو ... مقراری — برنگ برق و باران بہاریکہ

مرا عشق بے ... بے حلاوت — برنگ لعل انگارا بنا دے

وہ دل دے جو کہ رالہ ہو فغان کا — ہوائی سا گردباد سے آسمان کا

وہ دل دے جو کہ ہو سر دشتہ ہزار — انار سا ہو فوارہ شرر کا

وہ دل دے جو کہ ہو عار نگ جوش — خم صہبا کی صورت سر بسر جوش

وہ دل دے ہو ہر اک صورت سے کہ را — زرہ گرمی میں جیوں کا فوارہ جا

وہ دل جو تاب و طاقت سے ہو آزاد — ستم بر دردہ پیشہ ... داد

وہ دل جو رہنمائی کاروان ہو — جرس کی طرح لبریز فغاں ...

[illegible] بشو تحصیل — قیامت ساز جیون صور[illegible]

ہاشر — بلا انگیز جیون صحرائی گشت

[illegible] — سبھی صاحب [illegible] بو[illegible]

لطف سی الہی صفات — کبھی قید تعین سی آزاد

جو ہو [illegible] از لب [illegible] کر — [illegible] اون [illegible]

[illegible] جیون لی تو ارداس سب ہی — بہر اہو ایک اسم [illegible]

کتاب سب کا خال چشم ابرو — ہو جاوے [illegible]

[illegible] رنگ ریز عارض گل — اثر بخش [illegible]

محبت ہی تو مجکو عطا کر — میرا حامی محمد مصطفی کر

وہ ہی جیون بجسہ خوش ادا زیب گنبد گردون

نبی کی نقش پا کی خاک سی جس کا سر کونا آ

محمد کا زبان پر نام آیا — قلم نی سر کو سجدے مین جھکایا

محمد کا جو منبر پر نام لکھا — مٹھا ہی سی قلم کا مونھ [illegible]

کجہ سا منہی ارض و سماہی | سب اوس سکو [illegible]

اوسکا نہو تا آپ کا ہین | تو کہا

[illegible] جا میں غوغا

[illegible]

[illegible] کفر [illegible] مت ہوی

[illegible] | قفا [illegible] ہو

نبی [illegible] | محمد رحمت للعالمین

[illegible] خط سی [illegible] آسمان کا | ہوا [illegible] اوس آسمان کا

شفاعت کو لب اپنی وہ کہولی | تو [illegible] کر عاصی [illegible] بولی

کہوں معراج کی کیا [illegible] کی بات | [illegible] شوق [illegible] بات

بقعہ [illegible] پنجا [illegible] میں | نہی [illegible] کوی شی اوسکی رہ میں

[illegible] تن سی ہوا [illegible] | نظر جس طرح [illegible] نک [illegible] جای

صفت اوسکی کہی [illegible] کا | خدا مدح [illegible] عبث

نہان اوسکی صفت ہووی [illegible] | [illegible]

اکے حق تعالیٰ تیرا نانی ہی عالم میں بنا

ن ے دیر ہی تیری مہر بوت

عطا ہی مہر ہے تا منہ

ب منور

تیری اسر ہی زیبا چیز لولاک

لاامی وا ع

تھہوں کیو ی وت بنی قلم کا

تھہتیں کہ سطح مضمون سر کش ...

جو آوی بمعنی کی صورت ... وہ میری اسر قلم کی پاس

کہ علم ... یا ہی اوستا ایجاد وہ فن سحر ... ہی یہ کا ... د

جو آوی موج میں وہ سحر پیوند کری کاغذ پہ جو شعر تر بند

ہر اک کلی میں مجنوں کی نوا کہ وہ صحرا بیانی میں آشنا

وا کر احوال تحریر بنی ہر سطر کاغذ شکن زنجیر

... تیا وہ فرہاد کی شیشہ کا دستہ

جو کا

لی نی کی صورت ابھرتا ہی … مرشد … لفظ کا لفظ

باسون کا باندھی نقش … ہم … مرایکا

عرض … اطب … کا … صا بی … پ

خطاب اپنی قلم سی اٹک کر ہوت اسہ دل محبو

طراز … رغبت … دار …

منہ اپنی … صاحب … کہ … اپنی قلم سی …

کہ … مسند … منہ دانی … تیری محکوم ہیں اہل معانی

جہاں میں … ہی اشراق ایجاد … فلاطون کا ہی تو حکمت میں استاد

کہاں … تجدید عقل … کرامات … عجب ہوتی ہیں … عادات

ہی … جو … معلوم … تو پھر پوچھی کری ہی بات مفہوم

ہی دل میں … دلربا ساز … نکالوں پردہ دل سی … آواز

برا ہی … ناصر یاران … کین … لکھوں ایک داستان شوخ و نگین

اردن خورشید سان طبع آزما … یا ہی کی … رشک …

عاشق مثل … زن — مباض روی کا غذ صبح کرد

دو — کستہ … کا نمونہ ہر ورق

… — معانیمین چھپا ہے شور بلبل

ہر صفحہ … ہو فرد دل — صحیح و خوشنما جیون بیت …

نشہ … حرف کی … — جو … ہو …

… اجابت … — مژہ کی موسی … زما

جو ہو تشدید سطروں کی نمود — تجلی … ہو … دلدار

ہو نقطہ اوسکا … نشان دل — بیاض چشم … کا جیون

غرض … خوبان غنا — … نمین … کاغذ کا …

کری … جیون بلبل زار — نظر آوے … گلزار

صد … میں پوچھون … — کہ از … ہوں … شوق ہندو

کوی … مسلمان — ہوا ہے عشق کا … زبان

ہو … معترض … — مری دل … ہے … تو اٹھہاری

نور

جواب پختہ و معقول دیکر ...

سخن ... غزل ... ذات ... الله

تا ہوئی ہے ... سر ماہ عشق
تو ... قصہ کا حیا ...

لہ شوق آزاد ... لفظ و دین ...
... شدو ...

... زور ... عالم ...
... دین ...

... دیکھی اوسی ... معقول
... دیتا ہے ... زور ...

... عاشق ... کا ...
کہ کیا تسبیح ہے ... زنار

... کا فراد ... ہے ... مجبور
حقیقت ... صنعان کی ہے مشہور

... خاطر ... الا تا عشق ... سر
... ہو ...

جیسی ... ہے
وہین رنگ او ... چہرہ کا ...

... مین عشق ... دین
معاف حضرت ... شرع ...

... کا ... جو بیچا
جناب عشق کا ... و ... کا

جتا ... تاہی ... جبین ...
... مون ...

قلم نے جب کچھ حال ہے پیدا کیا — سخن کی کہر فراغت سی کی

سخن کی ... شب تاری گہر — سعادت ہو جو اللہ اور ...

سخن کی بزم میں جب بہت غالب ہو کر

حقیقت ... کی سامع کو سنانا

بہ نکتہ سنج اہل ہوش شاباش — جراحت پر تو ان کی ہی نمک سار

... دکھی میان وشمہ بازار — متاع درد کا تجب اخرید

جہان تک پائی جس بیقرار — فلک نے ... کی بہ جی کرسی مار

سدا کہتا ہی تو راحت کو فراموش — پریشانی کو مشکل نف ... دو

... رہنا ہمسر ... ایک ... — تو ... کا آتش غم کا سمندر

... میں تیری میں بھی ہوں گرفتار — کہ ... آخر کو ...

مجھکو چین ہی نہ مجھکو ہی خواب — پتنگ اور ... مان بین دو ...

سنو ایک قصہ تا بہ درد بث جا — کہ ... میں غم ... کٹ ...

ولے قصہ کہتا ... — کہ ہو ... ہی ...

[illegible] کوئی مونس جان — ہماؤں سے [illegible] چشم صفا [illegible]

ہزاروں ہندوستانی عشق کی قوم — [illegible]

نہ شور عشق ہندی [illegible] ہے — [illegible] عشق سے خونریز [illegible]

عجم میں ہند کا ہی عشق خونخوار — قیامت ہند کی کافی ہی [illegible]

[illegible] شعلہ عشق ہندی کا شرر ریز — [illegible] سر جا [illegible]

[illegible] ہندوستان کی [illegible] — تو دفتر ایک علیحدہ ہووے [illegible]

نہایت طول [illegible] ہے — ہزاروں لوگ سے مطلب دور ہو جائے

غرض [illegible] آتش دل — [illegible]

[illegible] کا پانی [illegible] ہے — [illegible] خونان کا پانی [illegible] ہی

[illegible] — کہ عشق افزا ہی خاک ہندوستان کی

جو لوگ عاشق ہو [illegible] — دو ہی ہزار [illegible] ان کی درمیان ہے

[illegible] — جو مرتا ہے [illegible]

مجھے [illegible] سخن ہی — جنوں سرمایہ عشق [illegible] ہی

محبت عشق کی جو ہوتی ہیں انکھائیں
چھپی رکھتی ہیں دلکی بیچ ہائیں

رقم نامہ عشق کا شنید نا کشش
پدم کی بھی لگادی دلکو آتش

جلنین کی بکہہ ارقصہ نام
مدام شمع و پروانہ رکھا نام

جہاں نہیں جو کوئی بھی صاحب ہو
جو ہیں مثل قلم سرتاپا گوش

وہ انہوں کی خدمت میں عرض
انہوں پر بھی قبول عرض ہی فرض

کہ ہوتی ہی خطا ہر ایک بشر سی
خصوصًا شاعر فرخندہ نر سی

زمین شعر میں دیکھا ہی اکثر
نہیں ... نا قدم ہرگز برابر

قلم لی دیکھیں جس جا لغزش
نظر آوی جہاں اصلاح کی جا

رکھیں ہرگز نہ مجہ پر حرف خامی
بقول پاک مولانای جامی

بقدر وسع در اصلاح کوشد
اگر اصلاح نتواند خموشد

جو کوئی مجھکو نیکی سی کری یاد
خدا از مصطفی راضی رہی شاد

بدم کا حسن جنون افزا بیان کرتا ہی بدون بلبل
کہ ذکر گلرخان طفلی سی دلکو خوش آتا ہی

سخن سنج خامۂ طوفان بلا سحر
ہوا یون اشک گلگون کرم سبز

دل اوسکی ساتھ اعدا ترک و تازی
کہ تہا جیون تاسہ لہر نی زنخ

نہایت مضطرب دلہا جو پاتا
بہہ قصہ مینی اوسکو لہو سنا تا

کہ تہا ہندوستان مین ایک مہاراج
ہر ایک شاہ و گدا کی فرق کا تاج

سرندیپ اوسکی پایہ تخت کا تہا
سپہر ایک حصہ اوسکی تخت کا تہا

ہمیشہ وہ سدا رہتا تہا دلشاد
اوڑا دیتی تہی خزان غم کی بنیاد

سریر آرای ملک شاہ دامی
جو ایزدی کے مدہر سپین نامی

شبستان مین تہی اوسکی ایک رانی
نہایت خوبصورت جوہر تابانی

ان کا جس طرح دستور ہیکا
صدف مین قطرہ آیا نیسان کا

شب زرد وز
ہوی حوزدو کلان سے سبزے اندوز

نہ تسی تکلم ین کہہ اوسکا
نظر آتا تہا جیون مینا سے صہبا

بوضع کہ رہی جہان کو جب ماہ
ہوی پورے ہی دن اوسکی حسب دلخواہ

جنی اوسنے کہ رخ زیبائی دختر
نہ دختر بلکہ ایک پارۂ اختر

... ناف اوسکی مثل آہو — اوڑی صد مشک ختن کی سی خوشبو

دیا جو پیٹ میں پیدا وو گلفام — رکھا پدر و مادر نی اوسکی بانی نام

ہزاروں پہونری الر اوسکی لہو میں — کنول کی پہول پر جس طرح جہومیں

جو پہونرا جانور اوس پر غمی تہا — رتن کمبخت تو تب آدمی تہا

وہیں ایک سبز کہوارا بنایا — اوسی غنچہ کی شکل اوسمیں لٹایا

وہیں ایک دائی سنہر سی بلائی — وہ آتش اوسکی سینہ سی لگائی

پہرایا دائی نی عالم نرالا — بغل میں اوسکو دل کی طرح پالا

اوسی یاد محافظ سی بچاتی — چراغ آسا تہ دامن چہپاتی

نظر سی چشم بد کی بسکہ ڈرتی — جدا انکہوں سی جیوں مردم نکرتی

لئی رہتی تہی ہر ساعت مشوش — اوسی لو دیمیں جیوں جادو کی آتش

قیامت فتنہ اوس قد میں جو پالی — [illegible]

کہ تہا معتدل سب کارخانہ — [illegible]

سب اوسمیں تہی جو خوبی دو کلان نہی — اوسکی غور میں روز و شب ... تہی

نگاہ ہر ایک کا خون دل او بلتی ۔ وہ تیغ ابرو سا کی جسوقت چلتی

ببک سا برف ساں دہ اچو جاتی ۔ ہزاروں دلکی خرمن کو [illegible]

جہاں کی باغمیں وو نسیم پروکا ۔ ہر ایک غنچہ انکے [illegible] تنہا

اگرچہ شکل وہ دوست مین نہی جیوں گل ۔ [illegible] کرتی ہی نہی مانند بلبل

شروع سال پنجم راہی راہان ۔ ہوا تعلیم کو اوسکی شتابان

بولا ایک برہمن ہشیار دانا ۔ تحصیل علوم ازبس کو سونپا

کئی ہمجولین اور اوسکی ساتھین ۔ بتنہائی راہی کی پیش برہمن

کہ ہمزادوں میں وہ مکتب نشین ہو ۔ فراغت سی کری حاصل سبق کو

مبادا ہو بکجا دوی نیاز پرورد ۔ شب تنہائی سی تنجالہ درد

برہمن نی سبھوں کو سرجھکایا ۔ جو مکتب خانہ کو بت خانہ پایا

سبق اوسکو برہمن کیا پڑہاتا ۔ کہ مثل مرغ بسمل تڑپڑاتا

لگی پڑہنی [illegible] بسم اللہ [illegible] ۔ برہمن ہو گیا مجموعہ غم

جو کی [illegible] معنی نگاہ عشوہ انگیز ۔ ہوا ہر لفظ ہمد معنی [illegible]

وہ گالوں پس صفحہ پر ہوتی ہے جیوں   نظر آتا تھا جیوں جز و گلستان

جہاں [illegible] خط و اوسکو تھا مشکل سبھی آتا   دہان تنگ میں تھا نہیں سماتا

بہشت تا تھا خو تلی سبب سی   دل عاشق نمط حرف اوسکی لب سی

دو بارہ حرف شیریں لب سے آگر   ہو جاتا شربت ورد مکرر

سبق لو بھول کر وہ غارت ہوش   تبسم کر کی ہو جاتی جو خاموش

یہ ہیں مثل سیقان خرد کم   شہید جلوہ تیغ تبسم

یہ کہتا تھا کہ [illegible] شکر لب   کہ مصری تیغ ہے کاٹی ہیں لب د[illegible]

مصاحب یک اوسکا تھا طوطا   کہ اوسکا نام ہیرامن رکھا تھا

پر اوسکی سبز مثل بخت کامل   یہ منقار اوسکی پر خون صورت دل

محبت اوسکی اعضا سے مبین   ہوا تھا عشق خوبی طوف گردن

بہار [illegible] تھا ظاہر سبز و دلکش   یہ باطن میں جیسے تھی اوسکی آتش

جو کچھ یہ تہی تھی وہ غارت گر جان   وہ [illegible] اوسکی [illegible] سبق خواں

سخن جو نہ یہ زبان لب پر گذرتا   وہی الفاظ وہ بھی [illegible] کرتا

جو تہا ہمدرس اوس آئینہ رو کا	شتابی ہو لب کو یا وہ طوطا

غرض طوطا بہی پڑہ کر علم یکبار	ہوا انکہون تلی صورت وسکی بار

اگر معشوق ہو دمساز عاشق کا تو پہر گردون
حسد سی کچہ عجب جیدہ جدائی کی اوٹہاتا

کتاب حسن کا جو نکتہ دان ہی	بدم کی چال سی یہہ قصہ خوان ہی

کہ جب وہ جودہوین سن مین ہوا داخل	ہوی جیون جودہوین کا چاند کامل

ہوا دل اوسکا گرم عشق بازی	سمجہنی لگی رسم جان گدازی

لگی نکتہ سی اپنی تن بنانی	لگی لولون کو جب تختی دکہانی

مہ نو کی طرف کرنی نظارا	لگی کرنی وہ ابرو کا اشارا

جہانمین جب ہوی عقل و تمیز والی	بنایا لوہی اوسنی اپنا تالی

تب اوسنی ربط انسان سی اوٹہایا	مصاحب اپنا حیوان کو بنایا

جو تہا علم و ادب مین بیکہ ممتاز	شکرلب نی کیا طوطا ہی ہمساز

بو کچہ جوان ہونا اوسکی لکہی — جدا ایک آن وہ اوس سی نرتہی

نکلتا جہان سی بہرتی تہی ہرجا — اوسی الفت سی جیون انکہیا کی جر بیا

قفس تہو نسی اوسکا کہولتی تہی — اوسی ہو نمین ہردم تولتی تہی

ہوئی تہی بسکہ اوس طایر سی الفت — پرستارانہ تہی سر گرم خدمت

دکہاتا آخر اپنی چشم جادو — دل اوسکا لی کئی جہل کر پری رو

محبت دو نو جانب تہی جو صادق — شکر لب کا ہوا طوطا بہی عاشق

لکہا تہی عکر مین اوسکی تقدیر — بسان طایر قبلہ نما تیر

سویدا کی طرح نت دل مین جیوان — پری کی عشق کو رکہتا تہا پنہان

کسی سی حال اپنا کچہ نکہتا — برنگ غنچہ مونہہ مندی ہی رہتا

غرض ایک روز فرصت اوسنی پائی — پدم کو داستان غم سنائی

کہ ابرو کی تیری ہی مجکو مارا — میری دل پر ہی ہت چلتا یہ آرا

تیری اس پنجہ مژگان نی نی باک — وفا سی کیا سینہ میرا چاک

رہا غم سی مرا باطن ہی پر خون — مین ظاہر سبز جیون برگ حنا ہون

اوگر

اگرچہ سبز ظاہر ہی میرا رنگ
پہ باطن میں ہی سبزی آتش بیدرنگ

برنگ نے جگر جلتا نہان ہے
یہ سبزی ہے سبز جس کا دھوان ہے

کہ جب دیتا ہی زر کو تاب زرگر
دھوان نکلی ہی اوس سے سبز اکثر

میں شمع سبز کی صورت ہوں جلتا
نہیں منقار ہی شعلہ نکلتا

میری سن داستان عشق خوبخو
وہ اخفا غیر سی کرتا تھا اظہار

نہ سمجھا آہ لیکن وقت گفتن
کہ عشق و مشک را نتوان نہفتن

کہی کی طرح لفظ اوس قصہ خوان کی
پڑی کانون میں ہر خورد و کلان کی

خصوصاً تہی جو بیدماوف کی ہمدم
اونہوں نے بھی سنا یہ قصہ غم

جلی حسرت کی اونکی سینہ میں آگ
حسد کا لگ گیا ڈسنے اونہیں ناگ

سبہوں نے مصلحت کر کر پنہان
کہا احوال پیش رای رایان

کہ یہ طوطا نہایت بدبلا ہی
یہان کی دور سی کرتا بہلا ہی

عجب یہ داد اوسکو کچھ افسون گری ہی
کیا ششدر شدہ سحر سامری ہی

زمانہ سکا کرم مثل جرم حداد
کہا دیتا ہی ایک ساعت میں برباد

آپ انکو دیکھنے کر لی جادو — کیا وحشت فزا مانند آہو
دکہاتا ہی عشق کی باتین سکہانا — ہی آتش خرمن گل مین لگانا
برنگ ابلہ وہ ناز پرورد — مبادا ہو نہ اوسی صورت درد
ہمین خطرہ بہی رہتا ہی دن رات — نہین معلوم ہی تقدیر کی بات
یہ قصہ جب کہ راجا نی کیا گوش — مرا اوسکی سی اور اوڑا پر صفت ہوش
اوسی سو طرح کا نہ سوجہا — خیال خام مین سب کو بوجہا
سب اوسکی خضر کی خاطر ای منظور — کہا حکمت سی طوطا کبہی دور
یہ کہکر اوسنی ایک بلی منگائی — پر بروکی شبستان کو بہجائی
یہ اوندون کو سمجہایا کہ جاؤ — کبہی تم وقت فرصت کا جو پاؤ
قفس کو توڑ کر برزہی کرو تم — کرو عالم سی طوطی کشتن گم
قفس سی بہیج کر ای نغ بیداد — کرو تم ذبح اوسکو مثل صیاد
کنیزان رانی کی پاس اوسکی گروہ بدرد — جدا اوسکو کیا سی مثل دم سرد
و بلی جا کی رانی کو دکہائی — کہ راجا نی ہی یہ تجکو بہیجائی

نظر آ کر دشمن جانی کو طوطا ہزاروں بات اپنے دل میں سوچا

کہا رانی کو بہانے سے کر مجھے دور اگر ہے تجکو میری زیست منظور

بچادے میری بلی سے تو اکدن بڑا ہوتا ہے گلرو گہر کا دشمن

کہا رانی نے تو تو میری جان ہے جدائی تیری مشکل ہے ہماری

نہو پانی جدا مچھی سے پیاری مری بھی زندگی تجھ بن کہاں ہے

تجھے خطرہ اگر بلی کا ہے کا چھپا رکھوں گی تجکو مثل عنقا

یہ کہکر لی قفس اوسکا شتابان کیا ایک کوٹھے میں جا کے پنہان

ولیکن یہ نسمجھی وہ کہ تقدیر نہیں ٹلتی ہے کبھی جتنی تدبیر

پدم کی آہ ہمزادونکی صورت ہر دل محزون
مجھے کس طرح گلگشت کی رغبت دلاتا ہے

جو تہا آگاہ اس راز نہاں سے فسون خوان تہوا اس داستان سے

کہ ایکدن ملکی بدماہ سے کی ہمزاد جو تہے غارتگر دلہای آباد

منگا کر اپنی ڈولوں کی سواری پدم کی گہر کی [illegible] کی تیاری

کہ تارے سب تھی جو تھا اوسکو اوٹھایا — گل خورشید سیر انجمن چڑہایا

محافی جا بجا دم تی کہرا و تاری — بہم یک جا ہوی چاند اور تاری

سبہی رونق فزای خانہ ہوکین — سبہی اوس شمع کی پروانہ ہوکین

بی تعظیم سب نی سر جہکائی — زمین پر تاری کو یا لوٹ آئی

سلامی دست رنگین سر پر آیا — گل و سنبل کا گلدستہ بنایا

کہڑی ہو سرو کی صورت کہ یا — سبہوں نی یہہ کہی یا عرض تمنا

کہ ای سر تا با خوبی کی گلشن — چراغ حسن تیری دم سی روشن

اگرچہ جگ مین جو خوبرو گلبدن ہین — ہماری جس کی سب قصہ خوان ہین

ولی افسردگی لی ہمکو دوبی — کہ یہہ سمجھی نہ ہم تیرا کا خوبی

نہ مثل گل کبہی لی سیر بازار — نہ بلبل کیطرح گل گشت گلزار

یہہ کہر مین باپ کی جو ہم ہین جا — سو تیری ناؤ کا سنجوگ ہی کا

نمک تو کہول کر دل کہیل پڑ ہین — خوشیبی داد ہم الیس دیوین

کہ اسپر اختیار اپنا ہی باقی — تی اپنی حکم مین یہہ جام و ساقی

نہیں سسرال کو جب جائینگی ہم — یہ صحبت پھر کہانسے پائینگی ہم

نہین معلوم وہان کا ہمکو انجام — کہ دکھ پاوینگی اوس جا یا آرام

سنا ہی سخت ہین وہانکی زندین — بری ہوتی ہین اکثر ساس نندین

نکلنا وہان سی باہر بہر تماشا — اگر چاہی کوئی مقدور کس کا

جو کچھ ہی آج پھر وہ کل نہین ہی — ہمین اس غم سی ہرگز کل نہین ہی

پدر کی گھر کی کیجی قدر معلوم — مچا لو ہو سکی جو کچھ یہان دہوم

چلو صحرا کا اب گلگشت کیجی — نکل بستی سی سیر دشت کیجی

سنا ہیکہ اب کی سال صحرا — رم آہو سی ہی وحشت افزا

چلو اور اوسکو دیوانہ بناوین — دل صحرا پہ ہی خانہ بناوین

تجہی لازم ہی چلنا ای پری رو — کہ اکثر ہو ہی صحرا گرد آہو

نہین ہوتا یہہ سب کہتی ہین اکثر — غزالون کا مکان صحرا سی خوشتر

تماشا کر ادہر سی باغ کو جاوین — گل و غنچہ کی ہمسا نہہ اس دلکو بہلاوین

ہماری خاطر اب کی سال گلشن — بہر تہہ ہی کاہی ہین بہوا لشتی تن

دل عاشق سی ... نشان ہی
جہان لالہ ہی اور آب روان ہی

گل چنبا کہلا یا ہن کہلا ہی
تیری چنپا کلی سی خوشنما ہی

گلون کی بیچ مین وہ سرو رعنا
کہا ہو منتصل جیون جام و مینا

ہی شاخ سبز پر غنچہ نمودار
تیری طوطی کی ... سی منقار

وہان چہرہ تو گل سی مقابل
کہ جا وین ... عشق گل عنا دل

چراغ گل نہو کیونکر بہار گل
تیری آگی ہی جیون شمع کامل

اگر نرگس سی تو انکہین لڑاوی
او سی نظرون وہین ملکی آوی

غرض سب ماہرویان فسون ساز
چمن کی وصف مین نہین نکتہ پرداز

نسیم آسا زبان مصلحت کار
نکہتی نہی سخن کو جز سیر گلزار

لب ہر شعلہ خوی پر شوق انگیز
نہہا جز حرف گل مانند گل ریز

بدم نہی جاہتی نہی اون کو آخر
ہو ہی تیار رفتن پاس خاطر

ذرا تو بہی چل ایدل گلستان مین تماشے کو
کہ گلشن مین کو آج تیرا یار جاتا ہی

چمن میں صبحدم ایک بلبل زار | دل عاشق [illegible] تھی زار
کہ سیر باغ کو یہ کون آیا | جو گل جامہ میں پھولا نہیں سماتا
یہ ایسی کسکی مقدم کی خوشی ہے | کہ گل عباس سے نسهنائی بنی ہے
سجانو کس کے آ استقبال کو یہاں | چمن سے بو ہی گل نکلی ہی یہ ہیہات
یہ نرگس راہ کسکی دیکھتی ہے | کہ در بر اوسکی نکی تکتی ہے
یہ کسکی غمزہ لی مار ہی سجوات | کہ ہی غنچہ کی بات زاہک نہ برخوب
گل خورشید کو کسکی طرب ہے | کہ لی ہی تھپہ میں اوسنی ووئے
یکایک سرو کو کیا ہو گیا ہی | اوٹھاتی سر یک کو جھانکتا ہی
سنی ہی کسکی مقدم کی خبر عام | سراپا چشم ہی نخل بادام
غرض بلبل کو تھی وہان بیقراری | کہ جا پہنچی بدم کی وہان سواری
لئی ہمراہ اپنی فوج جادو | کیا تاراج گلشن کیطرف رو
عماری سرخ سی نکلی دہ بار | شفق سی جسطرح خورشید انور
ہری پوشاک پہنی اپنی تن میں | بہا [illegible] ہوئی داغ ہر بن

[illegible] برنجواں ‏ — لگا یک ہو گیا زیب خیابان

عصا فوارہ [illegible] ہتا می ‏ — ہوا جیوں چوبدار اوسکا سراپا

اونہی بنفشہ و نرگس بہی ناچار ‏ — سہارے ہی بسی عصا کی نشل بمار

چمن میں دیکھکر اوس کا تجمل ‏ — بہم ہستا ہنا کال بر دوسرا گل

رکھیں ہاتہ نی پیش شاہ خوباں ‏ — نہ کر کی عرض کیتی پہولونکی جہیز باں

کہ گل نی [illegible] ہراتہا [illegible] ‏ — سو اس باندھی لی سولی پر چڑہایا

جو تہا تاج خروس و بنفشہ بوستانکا ‏ — نہ اوسکی زلف میں ہم داستان تہا

کہ میں کو قابل خدمت نہیں ہوں ‏ — قدم اس آستان کا شانہ بیں ہوں

نہ بہر کو شعلہ زن وہ گرم جاتی ‏ — ایک آتش خرمن گل میں لگاتی

چمن میں دھوم بلبل نی مچاہی ‏ — کہ گل پاس سیر کو ہی برق آہی

عرض وہان گل بہی سب سرما رہی تہی ‏ — سر اپنی زانو پر اوندہا رہی تہی

[illegible] فقط باغ کو شہ نا دیا تہا ‏ — ہر یک بلبل کو سودا ہی کیا تہا

گلستاں [illegible] ہی بنجہ جو رنگی تہی ‏ — ول عاشق کی صورت تو زنی تہی

ولیکن سو نہ تھی اوسکو لگانی | کہ تھی غنچہ کو [illegible] بسانی
کبھی رکھتی تھی گل کے سر پہ گوش | کہ کہہ احوال اپنا ای چمن پوش
کبھی رکھ زلف پر باد صبا شانہ | ہلاتی تھی گل شبو کا شانہ
کبھی بیٹھک اوسکے دوہن تھی لگانے | کہ سرگوشی ہی مجکو سنانے
کبھی سوسن سے کہتی ہی آرا | کہ چشم مست نے تجکو مارا
کبھی لالہ کو فرماتی تھی ہنسکر | کراوتی داغ کہاتی ہی ترے سر
شقایق کو بہی پڑھ کر اوسنے افسون | کہلی سر اڑ دیا تہا مثل مجنون
جدہر کو جون صبا کرتی گذارا | ہر ایک گل جیب کو کرتا تہا پارا
کہا ہیں اب نصب جس جا کہ ہنڈولا | پری کی وہان ہی پرواز کہولا
ہنڈولا کی کہون کیا دلربائی | فلک نے چال جس سے تہی اوڑائی
پڑنگ [illegible] لہ ہو میزان مین داخل | ہوی کہوارہ گردان مین داخل
نہ تہم رکہتی ہی ماہ اوسکی پر تو | فلک نے تجکو ہی میزان مین نو [illegible]
جو در سے ہی اوسنے مز کہا نکو دیا کہول | نظر آتی تہی جیوان تصویر پر [illegible]

سبھی شہزادی ہار غشان | ہوئی ڈر کر جو گہوارے سی حیران

برنگ شمع فانوس خیالی | وہیں دل میں ہندولی کی جہالی

بھلا وہ کسی کہی جہان او کہی وہان | نکہ ساتھ اوسکی تہی افغان و فغان

ہندولی سی نکلتی کیون نہ آواز | کہ تہا فرقت سی اوسکی نالہ پرداز

نزاکت سی بہت حرکت نہ ہائے | وہ کرتے تہی اوسکی سر کو خوش آئے

تہا گہوارہ کو کون لی اونارا | فلک سی جس طرح ٹوٹی ہی تارا

غرض مثل صبا دامن اوٹہا کر | سر ہر گل پہ ایک ٹہوکر لگا کر

نکل کر جب چلی گلشن سی وہ ماہ | تدرو باغ پر بولا بہر کی ایک آہ

میں کہتا تہا کہ سرو بوستان ہے | نہ سمجہا تو کہ یہہ سرو روان ہے

کنارے باغ کی وہان ایک دریا | برنگ دیدۂ عاشق تہا بہتا

کہوں کیا تہا وہ دریا ہی پر شور | زمین لی جسنی تیغ موج بے زور

نہایت اوسکا پانی تہا مصفا | مگر آئنہ کا پانی بہرا تہا

دیکہا ظلم طبع کینہ آرا | نظر آتا تہا اوسکا کنارا

ملی تھی عرض مین اوسکی بصد شتاب ہزاروں تا
ستا جون نا

کسی نی اوسکی طوالت نہ دیکھی درازی اوسکی جیون طول امل ہی

تماشا کی طرح ساحل اوسکا گلذار بہ رنگ کہکشان دریا نمودار

حباب اوسکی آئی ہندی صورت گنبد لب ہمایہ پر ہمالہ پیدا

جبی آتی تھی موج اوسکی دمادم برنگ مصرعۂ برجستہ ابی ہم

دل مجروح کی مانند وا ہے طپان تھی سینہ دریا لبن

برنگ چشم عاشق حلقۂ آب نمایان تھا رخ دریا پہ گرداب

جبی گلشن سی وہ گل رو شتابان برای غسل سوی بحر جوشان

پہنچ کر تی آکی بیچہی ہر پری رو لب دریا پہ جیسی خیل آہو

قدم یکبار جا دریا پہ کنارا کیا دریا کو پریون کا اکھارا

پہ تیغ موج عریان وہ خونخوار اوترکی سینۂ دریا مین جون دہار

گرہ اوس تیغ کی تا ہو سوا ہی فلک نی مہر کی یا نیمہ نجھا ہی

کمان تھا ابی جانب یون اوسنا ہی ہر یکو جو سطح کہنچی ہی سہی

حسینی نیں کیا کیا — کیا جو ماہ و ماہی کو یک جا

زمیں دریا میں ہے وہ بھولکر بال — کئی پرتاب ہے جانب بھنور جال

فلک سی ماہ کر نہا ہا شتاری — کہ برج حوت میں اوزری ستاری

مصفا بحر میں وہ کار ستھری — برنگ [illegible] بانیمن اوزری

کلونک تن شناو اتہا غرق آب — برنگ گل نیلوفر تہہ آب

دریا پہ چہرہ اونکی رخشان — کنول کی بہوا کی صورت نمایان

پریشان تہی رواں زلف شناور — ہر و ہمنا موج مثل عنبر تر

ہر زلف دست ہر گل اندام — تر شعبہ جاتا تہا جون ماہی تہ دام

ہم رخ پریہی تہی جہنتی نکاتی — ستاری پانیمن تہی ڈبڈباتی

یہ تہا افراط پانی کا خون پر — کہ غرق آب تہا [illegible] کوہ

وہ غرق آب روی پر نکو فال — نمایان جیسی آئینہ بدن تمنہ ر

رن پر قطرہ باشوق کماہی — بہت جاتا تہا مثل فلک ماہتاب

ہر قطرہ بدن سی جب کہ تہا — دیکہا تا شیشہ باز کہا [illegible]

زہاد

تنِ کاؤس سی یک گر قطرہ آب [illegible] باشد [illegible]

کیا تہا بہر پر و بال ہر ایک جا [illegible] دلِ دریا میں شور و شین برپا

نظر یوں کی کہ ایسا بخت خورسند فلک یوں [illegible] رنگ سی بولا کہ تا چند

دوا ان اتنی میں وہاں پہنچا خبردار بجو دیوان برنگِ مار مکار

کہا جنکی امان پاؤں تو بولوں کرہ دردِ دلِ غمگین کا کھولوں

ہوئی کہرکی وہ تیلی عربت خواہ قفس پر جا پڑی طوطی کی ناگاہ

محابا شور شر [illegible] ست [illegible] تہایت کدس [illegible] وہ بیجرا [illegible]

قفس سی اوڑ گیا آخر وہ مجروح نکل جاتی ہی جیسی جسم سی روح

بدم کا [illegible] سی با ہوش اوٹہا دریا کی صورت دل [illegible] جوش

ہوئی [illegible] برنگِ نخلِ باران دیدہ مژگان

ہرا کی وہ دریا سی نکلی [illegible] مینا سی نکلی

تپا کہر کس طرف اپنی شتابان [illegible] کہ دیدہ [illegible]

[illegible] غالی جو دیکہا غمکی ماری

[illegible] طایر زار — ہوا جیوں زہر کے کسی نہی بار

نہ پالی اس [illegible] کا غم انگیز — لگا زنار دل سی نہی جیوں خنجر تیز

نہ [illegible] منقار کی [illegible] ستمگر — دگلتی دل [illegible] دیتی ہی اخگر

بنک سی ایک [illegible] کو تو موڑ — محبت کا کیا ہی ڈور کو توڑ

ہوا پر دیکھتی ہوں جو پکھیرو — سمجھتی ہوں کہ آیا میرا پھیرو

کہ رجانا ہی جب طایر پرو بزہ کر — وہیں سر دی پٹکتی [illegible] زمین پر

تو کہتا تھا کہ ہوں [illegible] ہمدم تیرا — کیا اب اس لئی جنگل بسیرا

[illegible] توڑ کر تو — گیا تنہا مجھی کیوں چھوڑ کر تو

مثل کہتی ہو [illegible] بالضرورت — تو پھیر انکھیں کیا طوطی کی صورت

یوہیں کر کر بیان روتی تہی وہ ماہ — تنہا کام [illegible] بجز نالہ و آہ

[illegible] آخر [illegible] میں ہتی وہ غمناک — قفس مطلع کر کی [illegible]

فلک [illegible]

[illegible] ہی آزاد [illegible]

[illegible] میں [illegible]

تو بدر [illegible]

جو سبزہ دون تھی وہ طوطا ہو گیا   عدم کی جوش کو گویا او … یا

وہ طوطا تہا جو سر تا پا تو کل   اوڑا کہکر لب تیرا تو کل

شہ بال آسا چلا روحی ہوا پر   دمی وحشت کی اوسنی کہوں شہ

کبہی جون جشم کرتا سیر بہا   کبہی مجنون کی صورت دشت پیما

نہ تہا دل بستہ خشکی و تری کا   کہ وہ سایہ زدہ تہا ایک پری کا

بسان نکہت عاشق درد و ساز   نہ تہا آرام اوسکو غیر پرواز

جس کے حصہ سر گرم فغان تہا   برنگ نالہ روز و شب روان تہا

ہوا پر سبز طوطی فوج در فوج   نظر آتی وہی جو … موج

ستمکش سے ہوا بی جنس پایہ   قیاس اونکو کیا قفس … خدا

خوشی سے … طوطون کا دمساز   کند ہمجنس با ہمجنس پرواز

محبت کرتے ہین اوس نے پشاد   نہ فکر دام نہ پروای صیاد

پہنسی اوسکو چرخ حیلہ پیوند   … میں تا اوسکو رہی بند

تہا نالہ ایک صیاد فلک نام   … گلشان سر برق دام

ہوا اوس دشت میں وہ صید جویاں
قضا کی تیر کی صورت خراماں

برنگ دام چشم اوسنے دیکھی کھول
نظر آیا اوسے طوطوں کا جب غول

شجر کی شاخ پر ہر ایک خودکام
لٹکتا تھا برنگ میوہ خام

خصوصا دشمن وہ طوطا افسون ساز
بسان [illegible] نغمہ پرداز

خیال بد میں تھا غرق حیوان
نہایت شوق سے جوان نکتہ سنجان

[illegible] صیاد نے بیٹھا فتانہ
بچھایا جلد دام عاشقانہ

[illegible] کا اوسمیں دانہ رکھا
قضا کی طرح جب کر آپ پنہاں

[illegible] طوطوں کو گھیرا
اوجالا دن لیا اونپر اندھیرا

زمین [illegible] سمت کو آخر وہ ناچار
گری برگ خزان [illegible] یکبار

نہایت شوق سے کھول اپنی آغوش
لپٹا [illegible] زمین کو [illegible]

[illegible] سے بد فطرت کا طوطا
بسان طایر تصویر بیٹھا

نظر میں اوسکی [illegible]
[illegible] وہ ذوفنون ازبسکہ ہشیار

[illegible] شاخ سے وہ [illegible]
[illegible] مانند برگ سبز [illegible]

یہ وہ جلوہ دام میں وہ شوقِ دید — بسانِ طائرِ رنگ ہے

ولیکن قید سے یاروں کی دلگیر — ہزاروں طرح کی کرتا تھا تدبیر

کبھی کہتا تھا بعضِ جانثارانِ اندوہ — کبھی اک حسنِ عالی مرتبت رہ

کبھی کہتا تھا وہ جرأت سے انجام — کبھی ... کو کب دام سے کام

جہاں میں دم غنیمت اپنا جانے — یہ سب کہنے میں جی ہی تو جہانے

سراسیمہ وہ بیٹھا مضطرب تھا — دل اپنے سے اوسے رد و بدل تھا

مروت نے اوسے آخر جھوڑا — خیال او ... ب

کبھی طرزِ وفا سے دور ... ت — کہ رہ زندہ بیٹھی یا ...

نہ بیٹھی یار ہوں دامِ بلا میں — رہوں آزاد میں بیٹھا ہوا میں

مروت کی ... سے کام و ناکام — ہوا ناچار وہ بھی طالبِ دام

بلا کے دام میں مرغِ خرد بند — طلب سے ... کی صورت تھا پابند

اوسے کا منتظر بیٹھا تھا صیاد — ... دیا ... کی دوڑا جلد جو باد

طوطوں کو لے کے کوہستان — ... بہ دشت رقص ...

ہمارے عصر میں کیا کہتی عبرت
فقط کہنی کو ہی نام محبت

یہ اپنی وقت کی جو آشنا ہیں
برنگِ عمر بالکل بی وفا ہیں

وفا حیوان کی دیکھی تو لی بہائے
نہ ہی کیا ہی پاسِ آشنائے

نہ انسان گرچہ انسان ہیں مقرر
وفا میں لیک حیوان سی ہیں کمتر

بس اب موقوف کر تو یہ فسانہ
بہونسی کر گریزِ عزا نہ

تو اپنی مطلب و مقصد پر آجا
ہمیں احوال طوطی کا سنا جا

اگرچہ تو ہی مالک اگر بخشی ضیا اوسکی

نوشتہ [illegible] تقدیر کو کو ہم [illegible] مٹا تا [illegible]

قلم کی ہاتھ سی ہی داد بیداد
رگِ دل چھیڑتی ہی جوں نشترِ فصاد

عجب نیرنگ سی ہی نغمہ پرداز
کہ ایک [illegible] ہی نیا ساز

[illegible] عاشق کی ہی کہتا
نہیں یک لحظہ یہ خاموش رہتا

لکھی ہی صورتِ حال [illegible] تن کا
اوسی شوہر کا اور اوسکی وطن کا

[illegible] ہند میں [illegible]
جو تو [illegible] کو ہی غصہ نہیں [illegible]

کہ وہ جسقدر ہین اوسکے مکانکی | برنگ چشم مہرویان ہین بانکی
برنگ ابروی شوخ ستمناک | ہر ایک سبزہ ہے وہانکا شگفتناک
ولیکن سبہی وہان خورد و کلان ہین | بسان عاشقان اہل وفا ہین
فلک کی دیدہ نی لاکہون کئی دور | کوئی خطہ نہ دیکہا مثل چیتور
قضا را ایک برہمن بادا ار | چلا چیتور سی ہمراہ تجار
جو عاشق کی وطن کا کاروان تہا | برنگ اشک روز و شب روان تہا
وہ سب خطہ منازل طی سب کئی | ہوئی ہون شوق وصل ...
پیادہ برہمن تہا ہون کو ملتا | برنگ ... اتہہ ...
سراندیپ اونکی دلکا تہا جو مقصد | بسرعت قطع کی وہ راہ بیحد
خریدار کسی ... ان ہمقدور | گہر مرجان و عنبر مشک کافور
برہمن خستہ دل کم مایہ برسو | خریداران کرتا تہا ...
جو تہا وہ بی بضاعت حسب ناچار | گہر اتہا جنس ارزان کا خریدار
ہنا کہ چوک مین صیاد دیکہا تہا | کہ طوطی بولتا وہ بیچتا تہا

کبھی اشلوک کہتا پند نامہ — کبھی اشعار پڑھتا عاشقانہ

برہمن نے وہیں دیکھا یہی دام — لیا صیاد سے وہ مرغ خودکام

پھرا وہ قافلہ جب گھر کو ناگاہ — ہوئی چیتوڑ میں طوطی کی افواہ

کہ قدسی طیر ایک لائے برہمن — کرے ہی جس کی سبزی چشم روشن

بصورت آدمی صورت میں طائر — لسان عقل میں یک فن میں ماہر

سنے لی جسکی وصف طائر بزار — دل و جان سے ہوا مشتاق دیدار

طوطا حضور اس نے منگا یا — ہما کو روبرو اپنی بٹھایا

نیک بار ہے [illegible] وشس کو — نپٹ ہشیار و دانا آدمی خو

برہمن سے کہا کیا مول اس کا — دعا دیکر وہ طوطا آپ بولا

کہ اے راجا ترا قایم رہے راج — رہے سرسبز جوں گردوں ترا تاج

مرے [illegible] ہی کا مول تجھسے — مری قیمت تو سن لے آپ مجھسے

مرے سے لے اگر ہانہی تو دیکا — مجھے پاس جمع پر بہی صفت لی کا

کہ [illegible] طوطوں [illegible] ہر — ہمن نے بری بال و پر اوراق قانون

حقیقت بحر و بر کی مجکو ہی یاد — فراست میں ارسطو کا ہوں استاد

نہایت علم مجلس میں ہوں مشتاق — زبان دان ہند خوان فسانہ پرداز

(224)

مری ہر بات ہی موزوں سبک کامل — علاج قوت بیمار ی دل

[illegible] شکر شکرای دل افروز — فلک [illegible] ہوں [illegible]

تجسم کی طرح [illegible] — [illegible] سیارہ نظر میں

[illegible] جسم جسم [illegible] — جہان کی رازہی میں خبردار

مری دل میں ہی [illegible] — [illegible] حال [illegible]

غرض سنکر ہوا حیرت میں راجا — عجب جز ایک [illegible]

خوشی سی پھول کرکر کو رہی — لیا [illegible] کو [illegible]

نہایت خوش ہوا طوطی سی راجا — کہ ہاتہ آئی اوسی سونیکی جڑیا

دیا میں اوسنا ذ ایک زرکار [illegible] — [illegible] [illegible] یا

دیا [illegible] بحر بکو کیا [illegible] — اوسی دینو یا آب مشک و عنبر

[illegible] قفس میں سیر [illegible] — [illegible] کی ہمیں [illegible]

شعاع تیغ تمام و جان شناسک — نظر آتا اوسی سے طایر پاک
کیا ات خورشید اوسکا مقرر — کلاہ خور ض و قند و مکرر

اوسے دام محبت نے جو گھیرا — دیا طایر کلتن ذلیں بسیرا
برنگ بخت ہے اوسکا باعزاز — کیا تھا ہم نشیں و محرم راز

درون وجہ برہان سعادت جہ جلوت — جدا کرتا نہ اوسکو ایک ساعت
ولی ہنگام عزم صید و صحرا — اوسی رانی کو جون دل ہوتی جانا

زبان کلک تھا صناع میں ہنر مند و نکی بہتری
سخن ... برنگ خامہ یہان سر کو کٹ تا ہے

سخن سنج معانی محرم راز — ہوا ہی اسطرح سی نکتہ پرداز
کہ اکدن دشت صحرا میں رنگین — شکار افگن تہا با صد زیب و تزئین

ہوئی ... بازاو حلقہ زراب — ہنا یا دشت میں تازہ نیستان
ہوئی نے دہوم جنگل میں مچائے — تحفہ کی آتش اوس ہنین لگائے

تہا شاہ مہر بہا کولی کا مارا — ہوا اندوق کی الکم چکا را

کہ از ستارہ اتھی جہو [illegible] تھا — کہ کوئی کہاں ہی نہیں [illegible]

گریزان گرگ دن جاتا تھا کہ نہ ایل — ہو دکی دُنیا تیغونکی مقابل

لورن [illegible] جستی اور بیکارہ — وہ گرگ و روبہ و خرگوش زہی

بڑی بھی [illegible] جابجا بولن — کہ پہلو بی جیسی ماتی [illegible]

رتن ہر چند آپ آہو نما تھا — پلنگ اٹکلی [illegible] ہو کیا تھا

لگا آخر کو چھنی آن کر شبر — کم [illegible] کی حلقہ مین مانند تصویر

وہ [illegible] اوسکی زلف عنبر بن فام — کہ اوسکا ناک متی تہا کہ [illegible] دام

ستمگار اپنا کیا اوسنی سراپا — کہ جون رستم ہو تا ہی [illegible]

کنارے اور مہی کی جست [illegible] اہ — نمایان ہی ہر رنگ [illegible] ماہ

ابا سی تا [illegible] مین رخشان وہ دلبر — شعاعی خط مین وہ خورشید انور

وہ دوڑا سرمہ کا اور چشم گلفام — رم آہو کہتا ایک [illegible] دم

نظر مین برف سان وہ فربا — جو من وس شوخ کا لکہتا سراپا

غرض بن ٹھن کی وہ غارتگا [illegible]

مقابل

نظر پڑتا ہے اوسکو اپنا عالم / مصفا چہرہ و ابروی پرخم

نگہ کرکی وہیں حسن و آئین / ہوے عاشق وہ اپنی آپ خودبین

اوسی اثنا میں تیوری چڑہاکی / قفص طوطی کا ہاتھو میں اوٹھاکر

کیا آئینہ سے منہ اوسکی طرف رو / کہا ہنسکر کہ ای مرغ سخن گو

نہایت تو پرانا ہے جہاں میں / رہا اکثر ہی بزم گل رخاں میں

بہت پہرا ہے سیر کی مانند ہر جا / ہر ایک صورت کا گل ہی تونی دیکہا

چمن زادی مجہی کو جانتا ہی / ہر ایک کا حسن تو پہچانتا ہی

پدم کا تونی ہی کاشانہ دیکہا / ہی اوسکی حسن کا انداز دیکہا

قسم دیتی ہوں تجکو مجہسی سچ / تنک اپنی دیدہ انصاف کو کہول

کہ میرا حسن بہتر یا پدم کا / بتا دی فرق جو ہو بیش و کم کا

سنا وہ گو کہ طوطی جو گہر / رہا چون بلبل تصویر خاموش

رہا خاموش کو رانی نی پوچہا / خفا خاموشی سی پہر اوسکو پوچہا

کیا کر عصر / دیا سیج سے روز نہار شسد

نوز

ہوئی جب پہر کہ رانی باد ہما — او شہا طوطی کی سر پر اب بہت ہوا [illegible]

کہارانی سی [illegible] ور — رہی نیت [illegible] سر پر

پدر کی بات [illegible] بوجھہ مجھسی — کہی وہ کل نہایت [illegible]

اگرچہ تو بھی اب سنک پری ہے — تیری ہر عضو میں جادو بھری ہے

ولیکن اوس پری رو کا لطف یا — تیری مونہہ [illegible] لب دلچسپ ہیکا

جو دیکھی شکل تو اوس دلربا کی — نظر اوس پہ اجبی قدرت خدا کی

لکل آدمی جو خورشید جہاں تاب — فروغ مہ ہوئی مانند سیماب

ہوئی جب گوش زد رانی کی یہ بات — دہن میں [illegible] کہ یہ طوطا ہی بد ذات

غضب سی اپنی دائی کو بولایا — یہ قصہ درد کا اوسکو سنایا

کہ ای غمخوار یہ طوطا نہیں ہی — میری حق میں یہ مار آستین ہی

اگر یہ قصہ راجا کو سناوی — میرا نقشہ [illegible] نظروں [illegible]

پدر کا عشق اوسکی دل میں کرجاتی — یہ کہہ [illegible] ہوا دم میں اوجڑ جاتی

وہ مو مجنون کی صورت دشت ہیجا — ہو جاوی [illegible] گہر میں سنسنا

سرا تھا وہ تہہ پروں کا حیوان — دل عشاق کی مانند ویران

ہی بہتر کہ اسکو ذبح کر ڈال — بلا ہی مال ، یا سبز ہی تال

وہ ... اندیشن دلہی تہی جو دانا — مال کے کارکو سمجہیا سراپا

رتن کی طمع سی ہو کر براسان — کیا طوطی کو اپنی ہر برن پنہان

اوسی صورت بنا کر طوطا منگایا — کراوسکو ذبح رانی کو دیکہایا

کہا دارشاد نے ایمونہ جان — کہ انسان ہی کیا حیوان ہی نالان

جو وقت شب رتن با خاطر جمع — ہوا رونق فزا اپنی خانہ جون شمع

اول
وہین اوسکی سبادہ داش افسون لی — سنایا راجی کو قصہ بہ مجمل

کہ مین اے خسرو اپنا تہا پنا پا — تیری طوطی نے ت بدرشک کہایا

او تہا کرسر زمشرو خام کردار — سپیدوری آئنہ کی صورت نمودار

اکا تہا سبز ہی زبر خرد ... م — سر منقار منل شیس کژدم

... احق ہمک اوسکو جو بہولا — کہنا تہا وہ مجسی بہولا بہولا

کہ مین بہی ہی ایک عہر کی گلرنگ — ہی امیر اجس ... انگی پاسنگ

انہا

کیا اٹھا جو کھرکی کر ...ا ہ ۔ بڑہی جا بار قفص پر دستی نا...ہ

کیا شور ہمنی پر بن کہ ہنتہا سود ۔ سزا ہی کذب کی بھی پا وہ مردود

زن لی سنکی آتش غصہ کو ہوا ۔ کہ آج اس دال مین کچھ ہی کالا

غضب سی بولا کہ ای بی ہشتہ اغرہ ۔ تو میری سامنی سی دور کم کر

تو کر طوطی کو میری جلد پیدا ۔ یہی تیرا مکر سب پر ہویدا

و الا سر لی رانی ناک منتی ۔ تمہارا ہی کہ لیکن ہوا تو بھی بستی

جہان طوطا گیا تو بھی وہان جا ۔ نکر تو آپ کو ناحق مین رسوا

جہان مین راج ہٹ ہوتی ہی مشہور ۔ خصوصا واجبی تہا جو یہ مذکور

ہوا رانی کی دل مین خوف پیدا ۔ جہتی کا دودہ اسکو یاد آیا

سر اوسکی ہی اوڑا یکبارگی ہوش ۔ ہوا خواب و خورش اوسکو فراموش

گئی دائی کی پاس اونہہ کر بہان ۔ تدارک اپنا جسم سی جان کرنا

سر اپنا پیٹ کر اور کر کی زاری ۔ تظلم خواہ کی صورت بنائی

کہ مثل زلف میری سر پر دائی ۔ بڑی کالی بلا آفت ہی آئی

اگر طوطا نہیں اب ہاتھ آتا
تو میری ہی یہ بس راجا ہی جانا

غرض داسی نے سنکر یہ فسانا
کہا ان اوسے کہتر یا بہتر سجانا

رہیں ان کے بہ کر براہی پاس خاطر
کیا جلد سے اوس طوطی کو حاضر

وہی طوطا جو دیکھا لاتی داسی
گئی جان اوسکی پھر اب میں آئی

رتن کے پاس لے آئی وہ طوطا
کہا بس میں لے دیکھا تجکو راجا

تجھے بدنام ای ناہنجار دیتے ہم
کیا بس میں نے تیرا پیار معلوم

کہ ایک طوطی کے بدلے ایسا جو
مجھے لے آ بزور کر لے لکا تو

الا ای طوطی دانای اسرار
لگا دیتی ہی آتش تیری منقار

بدم کا تو بجا کرکے سراپا
سراپا کیوں مجھے اب ہی جلاتا

جدا کرنا پریرو یوں سے ای دل تجکو بہتر ہے
کہ انکا قد سراپا آہ شعلہ سا دکھاتا ہے

تنم کی آتش سنقار بلبل
نکی ہیں یوں شکست ساغر گل

کہ جب ریجا نے اس طوطی کو پایا
برنگ سرمہ انکھوں سے لگایا

(82)

وسی خلوت مین آ کر یہ پوچھا — چھپا کر کہا تجھی رانی نی کون

پدم ہی کون جسکی حسن کا تو — بتا تا تہا جو پاسنگ اوسکی بو

بطور راستی کہول اپنی منقار — سخن کی بو کریا سن غنچہ سی اظہار

یہ قصہ کی وہ مرغ خوش الحان — ہوا شکل صدف وہ گوہر افشان

کہ ہی گلدستۂ باغ مروت — کہون کیونکر پدم کی یہ حقیقت

ابہی بہونی سی نام اوسکا لیا تہا — سو عکس قصہ رانی نی کیا تہا

بچایا مرگ سی داعی فی الحال — ملی تہی خاک مین وہ بی پر و بال

اگر مین راستی اب کی کہون کا — خدا جانی کس آفت مین پڑون کا

مثل ہی یہ غلط ہرگز نہیں سانچ — کہ کہتی ہین نہیں ہی سانچ کو آنچ

ہی لیکن وہ کہی اہل سی راستی دور — کہ ہی الحق مرّ قول مشہور

ولیکن مین پدم کا ہون نمک خوار — ہون اوسکی قد کی صورت راستی دار

کہون ایک قصہ غارتگر ہوش — کہ ہو جاے خورش تجکو فراموش

سراندیپ ایک معمورہ ہی دلشاد — سمندر کی ہی اتالو مین وہ آباد

بحکم شہ گرد سپہر دریا — رہیں ہیں ایک سا دسمیں مردم آب

جو گردوں پس اسی کی فضا ہی — رخ خوباں کی صورت دلکشا ہی

ہوئی ان لیو نار و دن کی لوک ستھری — کہ وہاں حزن کی باشندہ ہیں اور پری

عدن کو ہو ار حوا و آدم — ہوی آب و ہوا سی کی خرم

یہی ہو یہی کی وہاں کی تاثیر — کہ ارتی دلکو ہی جیوں زلف شبگیر

ملا وہ قطعہ ہی کہا پر نبان کا — کہ وہاں تصور کا عالم ہی بسا

فرو حیران ہی جو بانی کی اوپر — بسا ہی عالم تصور کیوں کر

جو اوس خطہ کا ہی اک نار فرما — اوسی کہنی ہیں کند بر سیلن اجا

قلم آتا ہی اوسکی عدل کا تہہ ٹ — کوزن و شبر بانی ہوں ایک بٹ

ہے اوسکی پردہ عصمت میں دختر — یہ بیکر پدمنی خورشید منظر

ہوی جو پدمنی مخلوق کل تمام — پدر نے اوسکا پدماوت رکھا نام

ٹہرتا نہیں نظارہ اوسکی موں پر — کبھی سورج کو دیکھی کیا برابر

کہوں کیا ہی اوسکا [illegible] — بلا و فتنہ و آفت قیامت

بہلکو پڑا اوسکا سراپا — وہین ویسی اوتہا اوسکا ہر

جو کوی دیکہی وہ موی سیہ فام — بلا توتی وہین اوس پہ سرشام

جواہر بال بال اوسکی مین افزون — اندہیری شب مین جون چمکی ہن جگنو

عیان تہی سیہ ہی اوسکی یون فرق — سیہ بادل مین چمکی جس طرح برق

نمایان مانگ تہی یون اوسکی سر — محک پر جیسی کہینچا ہے خط زر

عیان تہ موی سیہ سی فرق پر نور — برنگ شعلہ بار ہی سر طور

وہ نیچی بیٹی محرابی جو دیکہی — وہین زاہد زمین سی سر لگو ٹیکی

جو باندہی کہینچ کر جوڑا وہ مغرور — بندہا دل وہانسی چہوٹی کیا ہی

وہ ڈیلا پیچ ہی اوسکا جوڑا — نہ چہوٹی اوسمین آ پہ ستم کادا

عجب زیبا ہی وہ موی زرتار — شب یلدا مین جیون ثاقب نمودار

بنایا جس نی اون زلفونکو دیکہا — پہ لشکر بطرح شب خون کریگا

کہون کیا جسکہ ہی وہ درۃ التاج — کری ہی خونمین اپنی شانہ عاج

نمایان شانہ و زلف گرہ گیر — سہ ناگ جیون دانتو مین زنجیر

مگر تیل ڈالی ہی تھی سنبلی — رکھا تھا نام بھی اوسکا [illegible]

ذقن ہی چاہ بصفت مژگانِ خونخوار — وہ کاکل اژدہا زلفِ سیہ مار

کہ زنجیر دیوانان جا فیل — غلط میں پہر دی سانپ دسکی [illegible]

روان ہی مثل مہتاب شب داج — سیہ زلفوں پر اوسکی [illegible] عاج

غرض وہ زلف ہی جو با صد امید — شعاعِ خط کالا دیسا نہ خورشید

ہی دل اوس تنگ کی بستہ میں ششدر — کہ دیہی رات اندہیری جانب [illegible]

سو زلف اوسکی پر وہ کرن بہول بہا — مثلِ شہو ہی جیسی شبکو بہولا

کوئی اس طرح دیکہی وہ اگر گوش — نظارہ کا اوڑا جاتا ہی وہان ہوش

کہ وہ زلف اور لڑیان موتیون کی — سیہ ناگن ہی جون اندون پہ بیٹھی

و جس پر نازسی جبین پر جبین ہو — اگر ہو دی کدا خاقان جبین ہو

جبین پر اوسکی ٹیکا آشکارا — سحر کا جس طرح نکلی ہی تارا

ہر او مصرعہ قد پر مہ جبین — ہی زر کا انتخابی نقطہ روشن

دو نا بیتی ہین دم ابین [illegible] تلو — برنگِ ناخن سبز اوسکی [illegible]

ہمن ہو دین کیا شقا خیز || نہ بن کرتین غذا ای خونسی

یکسر کہ سطح دل ہی او سپر مینا || ہی اوسکی چشم میں شب بد مشکر جوا

من اوسکی چشم ہی سرخی لہون کی || کہ جسکی شکل سی ہی جون برستا

اوسکی غمزہ و عشوہ بکاری || کہ دل یہان ہمنی ہی مشغولی باری

کناری چشم کی ہاتک جال ہی کا || کہ جیسی بچہ آہو ... بیٹہتا

مستانہ کرکی اوسکی رخ سی کنیز || بناتی آئنہ ہی آئینہ کسر

عجب حسن رخ و چشم لازار || رکی جس ... پرانسہ نی عماد

جو ہوی آئنہ اوس روسی ہمسر || وہ مژگان کہ ... مانند جوہر

جو بر و نیر ن کی دو سینہ کو نور بن || بہلا بہرا اوکس سی موہنہ کو منور بن

تو کیلی جوستا بہی طرحدار || ہی گویا حسن کی عو طیکی منقار

لبون کی کیا کہون یمن دلربا ہی || کہ ہین دندان مصری کی لی نہاتی

دہن ہین اوسکی ہی وقت تکلم || برنگ غنچہ ایک رنگین تبسم

ہی قہقہہ وہ جب مانند مینا || کہ لو ... ب سی ہی دیکہتا

وہاں کی اوسکی عجم میں — کہ دیکھیں جا لیں خود

دو دندان دہن میں یوں ہیں باہم — نہاں غنچہ میں جیوں قطرۂ شبنم

جیا اس منہ اوپر سے کیا لال — چھپا ہی تو نکھر ہی کنج میں جی

کہ جیوں میخوار کہہ لیتی ہیں لجھہ سی — برای دفع بوی خط ہی

جو سرخی ان کی تنگ بھی کی ہر جا — وہ لب جیوں شربتی یاقوت دیکھے

دہن پر حلقۂ خط کیا کہوں یار — ہی مرکز پر خط اہمی خط پرکار

وہ پوچھی دو کی بات و مال سی رو — ہیں پر جس طرح کیچڑ میں گل کو

زنخ پر اوسکی ہی جو خوش تمثال — کسی عاشق کا جل گرد کیا دل

عجب گردن ہی جسکا حسن پر نو — ہی بزم آرائی دل جیوں شمع کی لو

وہ اوسکی ساعد سیمین وہ بازو — ہی حسن افزا فزون بکی ترازو

وہ پنجہ ہا دبالہ جس پر لگی باہم — حنا کا قتل ہو جاتا ہی عالم

دیکھا حسن او سینہ کا خزان — ہوا اب بقا ظلمت میں پنہان

وہ زیور اور کنارے سب — ہی عکس ماہ جیوں دریا میں

پر جو کل عیاں ہی　　　کسیکی مرو ملک کا وہ لٹا ہیں ہی

ہی جسینہ پہ ہی یون زلف پر تاب　　　اوکا جوسی سنبل بر لب آب

مصفا سینہ و زلف دلارا　　　نظر آتی ہی جیسا مثل موج دریا

جو زلف اوسکی ہی پستانکی مقابل　　　ہی برج سنبلہ مین بدر داخل

نہون کیونکر فرح بخش دل زار　　　وہ پستان ہین طلائی بدست افشار

مد لوکان کی نظر و نسی بچا کر　　　رکہی دو دل ہین انکیا مین چہپا کر

نہی نظارہ کہتا ہی کہ شہباز　　　کمر کی دو سی بلندی ہی طنار

نہیں ہی اتنا کہ وہ دست آموز　　　اوسی تو لی مین رکہنی مین شب و روز

وہ انکیا ہی مگر ابر بہاری　　　کہ جنت چمکی ہی وہان برق کناری

نہون لیا حلقہ اوس نازک کمر کا　　　ہی کیا چشم [illegible]

اہی کیونکر کمر کا اوسکی [illegible]　　　ہی [illegible]

نگاہ اوسپر کری کیونکر نظر باز　　　کہ ہی [illegible] پرواز

جلبتی نکہ کی [illegible]　　　دیکہا [illegible] ہی کمر موی [illegible]

جو بھی نوف تنگ اوسکی قبا فہ — کہ تھا وہ حسن کی

صبا آئی ہی لبس اب منع کرتی — سر عجز بنا ہی زانو پہ دہری

کہوں آئینہ زانو کی کیا بات — کہ ہی وہ عینک چشم خیالات

شگوفہ ارغوان کا وہاں نہان ہی — دو ساعد او کی مثل ارغوان ہی

حنائی وہ کف پائی نو آئین — گل مہندی سبھی ہی ہی شوخ و رنگین

کہوں کیا جلد کی اوسکی صفائی — ہو جیسی دودھ پر ملکی بالائی

جو بھی شوخ نافرمانی جوڑا — ...ن بھی چھوڑ لکھا ہر سپا [redacted]

کہ بھی وہ جوڑا زعفرانی — ہو شادی مرگ عالم ناگہانی

اگر ... سی جھمک جاوی — ہر یک کی آنکھ میں بجلی چمک جاوی

وہ اودی پشمش کی سنجاف دامان — یہ لیٹی ہی کسیکی آہ سوزان

نزاکت سی لباس و من کلیدن کا — بجز شبنم نہیں ممکن زیب ہونا

بدن سی اوسکی زیور آرجلا ہی — کہ جیسی آگ پر رکھا طلا ہی

ہنسی ہی موتیوں لکا جسکہ زیور — نہ ہن لو زیور شبنم ہی بہ

جوگر ۸۰

جو حسن اپنا آئینہ کو دکھلاے — وہیں سیماب آئینہ کا اڑ جاے
اوسی کے سب ہے یارسی آئینہ لیکر — چھپا لیتا ہے اپنی دو تکی اندر
ولیکن عکس وہ شوخی سے جادو — نکل جاتا ہے مثل عکس خوشبو
حیا سے کیا کہوں اوس عشوہ زا کی — عرق آتی ہے آمی سے نظر کی
نظر آتا ہے اوسکا وہ جو سینہ — جڑا کندن پہ ہیرے کا نگینہ
جو ہے اوس آتشیں رخ کی مقابل — سپند آسا کہلی ہے عقدۂ دل
جو دل اوس مست کی آنکہوں سے اٹکا — لہو پیکر وہ مینا سے ٹپکا
دل گریاں جو زخم اوس چشم سے کہاے — دہن ہوں زخم روے آب بن جاے
غرض میں کیا کہوں اوسکا سراپا — کہ ہیں دلچسپ سب کی جملہ اعضا
ہنوز اوس گل کا غنچہ وا نہوا ہے — صبا بھی اتبلک بیخبر انہیں ہے
نہیں نافہ پہ کیا یاد شنہ — وہ آہو اتبلک ہے وحشت انگیز
براے شمع بزم ماہ سیما — جو سورج رنگ کیا ہے جنبیا
زن یہ ماجرا ہے شکر یکبار — ہوا جبر سے مثل نفس بار

پدم کی عشق نے دلمیں کیا گہر   اوتہا سینہ میں اوسکی جو عجب

وہ طوطا بہی ہوا تہا پشیمان   رہا جون طایر تصویر بیجان

الاہی نقش بند دفتر عشق   الاہی مانی صورتگر عشق

محبت کی تو نے اس دل پہ تصویر   کرون تا مین رتن کا عشق تحریر

فلک نے مہر داغ عشق جسکی دلمین پاتا ہی
برنگ مشعل کشتہ اوسی دم مین جلاتا ہی

کرون کیا عشق کا [illegible] صفت رقم   کہ فرماتی ہین حضرت مولوی جام

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد   بسا کین دولت از لفنا رخیزد

ولیکن اس قول پر سینی دوبارا   رتن کا حال دیکہا آشکارا

لیا جب وہ طایر حیرت سرانجام   ہوا خاموش کہکر قصہ تمام

رتن کا سنکی یہ احوال جانکاہ   زور آ سینہ سی دل جیون شعلہ آہ

ترپہنی لگ گیا بے ربط بیدل   سمک آسا ہوا بی تیغ بسمل

[illegible] غنچہ نرگس وہ رعنا   جو تہا بیمار ما ذرا [illegible]

ہر شے کی ہوا رمی سے وہ بیتاب لگا رنگ اوڑنے اوسکا مثل سیماب

سپید و سرخ تھا وہ جان مہتاب برنگ اشک خونیں ہو لیا آب

برسنے اونکی چہرہ سے لگا درد گل خورشید کی صورت ہوا زرد

لگا خون اشک کی ہمراہ آنے لگا آتش لو پانی میں بجھانے

رخ تاباں برشک دلبر غرقاب ہوا خورشید آسا چشمۂ آب

کہاں محبت تہا اوسکا شعلہ سرکش بجھی کب مہر کی چشمہ سے آتش

گرا رو رو کی آخر کو وہ بیہوش برنگ ابر [illegible] در آغوش

رفیقوں کا سبکی حال پر صبت ہوئی جمع آکی سب ارکان دولت

لگی تدبیر کرنی وہاں اطبا گلاب خالص اوسکی مونہہ پہ چہرہ کا

بزار لخلخہ اوسکو سنگھایا جو اوس [illegible] قدری بہوش آیا

سبھوں لی زور رو پوچھا کہ ای دل ہوا کیا تجکو کر تنگ حال اظہار

ہر ایک کی مونہہ کو تکتا تہا وہ حیران کبھی رہیہ بر سر چشم قربان

ادب سے کی جو سربستہ سی لجہ با لگا سرپیٹنی دستور

مشتاقان کی طرح بیٹھا زمین پر
کہا مجھسی تو اول ایجان مضطر

ذرا ایجان تو مجھہ نا توان کو
قدیم اس آستانکی جانفشانکو

ہوا ایسا سگ کو تیرا جو یہ ناکاہ
مصاحب تو ہوا با نالہ و آہ

نین بن رو رہی یون تیری میں
ہوی کیون مجمع البحرین عینین

تیری انکھون کا حالت ہی وا
ہو جیسی کشتی مردم تباہی

تیرا مونہہ کا کیا رونی لگا رنگ
جو بہیکی گل کی صورت اور گیا رنگ

یہ کیا رنگ ہوا کیا ہی
جو بسمل کی طرح تو لوٹتا ہی

تیری انکھون سی شیدا دل ہی چلتا
دھوان سا ہی تیری مونہہ سی نکلتا

توہی کس شعلہ رو کی غم سی دلتنگ
ہوا ہی زرد کس مہتاب کی سی رنگ

تو مجکو دردسی کر اپنی آگاہ
برنگ نغمہ اسرار بردی بن آہ

جو مجھہ اوسکا تدارک ہو توفی الحال
کرون تجھہ پر تصدق جان اور مال

عرض رو رو کلی وہ ستور غافل
زبان سی پوچھنا تہا حالت دل

... جو غم کین اوسنی پایا
لب الشرفشان کو تیون کہا

ہمارا ہی غمخوار دستور — میری رگ رگ میں سمایا ناسور

تو کہے بس بوجھ مجھی ای ستمگر — لگی ہی ناگہانی دل کو آتش

مرا شعلہ مجھی دشوار سکا — جنہارا سا ہی آتش تنسی پیدا

کہوں کیا میں تجھی آسا ہو رہا — کہ گذر ہی لمدن ایک ننکی خیانا

مرا نشا داں ہوا نہ مس — ہوا یا عورت کی آتش ہی

تعجب ہی لے مبکراں سی النور — لگی آتش ہی سینہ در سطور

آنا را سا میرا غمخوار یوں سی — لگا لب وا نہ سینہ ریو

نہ نکلی کس طرح آہ شرربار — کہ آتش تہی ہر سا عجب

سنا ہی مینی مژگان کا فسانہ — ہوا ہی سینہ بزر نمو خانہ

میری سینہ سی ولی ہو نہ ہو ہوا — یہ کہہ ہا ہوش نی بو رو

مجھی دل لے سے جانت آتش ہی — یہ یوں عشقا کی صورت

یہ کہتا ہوں کہ جو کی ہو کی با ہو — نشان اس حسن کی نشان کا ذہو

طالع کی ہو تو ہو نہ ہی — و گرنہ سر طلب میں وکی یہی

نہیں میں بار اب سر مجکو درکار
برنگ شمع ہو میں سر بسر سی

یہ باتاں جو دل کا مدعا ہی
یہ دم سینہ کا مجکو اژدہا ہی

جو کچھ تھی یہ کدورت اپنی یکبار
رتن کی لہر سناتی سب بیان وار

یہ سن کر جواب اپنجو دوہ دستور
دماغ اوسکا ہوا پی بادہ مخمور

کیا خالی بہ عالم غم بھرا تھا
دہ رویا بہوت کر مانند مینا

کہا ای نیر برج سعادت
فراست سمجھ تین حقیقت

ہر دو ملک جہ کیا جانی خطر
حسین و زشت کیا سمجھانی خطر

کدہر کو فکر تجکو لیکی ڈوبی
سمجھتا کیا ہی طیران انکی خوبی

خرد کا کار فرما تو بہ دستور
کر اپنی سر سی سودا زلف کا دور

جو غم مطلب ترا ہی لی بہا سو
تو کر جون نالہ ایک قاصد روانہ

نوشت و خواند او سجاکی منکا پا
تو زر کا آو زور آزما لی

اگر زر سی بناوی بچھی بہر
کہ ہو ہی زر سی جن وانس تسخیر

سراغ عنقا کا زر سی ہاتھ آوی
تو اپنی جان ناحق مت گنوا جی

یہی کہکر لگے سب حیران ہونے | زہ تجہ نادان کو دیوانہ لیے کی

میں دل میں سوچتا ہوں ایکدم تو | کہ ناداں کیوں ہوا ایسا خردمند

رتن بولا کہ اے دستور غمخوار | تمہارا دم ہی علاج جان بیمار

ولیکن مجھسی دیوانہ یہ تدبیر | کری کیوں آہ جز زلفوں کی زنجیر

نہیں شبہ مہر ہی دیوانہ پن میں | اگر ادل زلف سے چھٹ ذقن میں

کہڑا روتا ہوں میں قسمت کا لوٹا | رسن چھوٹی کہی کو ٹوٹا

میں دلکو اب سمجھتا ہوں بیمار | کہ افسانہ پی تو جانا ہی مت

ولیکن اوسکی میں باتیں کہوں کیا | کہ مجکو یوں جواب ایکا وہ دیتا

جو تیر عشق کا ہووی نشانہ | فسانہ اوسکو ہو جاوی بہانہ

محبت کی نہایت تیز ہی آگ | ڈسیا ہی اوڑکی اکثر عشق کا ناگ

جدا ہوں طور آنسو واہی اندھیر | کہ ہوں سالم کہڑا اور آہ کا ڈہیر

بتا دل ایسی ناوک کا نشان جا | کہ مژگان سبکی غمسی خون فشان ہی

نہیں معلوم زخم اوسکا کدھر ہے | پر بسمل کر اوچہوٹا ترہ ہی

نگہ کو تیغ کا بسمل ہوا ہے کہ نہی جون برق لوہو بہتی ہے

کرتی ہی یاد جس لعل پہلون برنگ بوتی کل زخم دل افزون

غم کا اس ملاحت سی میں ای یار گلا جاتا ہون جیون لونیکی دیوار

اگر قاصد کو بہیجون ہی بہہ ستمگر کہ راہ اوسکی ندیکہی گا میرا دل

دم مغموم دیکہی کس طرح راہ اشد الموت ہی کا انتظار آہ

دکرینی بہی ہو تو بیکایہ وسواس پیام وصل ہو یا ہوئی بہ یاس

یہی بہتر ہی بس کہ آپ جاؤن نصیب مدعا کو آزماؤن

سیا تجی کا نہین ہی عشق محتاج جہا نمیں آپ کاج بیکا مہا کاج

نگین و تاج تجکو سونپتا ہون سب اپنا راج تجکو سونپتا ہون

تری ملک پر جاری کر احکام کہ جز صحرا نہین مجنون کو آرام

رعیت کو میری دل شاد رکہیو میری نسکو لہ تو آباد رکہیو

جو جیتا ہون تو پہر دیکہونگا دیدار میرا انتہا بس اب اللہ ہی یار

سکہتگر کیر ہی پہار ہی ہو کی بیتاب زری پر زری کتان کی جیسی مہتاب

پڑا تھا غم میں تنہا وہ جانِ غمناک	پہ مثالِ گل کیا تن سیں گریباں چاک

لپٹی جوں کہ نئی کی طرح تن پر	بشکلِ جوگیاں ایک سر سیں پا

سراپا تن پہ خاکستر لگا ہی	بگولی کی طرح صورت نما ہی

سرِ عریاں پہ جھونڑا اوسکی چھپرا	علم پر جیسی ابریشم کا چھپا تھا

نمایاں چشمی پر کی راکھ یوں تھی	کہ جیسی سرو پر بیٹھی ہو قمری

نہایت ہو گئیں مژگاں پُرقہر	کہ خاک آلودہ ہو نشتر بزہر

خطِ نورستہ خاکستر سیں اوسکا	نمایاں جیوں خطِ زیرِ نگیں تھا

زہیر اوسکا گہر اتہا دم بخود وہاں	برنگِ ابر دل لبریزِ طوفان

خبرداروں نی اوس کر صورتِ آہ	کہ وہ مہ کو لیا یہ حالِ جانکاہ

ہوا ہر جا پر سو ایک شور و غوغا	ہوا ہر ایک دل مین شور برپا

سنیا جس کید نگر تجہ کی سب راج	ہوا جو کی رتن سا صاحبِ تاج

کرے کہ جسکی دلمیں عشق نی پروار تن بسطرح
قرار و خواب و خور کہر بار کنبہ سب چھٹنا ہے

اوتنہا باہری ہو کی لیکی نا توس — ہوا مادر کا جا کہہ مین ناتوس

آداب سب سمجھی آدب کی — جو مانگی ما سی پھر رخصت سفر کی

کہا تب اما سفر ایک سر آیا — مجھی گر تا ہی اب تجھ سی برا با

نہیں ہی حق تیرا مجھ سی فراموش — ہی تیری دودہ کا مجہ ذمہ نہی

کہ تونی الفت و شفقت سی مائی — مجھی تیس دنا ہی ہی مین پالا ہی

شجر جس طرح گل کا نہر مین ہوی ہا — ہین سوکھی مین تو کیلی پر ہی سوی

شجر جون گل کا جو پانی مین آیا — تو بیکی مجکو سوکہی پر سلایا

تو میری غم مین یہ جا کی جو ایک تل — الکین تیری نہ پلکین بش مجمل

جو پکہہ کی تونی مجہ پر جانفشانی — کہو نکیا سب تیری ہی مہربانی

برنگ لعل تونی مجکو پالا — بسان مہر مجہ سایہ ڈالا

سیر پہنچا ہے آخر فرشتاہی — مہ کر دونسی نیکار تا بماہی

مین زرین تاج سی جون شمع بیزار — ہوا ہوں عشق کی ہاتھون سی ناچار

کہ ہر کہہ کر عشق کی اب داغ سوزان — بنایا دل میرا اس سر چراغان

مرے سوز دل جلا رہی — بہبہوت اب اسکے کا بینی ملا رہی

مجہی جلنی سی جو رخصت نہیں ہی — یہ پیراہن بہی جون کتان آتشین ہی

ہوا ہون کارخان کا مین قلندر — جٹا بلبل ہمدی یا پہری کا سر پر

یہ دل کا نمین جو سی پہنا — ہوا حلقہ بہبوت اب ایک یکا

جو بی مہر ہی نکرتی زلف خوبان — تو ہو لی کیون شام غریبان

پڑا ہو نکا ہو نسی جو یالا — لیا کاندہی پہ مینی مرگ چہالا

نگین و تاج و تخت و ملک کشور — کیا مینی فدا ہی نام دلبر

بدم کی واسطی جو کی ہوا ہون — سفر کی تجہسی رخصت چاہتا ہون

تو لیہ تا سبر دریا کو مین جاؤن — مگر یہ سوز دل کا وہان بجہاؤن

جو دیجہ مینی کہا ہو بخشش دیجو — دعا کی ساتہہ تجکو یاد کیجو

جو دیکہی اماں بی صورت اوس اسیر کے — اوس آتش پارہ خاکستر نشین کے

وہین بہر لائی نمدیدہ حیران — برنگ ابر طوفان دیدہ مژگان

بن آتش جلکی بی جس ہجر کی دلگیر — کہڑی ہی رنگلی برنگ برف تصویر

جو سنکی دل ہی دلمین غریب آ | دہونڈنکی جاؤ شہا دل سی ...

دبین جون دو نو لہول الفت کی ... | لپٹ کلی اپنی اوس شعلہ سی مدہوش

۱ کہا ہی ہی مہری ہہاری یہ تن آہ | کہین جوگی ہہین ہوتی تماشا

تب غنچی جلا یا تجکو کب | که دل جون تو نہین تہا ...

کہین طایر بہی تک تو سوچ تو آہ | ہوا ہی حسن کی عالم سی آگاہ

خرد سی کیون تو بیگانہ ہوا ہی | جنونسی کیون تو ہمخانہ ہوا ہی

عبث طایر کی تونی سن حکایت | کیا دلکو گرفتار بلا مصیبت

اگر سایہ ہوا ہی تجکو ای جان | بلاؤنکی عزیمت خوان بہت ...

مرض نی جو کہیرا ہی بیمار پا | اطبا ہین بہت تو کر بچارہی

کسبنی گر کیا ہی تجکو جادو | سیانو کو یہ حال اپنا دکہا تو

اگر تجپر اثر ہی کا نظر کا | سپند دل یہ اسکا سلکتا

تیرا ہی مشکل ای الہ آسان | کرونگی جان و دل اپنا مین قربان

رتن بولا که سن ای مہربان تو | نہ سایہ نہ نظر مجپر نہ جادو

۱۰ بون

ہمارا اوس لعل لب کا — دوا مرہی اسی کیا اطبا

نہوں محسوس میری حرکت نبض — رگ یاقوت ہیکی صورت نبض

غرض مجکو دعا سی اُس تو رخصت — خدا کو سونپ اُون نا سلامت

جو یہہ جانی ہی یہ سخت مجنون — اثر مین نہو کا کوئی فسون

وہین زلفو نکو اپنی ما جہت لی — او کہاری عنبر افشان بال اکٹ لی

وہ بال اوسکی گلا ہی پر ہہ لپٹی — بزمین اوسکی لیکر ہو لی بیٹی

ہوا جو تو قلندر وضع آزاد — یہ دستی میری کیسر کی بچہ یاد

جو تیرا دلہن کی کہر پہنچی کا جانی — یہ کنگن اوسکہ ہی ہو کانت دی

پہرا اپنا سر جو تہا لہو مین ڈوبا — لب ہیار کی پاون پہ رگڑا

کہ بیٹا ہیں یہ ہون مہدی لگانی — ہدم کا تجکو ہون نوشہ بنانی

یہ میری اسک جا ...ی ہین جو سرشار — کلیجہ ہی سو تیون کا ڈال لی جا

اسی صورت نکی بانین کر کی وہ ماں — زمین پر گر پڑی جیون بے بیجان

رتن کی اتنی مین پڑہ کر وہ رانی — کہا میری ہیا ہی اب لبجانی

وہیں تو اپنی سر کی عنبرین مو
کہ تھی جوں دود شمع دود خو

کھلے ہیں اوس کی ڈالی ٹہنگی سب
کہا سائیں تیرا الہہ سیلی

اوسے لیمن دتیں ہو یمن باش
کہ دیکھ اوس کا منہ کو بہجو مجھی یاد

پھر اوسنی چپکے مائیں جھنکلیا
جبیں پر قشقہ اوس جوگی کی جا

کہ لیپا تانبین لر مجکو بیار کی
سیر الو ہو نئی جا سانہہ باری

میں کو نظر وینت ایکل تیری ہو خار
بچھوڑونکی پران قدموں کا نو زنہار

شفق کی طرح رنگین اوڑھ چادر
ہوا ہو کی میری خورشید انور

یہ مین زبان جو ہوتی شبنم آب
تو مجکو کیوں نہیں ہی سانہہ لیتیا

جب طوطیکی صحبت تونی پائی
جو سیکھی اوس سی طرز بیوفائی

تو اسباب سفر اب تن سی ارزد
نہیں یہ سر میری گردن سی گر دور

نہیں معلوم تجکو سو تیا ذرا ہ
ملی تو جب کہ اہ معشوق سی آہ

سیر ابر نا سنا کر شاد کیجو
یہی اول مبارک باد دیجو

رتن بولا کہ سن ہی بلبل غم
چمن میں دل کی بہولا ہی گل غم

جسی کا ہی سروتن مجکو ہی یاد — سرو سامان دیا ہی جینی برباد

نہ دن چین تا رتاب ہی غم یاد — چمنین جا بجی کلکلی رہ گیا جا

ولی جو خار ہیں انکھون لی جا — لئی مژگان سطا اپنی بہرون کا

جھکا کر جب جدا یا کو راجا — کیا حال اپنا ارانی لی کہون کیا

وہیں جون شمع فانوس خیالی — کلیمین اونہی کی لی کفنی ڈالی

بھبہوت اپنی تمام چہرہ کی اوپر — دو بارا راکہہ اکنا رہ کی لیکر

جہی اوس راکہہ مین وہ شکل دلبر — نظر آتی تہی جون جالی کی تصویر

کیا تہہ کو رخ دلخواہ سی دور — کیا ہالہ کو اپنی ماہ سی دور

وہ زیور موتیون کا سب اوتارا — بجہوڑا مہر نی کویی ستارہ

سنہرا جوڑا دہ ہاتہو لگا توڑا — نہ جوالہ کو او سی شعلہ نی چہوڑا

بنائی کچہہ عجب حالت تباہی — برنگ شمع کشتہ صبحگاہی

ہین رو رو کی رستا جاکی پہیرا — کہ ای جوگی اکیلا تو سہیرا

تو کیونکر جا بنکا سیری ستاتی — مین ہون ان سنکر اسما پچہانی

تو مجھ جوں کو دیا ساقی نے جب / بھرونگی میں ابھی شیشہ مینا

جو کانٹا پالو نے پلکھونکی تیر تھا / نکالونگی میں پلکونکی سوئی سے بھی

جہان دیکھونگی اندر ٹی گرد صحرا / کرونگی اشک سے چھڑکاؤ واں جا

جہاں تو پالنا لے بیٹھی کا آسن / سر اپنا میں کرونگی واں سنگ آسن

تیری راحت کے بھر دفع کرما / کرونگی سایہ ان پلکوں کا برپا

نہ ہرگز کنکروں پر سوئی کا تو / پہن سر کی بالوں سے دی دونگی جھاڑو

سمور و قاقم آخر وہاں ہی نا پا / کرونگی جسم کا میں فرش کمخواب

اندھیری شب ہو جس جنگلیں با / جلاونگی دل اپنا شمع آسا

پری میں تاپنے کی واسطے وہاں / جلاونگی وہ میں یہ سینہ سوزاں

رتن جام محبت سے نہا مدہوش / کسی کی اب بر اوسکا نہا گب گوش

نہ رانیکو جواب اوسنی دیا کچھ / نہ اور روشنی خطاب اوسنی کیا کچھ

نہ راہ عزم میں تنہا خطر حال / کہتی اوس جا گذرتی تھی اوسی سال

... راہ ... سی لوڈا / ہمیشہ آہ وہ سینہ سے لوڈا

گیا دلسی جب وہ جوگی نکل کر — وہ تڑپیں بلبلی تکتی رہی در

ہوئی بیہوش درد و غم سی ناگاہ — کہی گرد پاکی صورت قصہ کوتاہ

جو آئی ہوش میں پہر وہ دیوانی — کہا آتی نہیں جوگی کی کہانی

وہ گہر میں اور جو خورد و کلان تہی — سبہی جوگی کی غمسی خونفشان تہی

وہ اوسکی ما جو تہی راحت فزا سور — برنگ صورت دیوار بیہوش

حباب آسا کی چشم اوسنی جب وا — جگر گوشہ کتین گہر مین ندیکہا

کیا مژگان سی با صد بیقراری — رگ ابر سی نمط خونناب جاری

پڑہی مسجد مین رہتی دمبدم تہی — جبین اوسکی نمازش قدم

پسر کی غم مین اوسنی جوگ لیا دہا — سبہی جواب جو ترس یکبار چہوڑ

فلک لطف اب نہیں جس کو ہوش آناہی

اوجاڑ اوسکی ہن بستی سی جنگل بن بنا ہی

نجب سرگرم جوگی در سی نکلا — برنگ دود محو

ہوا وہ شعلہ آب سا — کہ لیوی جو

وہیں ہوا یہ ارادہ اسکی ہوئی بار   بشکل حباب ہر پانی کو شمار
کہا میں نے تمک ٹھہر ابھی کہا یا   ادا کا اوسکی ہی اب وقت آیا
جہاں تو جائیگا ہم بھی ادہر آئے   برنگ سایہ تیری دم کی ہیں ساتھ
رتن بولا کہ میں نے تمکو بخشا   میرا تم پر جو کچھ حق نمک تہا
میرے تم عشق میں آتش عنان ہو   جلاتی کیوں یہ اپنا خانمان ہو
میں ہوں آوارہ دشت نامرادی   ہے یاراب عشق اور اللہ ہادی
ستم عشق کو سمجھو نہ تم اب   ہیں اوسکی آگی یکسان آبرو نام
نہ بستی گہر لوٹ اوجاڑو   نہ آتش شعلہ پی دامن اپنا جہاڑو
جو کچھ میں نی کہا ہو بخش دیجو   دعا سی غائبانہ یاد کیجو
اور قدم وہاں سی اوٹھایا   کمر بستہ ہو آگی بڑھایا
دیا رونی نی رو رو ای ستمگر   ہمیں تو چہوڑ کر جاتا ہی کیدہر
شہزادہ سکی اور ہوا سواہ   ہوئی جیوں لشکر غم اوسکی ہمراہ
شہ جہاندار   چلی جیوں روشنی کی جہاں تکبہ

...ن آنکھ با چشم نمناک — غ و سینہ لیا اپنی سب ملی ...

ہر ایک دل میں دہشت خزیت کا غوغا — کہ یاران کشتو پیتو رجہور

دلا تو عشق کی تلک چال کر غور — کہ یہ خط لم لئی ہو کیسا چیتور

چلی وہ لعف نان او نالہ فرسا — طریق عشق میں ما مند ... یا

کیا کیا جا جنگل میں ڈیرا — خس و خاشاک کو شعلوں نی گھیرا

وہ رنگیں پیرہن دلسید گیسو — نظر آتی تھی بن میں جیسی آہو

تعجب میں تھا او بسی سارا جنگل — کہ اندر آیہ کہاں سی لالا بادل

نہ ہوتی کیونکر رنبت تحیر ناہون — کہ تھی رنت ... جون ہیدر ہون

خس و خار او لگا سر راہ کب تھا — جلی جاتی تھی وہ سب سب جلا

ربچھر تا جو شو ہوتا جا ... — کہ ہرگز نہیں سراغ شعلہ مشکل

سمجھ کر کہربا تھی پیرہن کو — ... جاتی تھی خار خسر بدن کو

طرف مقصد کی طو طارہا تھا — لب ان زر زر

دیوانہ ہاسی سبچہ تک دل — جلی جانا

کہا طوطی نی اوسکا کا ماجرا — سنہدن سیلاب کی جا عمر

چندیری تی شہر لو باہن بپا کر — تدر و آتش نہابت زمین سر

غرض بیجا نگر کو جیو کروان — جبی مندر کو وہ شہر تی غزالان

ہزاروں راہ پر آفت لو بہجی — ہنگ آینہ صورت تو بہجی

اونہانی جو بہشت ارہی و سردی — ہوا ان جیون طلا ہی لاجوردی

چلی از بس اندھیری شب کو سنا — ہوتی جیون شانہ برخار ونگی

عجب ... راہ ... ہی — کہ حیرت میں اونہو نکی نقش پاہی

بزنگ سوزن ... رشتہ راہ — کیا سہی اونہون نی چلکی کو تاہ

بر جس کہ جبکو سبیل ماہی — بہیج کئی نالوان دریا کنارہی

جو تہا فرمان دہ ملک ... در — زمانہ میں نہ تہانی اوسکا نادر

ہزاران فیل کا مالک نہا خود کام — تہابت با صلابت گجپتی نام

راہ ... کو فی عبور — کہ جو کب ہوی آیا شاہ جیپور

پیادہ — عجوبہ گجر ہی کا ... ازرا

یہ پاس اوس کی دلکا مدعا ہی | کہ وہان اوس مضمون کا آنا ہی
وہ میں سفر دور دراز لیس آیا | یا مین صحبت ہیں آیا
صدف سا دولت اوسنی کی روا | سخن ہر ایک مثل گوہر اوگلا
کہ فرہاد شوق بیچارہ مضطر | تیشہ کر ہر کی تہا سر سی
وہ مجنون جو کہ تہا مشتاق لیلا | رہا صحرا ہی مین جیون گرد صحرا
داون دونوہی سی آگی بڑا ہی | کہ سیر کوہ و صحرا دیکھا ہی
بہر اس دریا پی تو آیا ہی ظالم | کہ جس سی نہین لذت تا متلاطم
عبور اس کر سی تیرا ہی مشکل | کہ اس دنبالہ کا سر ہی نہ ساحل
جگر سوز آب سکا اشک کردار | نہنگ اس ہی جیون خاک
ہر ایک موج اوسکی نظر بیا | جلی آتی ہی مثل تشنہ
یہ دریا خون منجور میں ایک بلا ہی | کہ ہر موج اوسکی سنگ ازدہا ہی
برای قتل حیوانات و آدم | مگر کو موج سی ہا
نئی روان اوکہت کہا | وہی ہیں

یہ تیغ موج کا دہی کیا ہی — کہ بہتی فلس کا جوشن ہی

بہت دوسر کا دی آخر او [illegible] — نکالی تیغ [illegible] کی [illegible]

بزنگ [illegible] اوسکا ہ گرداب — ہی جسکو دیکھنا گرناہی غرقاب

پہراہی گرد [illegible] دریا ہی خونخوار — گرہ ارضی کی او بر [illegible]

اگر ہوتی نہ اوس ظالم میں آفات — نیا تا کیوں سکندر منع کا ات

[illegible] بولا کہ سن ای مہ سفر — یہ ری باتیں ہیں سب موتی سی بہتر

یہ ہم [illegible] شنہ ہیں جو موہنہ لگا دیں — زمیں کو سطح دریا کینچ جا دیں

قدم ہم بحر و بر میں ہیں بدلتی — پلنگ دشیر کی صورت ہیں چلتی

نہیں شاق کو آفات سی بیم — رضا کو سر کیا ہی ہم نی تسلیم

نصیحت کی نی جب چارہ نہ دیکھا — پہر اوسکی منزل دریا

وہیں ہر ایک جانب سی طلب کر — نکالیں کشتیاں دریا کی لب پر

[illegible] ستمہ گردار — لبت کی کشتی جو ہیں سیتی [illegible]

[illegible] نامل — ہر ایک کشتی کا تختہ تختہ

بے تجسم ہے کشتی دل آویزہ — ہوئی ہے کلیسا کی مردمی سی بریز

بکر دچشم تری حسنی خمایان — وہ تیری دلی مثل گرد آلودہ ہے کہ

رفو تند غم کو اوٹھایا — جگر سی یاد یارن آہ کھولا

ہوا خستی جی وہ دریا کا ستاج — وہ ہو ٹوٹا ناخدا اور عشق ملاح

بدم کی یاد مین وہ جان بر غم — غزل عبرت کی پڑہنا رہا بہ ہر دم

مہتاب کو ہی نہی نہیں سیماب کے مانند — پر وہ بھی نہو کا دل بیتاب کے مانند

یہ زخم جگر کیا ہو کہ پانی ہی جرایا — پہر اشک کا پانی ہی کہ تیزاب کے مانند

مین شکلستان حبیب کی دکھلاون تماشی — آوی جو سر بام تو مہتاب کے مانند

ہی چشم کا دریا ہی اتو اگے سر کی تابش — کیا لخت جگر طیرین ہین سرخاب کے مانند

جون موج تو شمشیر عشق کھنچی ہی پائی — و بان ہی مین خود ہوتا ہون گرداب کے مانند

کس بحر کی امداد کو جاتا ہی تو ای اشک — بکدست جنون جہوم ہی جو سیلاب کے مانند

رہ ائی عجب طور سی پابندی ہی مضامین — ہر بحر غزل مین ذرخوش اسلوب کے مانند

یون مین ... ہزارون ... ہ
چلا جاتا تہا وہ دریہ مین ...

خدا کی فضل نی باد مراد ست
طرف عاشق کی سمنی لی بہجا دی

نظر آئی لگا تا لعہ بدم کا
سکندر اسی ہو ... کا

جو مین اس یار او ناحان عنایت
بجا لایا ثنا ہی ایزدی

نظر جب سر زمین یار آئی
عجب دہوم اوسکی انکہ لی مجامی

کبہی الله کا ہوتا ثنا خوان
کبہی وہ بخت کی جاتا تہا قربان

بزم شک خوبی کرکی ہر جا
زمین یار پر کرتا تہا سجدا

جو ہووی وصل کا نزدیک دل بیچارہ عاشق کو
شب ہجران سی بہی دیکہا تو کچہہ دونا ستاتی

لکہی ہی نکتہ سنج اب یون روایت
کہ جو کی یار دونی ہی سب سلامت

کہا طالب نی ای سردار عالی
نہ ہو جام عشرت میرا خالی

کنارہ ہی تشنہ ہی ہتنا نہ ہی کا
کہ مہجورون کا وصلت خانہ ہی کا

بدم ہی وصل کا خواہان ہی کرتو
صنم خانہ مین دیر اجل کی ...

جو کوئی ہی وہاں کو ہی جاتی
سر اپنا ہی بت کو جھکاتی

ہی ظاہر میں وہ بتخانہ ولیکن
مہا دیو اوس میں کا لنگ ہی ساکن

ہی بتخانہ کی یہہ ظاہر کرامات
کہ ہی وہ مرجع ارباب حاجات

بو اوس مندر کی سب خورد و کلان میں
بسان کوی سرسبی وہاں دوان میں

ہزاروں نازنینان فسون کار
صنم سی حال دل کرتی ہین اظہار

کوئی فرزند و دختر مانگتی ہیں
صدف اپنی میں گوہر مانگتی ہیں

کوئی جوڑی کی مانگی ہی دعا کو
کہ تنہائی سعین ہی خدا کو

برہمن کو وہاں ہی رزق حاصل
ہی بدکار و نکو اوس جا فسون ساز شامل

ہی عارف کتین مسجود خانہ
ہی فاسق کتین مقصود خانہ

تو بتخانہ کو جا پہنچا ... جاوں
ہدم کو تیری مقدم کی سناوں

تماشا اوسکا آدیکھا تجھی مفت
ملی کا سہل ہی تیرا وہاں جفت

یہ کہکر وہ رسول جان گدازان
چلا جوں ہدہد اوس جا سلیمان

ادہم کی گھر کو ہستا وہ توکل
چلا جیوں باغ کی جانب کو بلبل

جهان تهی چهتی بکی جمع محفل ‎ ‎ ‎ هوا جیون شمع اوس محفل [illegible] منی
پدم کی صباکی وه دامن بهو نما ‎ ‎ ‎ چلن کا جیسی هو وی سبز بوستا
پری بی او سکو سبهاناجو گلبار ‎ ‎ ‎ چلی سی کهینچی ایک آه منه بار
امند کی غمکی هر ی داس سی آ ‎ ‎ ‎ جهڑی انسو کی پلکون بی لگا
جو سنک اوتن تنی سی افزون ‎ ‎ ‎ کیا جیون شمع سوز دلکو بیرون
پهر آخر طوطی سی جب خوب روی ‎ ‎ ‎ منهر کی طرح سوز دل سی بو
که سن ای بیوفا اب لگ کهان تها ‎ ‎ ‎ جدا کس طرح مجسی بری جان تها
پرندی طوطا اگرچه بیوفا هی ‎ ‎ ‎ ولیکن تو نپٹ ناآشنا هی
کیا تو مجسی کر کر مکر و سالوس ‎ ‎ ‎ بهم ملتی رهیا مین دست افسوس
تواب سی دور مجسی جب تها دور ‎ ‎ ‎ یه کهربتا تمین میری کرم تنور
سنن سبکا مینی تجبن بسر گلشن ‎ ‎ ‎ گل و گلشن تها تجبن مجکو گلخن
تری هی فرقت مین پهر تجی یا تو گل ‎ ‎ ‎ نظر آتا تها آتش باره بر گل
کهون کیا کیا بخم و درد جدائی ‎ ‎ ‎ او تهائی جو مصیبت مجپه آئی

بہ ہر صورت تحمل کی فرقت کی تیری تب
گرہ ہوں غنچہ آسا دل میں سر دیا

بھروسا زمانے کا کم تھا
کہ تو نے سر پر میرے بار غم تھا

تیرے ہی غم میں جیا کرکے میں یاد
جگر کاوی تھی کرتی مثل فرہاد

ہزاروں شکر اور حمد الہی
کہ تو نے پھر بھی صورت دکھائی

جو کچھ اب تو نے کی ہو سیر آفاق
بیاں کر میرے باتوں کی ہوں مشتاق

جہاں کی سیر کر مدت میں آیا
میری خاطر بھی تحفہ کیا تو لایا

پھر اب بھی تو دیکھوں عشق تیرا
ادا کرنا ہی کیا حق پرورش کا

وہیں طوطی نے خلوت کرکے فی الحال
سنایا پہلے اپنا دکھ کا احوال

حقیقت جو کہ بیتی تھی وہ جدم
کہا ایک ایک اور بھی بس قصۂ غم

تجھے جس روز سے تیں نے دیکھا
بھی کرتا تھا میں دل میں پرکھا

کہ یک خوش شہر جواں تجب ہو یاراں
تمہیں سنا نہ اوسکو لا جو زر لاؤں

برنگ تو اماں خط کرکے یک جا
کروں نظارہ ... ایتھا تمہارا

نہیں سن ایک راجا میں نے پایا
تمہاری خاطر ہوں جو کچھ کہ لایا

جو ملنے کو اس سے سنا تیرا نام　　دیا چھوڑ اپنا خور و عیش و آرام
تری ہی کارن لٹا کر افسر و تاج　　سب اپنا تخت و دم کر لی تاراج
اب اس کے شہر میں آیا ہی پیادہ　　بشکل جوگیان وہ شاہزادہ
پھرا مثل فلک کہسار و صحرا　　ہوئی پر آبلہ اوسکی کف پا
جو سوتا سیج پر پھولوں کی اکثر　　رگ گل سی چبھا پڑتا تھا بدن پر
تری ہی خاطر جو وہ کانٹوں پہ سویا　　ہیں اب جیون غنچہ پر خار اوسکی اعضا
سر و پا برہنہ با داغ جانسوز　　چلا آیا وہ جیون مہر دل افروز
کیا ہے تیری صنم خانہ میں ڈیرا　　طلب کرتا ہی بن کسی وصل تیرا
وہ شہزادہ ہی اب تیرا بھکھاری　　تیری بن زندگی ہی اوسکو بھاری
کسی صورت تو شکل اپنی دکھا آ　　تو اوس مردہ کو جیون عیسی جلا آ
جو طوطی سی سنی حیرت کی گفتار　　ہوئی وہ نازنین اک نقش دیوار
نظر میں پھر آیا جوگی کا نقشا　　سب اوسکی محنت و رنج و تعب کا
محبت نے بچھایا دام کامل　　پری کا طائر تب آ پھنس گیا دل

وہ جاذب عشق غالب تہا رن کا
لیا دل کھینچ دم میں سیم تن کا

صنم کا ہوتی ہتہ تہا نہی دل
یہ غالب تن کا اگر ہی جذب کامل

وہ آہن کو بہی بالتخصیص کہینچی
ہزیمت سنگ مقناطیس کہینچی

جو اونکا جذب ہوتا عالم بدم کا
سراپا اثر لیا قصہ یہ غم کا

کیا غمزی جو ابرو کا اشارا
خوشی اوسکی ہوئی دو ہین کنارا

اگر اک شعلہ عشق فتنہ کرتی
نگا جیون شمع غارت اوسکو کرتی

نگا مخفی کلیجے میں کہ جب تیر
کہلی چشم اوسکی رہکہی شکل تصویر

ولیکن تہی نہایت وہ تو ہشیار
شراب عشق سی کب ہوتی سرشار

لیا دل کا وہیں تہام اوسنی مینا
کہ راز عشق ہوجاوی نہ افشا

اوٹہا ہرچند دل سی خون کا جب جوش
رہی جیون غنچہ تصویر خاموش

ہجوم اشک تلخ انکہوں میں آیا
ولیکن پی گئی زہراب آسا

غبار آہ لی سینہ کی اندر
کیا آئینہ آسا دل مکدر

دل اوسکا سینہ سی باہر کو ادبلا
بہت دشوار یونہی اوسنی تہانبا

غرض اس طرح تو کی راز مخفی — بطور غصہ اوس طوطی سے یہ بولی

کہ سن اے بی بادبیما بیہودہ گو — غلط آیا نہ اپنی بی ما تجھکو

جو سمجھی سو پر دیون بی بجا با — تو نامحرم کی با تمن بی کہ سنانا

اگر ہوتا نہ پاس آشنائی — نہ سے ساعت منہ تبری نہی ہوتی اتنی

مقرر بے حیائی کا تو بد ذات — نہ سوچا تو کہ چھوٹا مونہہ بڑی بات

ادب میرا اگر یک تو کیا بہول — اوڑا دیتی ہون ماری مار کی دہول

نہ سب اور بہانسی جان اپنی بچا جا — کوئی دن اور دنیا کی ہوا کہا

غرض طوطی سے جو کہتی نہیں ود بات — برنگ شعلہ دود آہ تہاسا

اگرچہ سوچ کر کہتی پری جیہ — پہ لرزاں تہا سخن جیون پر تو مہہ

سخن جو اوسکی لب سی تہا نکلتا — برنگ مے تہا کیفیت سی جلتا

وہ کہہ کہتی نکلتا لہجہ زبان سی — نمایاں درد تہا اوسکی بیان سی

بہم زدہ عشق وہی سب اوسکی تقریر — ہوئی ہر بات تمن لکنت زبان گیر

سحر کی ماہ کی صورت دمادم — ہوا جاتا تہا تغیر اوسکا عالم

ہوا عشق دل پر چھا گیا تہا
دل اوسکا زمی سی ٹہر گیا تہا

ہوا عشق اوسکی چہرہ پر ہویدا
ہوئی جوں لعل حسنکی لب سی پیدا

ہو وقت تکلم اوسکا ہر حرف
لکہوا او دہ مثل کلک شنگرف

بگانہ ایک زو فنون طوطی وہ عیار
سمجہکر عاشقانہ اوسکی اطوار

نہ پہولا اپنی جامہ مین سمایا
نشانہ پر جو دیکہا تیر آیا

جو شی سی پیا پر ہلا او کہول منقار
برنگ سبز تیر و سرخ سوفار

دکہا کہنی مین تیرا کب تکارا
تیری خاطر ہی اک راجا اوجاڑا

تیرا نام اوسنی سنکر وہین فی الفور
دیا چہوڑ اپنا بستا ملک چیتور

کیا تہ بند نارنجی دو شالا
لیا کاندہی پہ اپنی مرگ چہالا

سراپا برہنہ اور جو گیا بہیس
چلا آیا پیادہ وہ تیری دیس

وہ اپنی سی نہایت کر چکا ہی
تو کر اگی جو کچہہ تیری رضا ہی

یہ مین کہتا ہون تو ہووی جس طور
فقیر اپنی کی لازم ہی تجہی غور

وگرنہ تیری غم مین جان وہ دیگا
یہ خون ناحق گلی تیری پڑیگا

وہیں تک کسی کی ناحق جا بجا ... / یہاں ناحق تو ہتیا رہی کیا دسی
غرض اوسکی شہوت نے تجوری جدا کر / خیال اپنی میں عشق اپنا چھپا کر
کہا شوخ نے تجہ ستی خاطر ہی مستور / میرا یاہی راز کو رکھیو تو مستور
صنم لیکے بو جہنی کی دن میں نزدیک / کروں جا کی روشن جہان میں تیک
دکہاونگی میں اوس جوگی کو صورت / کرونگی رفع اوسکی سب کدورت
جو یوں جاؤں سمجھا ہی نیک فرجام / کہ و مہتر میں ہو جاونگی بدنام
یہ جب پائی اگر ہی خوش آید / برا وسکو جو ہی دام عشق میں شید
میرا کیا عاشق ستی کام ہی کا / میرا معشوق آپ ہی نام ہی کا
یہ سنکر طرب خانہ کو آیا / رتن کو ماجرا سب کہہ سنایا
کہ میرا حال کہہ ہمنی پدم ستی / ملاقی کردیا ہی فوج دوغم ستی
تیری ہی عشق کا کاری لگا تیر / پر یکی ہی کیا ہی دلکو نخچیر
جو تو جاکو یہاں آوی کی بیاری / تو سیج جانیگا سب باتیں ہماری
رتن کی سوز دل پر پانی چہڑکا / زیادہ لیکن اوسکا شعلہ بہڑکا

(52)

ہوئی اوسکی قضا عصف بقر ہی — بہادر ذات بیچارہ پہ بہا رہی

کئی تہا اونکلیون پر دن وہ جاسوز — کہ کر آ دیکھی یہان ماہ دل افروز

رہا جو منتظر اوسکا سحر تک شام — سعید امین ہو بن ہجو مغز بادام

کبہی جتنا تہا اور کاہی بکرتا — نصیب اوس سی تہا دانا ایک

کہا یہان تلک قصہ بس ضیاء الدین عبرت نی

اور اب یہان شوق ہر دم مجکو یون رغبت دلاتا ہی

کہ عشرت نی کی تو الفت کا ایک جام — مبری خاطر سی کردی اوسکو اتمام

کہ اسمین روح بہی عبرت کی ہو شاد — دعا ئی خیر سی مجکو کری یاد

غرض قصہ ادہورا رہ نجاوی — جو ہین مشتاق اونکی کام آوی

سو مینی شوق کی خاطر یہان سی — کہ ہین مشتاق سبہی عالی جہان سی

ورق پر اپنی کلک درفشان کو — کیا تحریر یون اس داستان کو

کہ سنکر سب جہان وحشت امیز — ہوئی الفت کی آتش دل مین سب تیز

جو دو یک دن مین دن پورا کا آیا — پدر نی یہ بہانہ خوب پایا

آگہ تھی وہ دل ازدست دادہ
ہوئی بیتاب بے حد سی زیادہ

غضب ہیں اٹھ بستر سی نکلی وہ ماہ
چلی ستاروں کی جانب دیکھ ہمراہ

لگی کہنی بہ ناز ہو وہ بیتاب
کروں گی سیر گلشن کی بہاری

تو ایک مدت سی ہر یک غنچۂ دل تنگ
چمن کا ہو کلید قفل آہنگ

کہو نکیا ہیں کہ دیر حکم نہی وہان
سواری کا ہوا موجود سامان

چمن میں کس کی آنکی ہی سواری یون آتا ہی
کہ ہر یک نخل شبو کا جو شہنائی بجاتا ہی

او تھاہ اب ہی ساقی بر سر خود کام
پلا مجکو ہی گل رنگ کا جام

سواری باغ کو آئی بدم کی
لکہون تعریف اوس رشک چمن کی

لئی ہمراہ خیل ماہرویان
بہار آسا چلی سوی گلستان

قریب بنگلہ تھا اوسکا ایک باغ
ہی جسکی رشک سی باغ ارم داغ

تمامت سرو ایسکی یون نمایان
خجل ہوون دیکھ جسکو قد خوبان

مصفا اور رنگین غنچہ و گل
فدا جن پر سراسر جان بلبل

بیان بعض زلف خوب ... جمع پریشان

وہ نام نرگس شہلا کا ہی ... شفا بخش ... بعض چشم دلبر

وہ سوسن بازبان حال کی ہی ... زبان کہی وہ مستغنی احوال

وہ جا رہن انچو میں اسطرح سی ... بہی میں جس شبنم عاشق حبیب بسی

بہری ہر دم زمین پانی شل سرسبز ... نسیم سرد اور پانی ہوا دار

... ای جام سی وہ غنچہ و گل ... جنہی دیکھی لگی دل کی گرہ کھل

کہیں نسرین کسی جا نسترن ہی ... جدا ہر گل گویا مثل چمن ہی

... ہی جا موتیا اور موگرا ہی ... چنبیلی اور کہیں بیلا کہلا ہی

بہار جعفری رنگ مدن بان ... جدا کہنی میں اپنی اور ہی آن

نوای کوکلہ وحشت فزا ہی ... وہ خیال قمریان کو کو سرا ہی

صدا ہی طوطیان و عندلیبان ... خراش سینہ آفت صیدبان

فصیلو پر چمن کی رقص طاوس ... ہو رقاص فلک جنکی قدم بوس

اودسر کیم ترنم فاختہ ہی ... غرض ایک عالم انی ساختہ ہی

وہ پانی تھا کہ جسکی شکر فروش
نکالیں تاک جیبوں کی نئی

نئی واصل جو وہ اس سینا میں
بہار آئی گویا باغ جنا میں

برستا ہی جو اکھو ہی ان پر
ہو گلزار رونق صحن میدانین

صبا نے وحشتوں میں سوچھا یا
پیرم کو میہمان اپنا بنایا

گلون نے عطردان اپنی کئی وا
معطر مغز ہو نا جہان کا

بنے جو بدار ان اجنامی
ہوئی نرگس غ صبا لیکر سلامی

وہ منظر تھا جو اک گلشن تعمیر
نہیں ہو سکتی خوبی جسکی تحریر

کہو تکیہ اوسکا رنگ وشان شوکت
کتھا روہی زمین پر قصر جنت

ذرا دم لیکی وہان وہ شمع نور
چلی پھر نی چمنین جس طرح حور

گروہ خادمان تھا اوسکی ہمراہ
وہ اونمین جیون ستارونمین ماہ

پھری کوئی کسی کا وست تھہ ایکر
خیابان چمین ادھر اودھر

کہی آب روانکی سدرہ ہو
کوئی ململ کی دھووی دست جو

بنہم لی حنہ کل کو بستہ کرکی
پھری کوئی لئی گلدستہ اوکی

اس

... ہلو لوٹی ہارو ہی — کسکو لوٹ یا کچھ عالم دیکھ ... [illegible]

[illegible] کہ ... مار ہو — آئی نرگس سی باندھی ...

[illegible] پائی ہی تو ... ہلا — رہی سر و چم ... [illegible]

ایک ہار اودہر ہو کوئی سب ... — لگا دی جو ... [illegible]

ہی کوئی توڑنی کو سب آئی — لی کوئی اور جیت سنی بانسا ...

انار و نگی کوئی دانہ نکالے — چبا دانتوں بیچ اور سی پا ہی مزا لے

اوجہل ہر کوئی نارنگی کو توڑ ہی — کہ جبتک تو تی ٹھنی کو چھوڑ یا

کہ ہی غنچہ دہن اور غیرت گل — بہری کاتی ہو ہی مانند بلبل

غزل خوانی کری کوئی خوش آواز — سنی ہی کان دہر دہر کوئی طناز

کسی کی پاؤں پر کسر کا سا ہہ — جتا جاتی ہی کوئی کچھ کنایہ

کہتی ... اپنا کی ہی کسیکی — لی مجلو خبر کیا ... ہی جی کی

جنگل مر جہا یا دیکھی تو وہ غافل — ... شک جانبو اوسکو میر ار ل

کسیکو تو دانتوں سی کھی ہی — آرہی آلی آکر یا دام لی

سسکتا ہے بس کوئی اوس ... ادور | بھری ہے صحن چمن میں ...
ہنسے ہے وہ صنم باعزت وشان | ابہی اودو ...
اگر شاکر ... سر وقا | بایا قیامت
کرے ہر دم جیون کر طوق داری | کہیں پامال کبک کوہساری
کہیں زلف معنبر او وہ کہولی | تو لاکہوں نہ پیچ سنبل کیند دی
دلی دلبر وہ اوس طوطی کی باتین | سکہا بین عشق کی بہت ہی جتی کیا تین
ابہی ہر دو بہتی بس مضطرب حال | بجان ودل غم الفت کی پامال
گل وبلبل ہے دہر با صد بہانہ | بہری ہے اشعار پڑھتی عاشقانہ
رہیون دیدار کو ابی بہر ناچند | سراپا چشم میں نرگس کی مانند
سحر سی شام تک اور صبح تا شام | سراپا منتظر جیون نخل بادام
نہیں ہی یار ... سر دای | ہی ابہری ... ل بردرد ... آہ
رہے ہان سنبل گلزار ابی جان | بہری دہر ... بیبی ہو نہیں نہیں ...
اسی صورت کی دو یک شعر بردرد | اکیلی ہو کی پڑھتا ابدم سرد

پلا ساقی مجھے شراب ناب انگور — که بیکلی میں ہوں مست و مخمور

ببھکتا ... صنم ... عالم ڈھونڈھتا ہوں

... سیر تو کرتا ہی ایدل بخبر اسی

که گل چین فضا بہاریں کی سی گل کہاں

غرض گلگشت ازنی دو خود آرا — پھری تہی با غمیں محو تماشا

کہ نا گہ ایک پرستار وفادار — بن میں طوطی گلشن طرار

نکل آئی چمن سی سوی صحرا — که وحشی طبع کو اکثر ہی بھانا

بن سمت صنم خانہ وہ مہرو — کری نظارہ ... صنم کو

جو دیکھا اونی وہاں آرکی گذارہ — که ہی ایک ماہ صد ماہ پارہ

پرستش ہو ... کی وہاں نہی آتی — نظر آئی تو ہمیں یک خدائی

جو ہیں دیکھی وہ جو کی ماہ پیکر — ... ہی جیون ایہ ... متحیر

بجہا کر مرگ چھالا ابنا ... — جدہر دیکھی ... ایک ... وہ

بہبہوت ابنی ملی ہی کوده ہر آن — صفا جیون ... [illegible]

حیران [illegible]

وہ حلقہ کا نمن تھا زنگا ... تنس
دل عالم ہی جسکا حلقہ در گوش

وہ زرین اندو بارہ ... [illegible]
[illegible] ... رنگ تھا

لباس اونکا وہ رنکین کہربائی
برنگ [illegible] ... خزانی

وہ عالم اونکا کہا کہتی کہ کیا تہا
کہ جسپر ایک جہان جوکی فدا تہا

کوئی تا نہو نمین سسرن اپنی لیکر
دہان و کہان میں کہتا ہی ہر ہر

وہ عالم دیکہا تہا ایک جا ہی عش کر
نکہ بہر جسکو دیکہا کر لیتی غش

خصوصا صاحب نظر آیا رنکسین
لباس دیکہتی صبر اور چین

عجب عالم میں دیکہا اوسکا عالم
کہ یہ عالم ہی عالم میں ... کم

وہ صورت رشک مہر و ماہ کنعان
سرور خاطر طبع عزیزان

ہی تہا صندلین جوکی بچہ ائی
تہا بہوت اپنی [illegible] ورکہ ہی

وہ سرسی تا قدم موئی پریشان
تہ ابر سیہ مہر درخشان تہا

پیشانی کا اور ابرو کا عالم
ہلال دید رہین کو ما کہ باہم

کہ دیکہی [illegible] مژہ نیز جفا کار
جگر سی ہو جوانا ... وہ رہین تار

قیامت چشم مست اوسکی وہ سحر … بلی کول میں ہمار

صدف … ہدا … وہ دندی … بہین رشک در خوار

بیان کیا کیجے … سخن بر … صفائی کل چہرے کی ہو دیکھکر دنگ

وہ ہینی دیکھکر عالم ہی کہت … الف ہی منشی وحدت کی اینی

نہوں ہونکر نہ غنچہ اوس دہن کو … کہ رد مطلق ہین حسن سخن کو

وہ لب یاقوت یا گلبرگ تر ہین … وہ دندان غیرت … الماس ہین

کہونکیا اوسکا وہ چاہ زنخدان … کہ جاہی … صد ماہ کنعان

بیاض گردن اوسکا دیکھ باور … ندامت سی بہ آہو سر اونہا وین

وہ شانہ اور بازو اور کلائی … کہ عاشق جنکی ہین ساری خدائی

وہ … برگ چنار ہی … خدا مہ کی صورت ہی … رہی

شکم صفائی … کا عالم کہوں کیا … … لوح صفا

منکم … ہی بخبہ صاف … سیم … کہ ہو مخمل کو … شرم …

وہ ہو دل ناف کہون دیکھ مہتاب … کہ … حسن … گرداب

کبھی ہی عشق اسکو ... تب — زباں ہم بھی زری دیکھیں کدھر ہی

کر ہی یاسمن ... قد ہی — ... کہ ...

ہر ہی

وہ انکی صفائی اور ... — کہ ابھی ... ہی

عجب وہ ساق سیمیں شمع کافور — سراپا حسن و خوبی معدن نور

غرض سر سی وہ لی تا ناخن پا — بلا بالا قیامت سرو آسا

یہیں عالم ہوا کیا وہ رشک سیمیں — دل و جان کو ہوسی راحت و چین

نگاہی انکھ دیوار چمن پر — پدم کا منظر بنہا بنہا مضطر

کہ یعنی جب وہ گلشن کو چلی تھی — خبر طوطی نی پہلی اسکو دی تھی

کہ ائی وہ کلی باغ جوانی — برائی گشت سیر بوستانی

سو یہ تہا منتظر اسکی قدم کا — کہ جلوہ دیکھی تا ... کا

غرض وہ ... — یہ پڑھتا تھا غزل اکثر دردو ... ی

کہ تیری ہی مقدم کی ستائی — تن بیجا میں گویا جان آئی

دکھا جلوہ مجھی اے مہر تابان — شب فرقت سی ... ہوی ہی

... ف

بسان قیس میں اور شک لیلی　　بیابان کی بہت سی خاک اوڑائی

چہرہ اگر بادشاہی تیری غنچو　　سیر بصورت ہی جبکی کی بناہی

بہار و باغ دل آ دیکہہ میری　　تجہی بے سبز گلستان از نوش ہی

قدم رنجہ نہیں کرتا تو اد گل　　(57) تو شاید باد کے لو سہی کہائی

دیکہا صورت کہوں مانند نرگس　　سراپا چشم از رنج جدا ہی

تیری درتک تو آ پہنچا ہوں مگر　　دلی محفلمیں ہو کیونکر رسائی

سہ بر بادشاہی سی ہی عشرت
مجہی خوش تیری کوچہ کی گدائی

دو دلسی بندہ کی وہ ماہ　　صنم خ نمیں ہما لیتا تہا سہر آہ

تمہارا عتبہ ہی وہ آستانہ　　کہ جہاں ہیں سب سجود زمانہ

پرستش گاہ عالم سب ہے در　　مراد خلق بر آتی ہی بہاتی

حصول دین و دنیا سب کو بہاتی　　تمہارا فیض عالم پر عیان سب

کوئی کیسا ہی یہاں مغموم آدمی — نہیں ممکن کہ وہ محروم جاوی

مراد دل سبھی سب حسب دلخواہ — شتابی آماد [illegible] جلد للہ

کبھو افلاک کی جانب نظر کر — غم دل سے کبھی تنہا آہ بھر بھر

کہ کب ای گردش ایام دلخواہ — قران مشتری ہووی کا با ماہ

بلندی پاوی کب میر استارہ — ملی مجلسی جو آ [illegible] وہ ماہ پارہ

حبیش سری ہی چمکی وہ مہر درخشان — لبان زرد ہیںات ہر آن

تم دیکھ شب تار جدائی — بدل خواہان دعائی روشنائی

شتابی ساقیا اک جام بھر دی — کہ جو پیتی ہی مجلو مست کر دی

تیری مے سی جو کیفیت میں پاون — تو پھر اورو کو بھی رغبت دلاون

فغان ای نے ہدو بتخانہ کی جانب کو دل میرا

[illegible] صنم کو آج کیا رغبت [illegible]

[illegible] نسی یون فسون خیال مبتلا — لکھی ہی داستان عشق و محنت

حرم کی وہ برسنا [illegible] وفا جو — نہی آئی وہاں بہ جو خوف صنم کو

جو دیکھی اوس نے جوگی کی صورت / سراپا حسن و رخوبی کی مورت
کھڑا یا مین کہ جیون آئنہ حیران / نسیم آسا چلی سوی گلستان
می جیون مستی او من جوگی کی یکبار / ہوئی تھی بسکہ مست عشق و سرشار
عجب جیون تون بدم شب جا کی فی الحال / کہا سیر صنم خانہ کا احوال
کہ ای سرتاقدم سرمایۂ حسن / حدیث عشق و الفت آیۂ حسن
عجب دیکھا ہی مین ایک عالم / کہ جا ہی حیرت و حسرت ہی باہم
یہ بانسی بتکدہ وہ جو فرنگ ہی / زمین باغ جیسکی زمین ہرا
دیکھا آج ایک حلقہ جوگیون کا / خدا جانی کہانسی آگی او ترا
کھڑا تھا مین ہزار ون اوسمین جوگی / بڑی مشکل بر غم کی بیرو کی
سبھی سینہ لیہ پس کی باکم بیشتر / ستان خار غمسی با دل ریش
اور اوسمین ایک گرداو لتا ہر با جو شاہ / نسب مین تیج اوسکی اور ہی ماہ
عجب نور تسی وہ دانا کہ ہی / زمین پر دوسرا گویا قمر ہی
خدا جانی کہ ہی کسکا بر و کی / کہ نکلا اپنی گھر سی بنکی جوگی

سنا ہی کہ جب کوئی جنید کا حال — یہ ہی اوسی زیادہ اوسکا احوال

کہا انتہا پہر تہ ہی فی نزل کو منع — نہ ایسا ہو کا وہ جیسا ہی یہ منع

کہ ہونکیا ہمن لہ اوسکی دیکہہ حالت — جگا رہتا ہی اور آتی ہی رقت

بیان کیا ہمنی جانی عجب ہی — کوئی شہزادہ عالی نسب ہی

دیا ہی یہ کسی راجا کا بیٹا — کہ اپنا چہوڑ کر ہی راج آیا

پرستش کو صنم کی جو جلو کی — مہ ہی کہنی سی کیا ہی دیکہہ کوئی

شرابی جام دی ساقی نگر دیہ — کہ می پینی سی مین ہوتا نہیں سیر

ملاقات بزم ہی یہان رتن کی — ملی ہی عندلیب کو چمن سی

خدا کی واسطی اے دل تو لیکن بخود نہو جانا
کہ تیری بندت الفت سی رہ کا نو آج آتا ہی

زبانی اوسکی سنکر حال سارا — چلی طرف صنم کی رنگ و ادا

سنکر بات اوسکی مرد قاصد — گئی اودہر کو با شور قیامت

غرض دن ہی پرستش کا تہا روشن — کہ وہان پر یہہ گئی مہر دل افروز

۱۰

پرستش کا اونھوں کی ہی جو دستور — بجا لا کر اسیر غربت حضور

تو ہی مو دست بستہ کھینچ کر آہ — لگی یوں عرض کرنی بیکسی سی

تمہاری دل کو جی جبر سی کہاؤں — تعجب ہی ہوا اپنی خیاؤں

تماشی ہی اسکی سکھیاں جہاں میں — دیا سی آپ کی دلہن کہاں میں

کبھی صورت سی جا کر کال کا کی — فدا ہو ہو کی اوسکی یوں ادا پی تھی

کہ صدقی تیری اے ماما بھوانی — الٰہی دی محب کو تی محل نانی

تبھی سی کچھ نہ آتی اوسکو آواز — تمنک آ کر تو یہ کہتی وہ طناز

عجب پتھر کو میں نی سر چڑھایا — کہ مطلب بھی الٹا سی نیا پایا

جواب آتا اوسی کیا دن بتوں سی — کہ دیکھی اوسکو وہ آبہی مرا کیتی

غرض ایک دن دیر میں نکلی وہ مہرو — کہ چلنی اپنی بہر دولت سرا کو

کہ اسمیں وہ ستارہ ذوالفشاں — لگی کہنی کہ اسی مرا نی وہ درو شب

عمارت وہ جو سمت شرق پہاں سی — سوا اوسمیں وہ کرو جو کیاں سی

زلیخا جیسی سن اوسکی سرا سر — بیان مطلع خورشید وہ

سبب اسکا جو تھی اوسکی بسکہ دو ماہ ‌‌ کہی سو بات اوسنی جب لگواہ

ہو اقفہ میں سوار ہو کر ادہر کو ‌‌ ہوئی ہو تھیں روانہ وہ پری

کشش تھی بسکہ عشق گدا کی ‌‌ کہ آئی وہاں سواری بادشاہ کی

پرستاریں جلو میں ادہر ادہر ‌‌ بہنور قربان جیسی گل کی اوپر

ادہر تو اوسکو تہی ہی انتظاری ‌‌ کہ آ پہنچی بدم کی وہاں سواری

اوٹھا یا جو میں پردہ اوسنی یکبار ‌‌ نگاہیں دونو کی باہم ہوئیں چار

کہ ہو گیا عشق نی جلوہ دکہایا ‌‌ ادہر اسکو ادہر اوسکو غش آیا

ادہر اودہر ہوئی دونو وہ بیہوش ‌‌ کمال نشہ میں جیسی قدح نوش

وہ گہایل اوسطرف تیر مژہ سی ‌‌ ادہر بسمل یہ اوس تیغ نگہ سی

افاقہ کچھ بدم کو جسمیں آیا ‌‌ کہ اوسنی اپنیں اپنی کو پایا

اوٹھا ڈولی سی اور صندل منگا کی ‌‌ لگایا ابرست کی چہاتی پہ آ کی

ہوئی جو حالت ایسی یہ ہماری ‌‌ برآر اونکی نہ صحبت ہمدمی

نہ کیوں می جو تمنی تو ہوا کیا ‌‌ بنی جو کی نہ لیکن جو کہ سیکہا

عجب ہی ہما ہی ہی ای بادہ پر جوش　　کہ ساقی اور می دونوں ہیں تہ پوش

نہیں میں چھوڑتا دامن تو پھر جا بیٹھو وہ بدخو
خفا ہوتا ہے کس کس شکل اور دامن چھڑاتا ہے

ہوئی زیر چھاتی پہ بنا کی　　چلی القصہ وہ صندل لگا کی

وہ حلقہ کانمیں دیکھی جو اوسکی　　ہوئی حلقہ بگوش اوسکی وہ دلسی

ہوئی رونق فزا دولت سرا میں　　بہت گردل کو جو کیکی جتا میں

زبس مضطر نہایت مثل سیماب　　فغان و نالہ بر لب چشم پر آب

طبیعت سی دلکی از حد ناگوارا　　غرض جون تون وہ گذرا روز سارا

ہوئی شب اور بھی غارت گر جان　　برنگ زلف بر ہیچ و پریشان

تصور تہا اوسی زلف رسن کا　　کٹی القصہ شب رنج و محن سی

بیاد روی جانان آخر کار　　سحر بر دل جیسے شد بکے ہوئی نمودار

اوٹھی بیتاب دلسی اپنی رنگیں اندام　　نہ آیا تہا اوسی از بسکہ آرام

عوض بیٹھی وہ تخت زر پہ آگی　　مصاحب اوسکی بیٹھی گرد جاکی

لگی کہنے وہ ہونے سی تنگ مہتاب ۔ رہی ہوں رات ساری آج بیخواب

دن بیکلی سی ہر آن کل بیتا تی ۔ کہوں نیند میں کہ کچھ غفلت نہ آئی

لگی میں سونے سحر کہ ہاں جو بیتاب ۔ عجب عالم کی دیکھی طرفہ ایک خواب

کہ نکلا غرب سی خورشید خاور ۔ طلوع ماہ بھی ہی شرق اوپر

برنگ آفتاب کی ہی مہر آیا ۔ بہم دونوں ایک جا وصل پایا

ہوئی راضی سی وا نکلے اوپر جنگ ۔ نہیں معلوم کچھ اسباب کا ننگ

سنی ہمراز دونوں نے اوسکی جو تقریر ۔ کہا اس خواب کی ہیگی یہ تعبیر

پرستش کو گئیں تھیں کل جو تم ۔ دیا تمپر صنم کی ہوئی نمایان

مہ و خورشید ہیں کی مرد اور زن ۔ ہوا اثبات سی دلبر یہ روشن

کہ راجا سمت مغرب سی تو ہی آئے ۔ تو بس شادی تمہاری اوسی ہو جائے

بر آوین آپ اگرچہ مطلب دل ۔ یہ کوئی جنگ بھی ہو وی مقابل

ہوا اوکہا کو از حد حظ جسی ۔ بر آوی تب یہ مطلب آپ کر جسی

سنو رانی یہ دی تعبیر اوسکو ۔ تمہاری دلکو راحت اور خوشی ہو

سہانے وو رہائے ہو وہی سب ہمارا — کہ ہو یہ خواب جلد تر اس کا

اسباب ایسے خوش وہ کر رب — کہ ہو تعبیر ظاہر خوابکی کب

جدا کہتی ہے تجسے مجکو جانان گردش گردون

وگرنہ یہ جدا رہنا تو ایسا کافر کو سہاتا ہے :

پلا ساقی مجھے جام مئے ناب — کہ دل میرا ہوا جاتا ہے بیتاب

مین مے سی جام ایسے ہوں مست سرشار — کرون راجا رتن کو غش سے ہشیار

برہم کی لکھی کی درد و بیقراری — رتن کی اب لکھوں میں آہ و زاری

کہ یہان جب دم رتن کو ہوش آیا — تو جلوہ یار کا اپنی نہ پایا

لگا بیتاب ہو ہو کر وہ رونے — طپش سے غمکی اپنی جان کھونے

کیا خونناب دل انکھوں سے جاری — لگی افزود ہونے بیقراری

بہ دولت کہ آید بر گذرگاہ — چو مرد آگہ نباشد گم کند راہ

وہ ہو غش انا تہا بیہوشیکا دریا — افاقت سے تو لجہ غش ہی بڑا تہا

غم اپنی اور اسے سیر فوج در فوج — کہ جوش بحر جیسی [illegible] موج

نہ دیکھی پر تو وہ جو کچھ بنا تھا — جو دیکھا تو کہو تمہیں حال کیا تھا

خبر سے تن کی ہی تجھ قدم کی — نظر تھی سامنے ہی صورت اوس کی

تصور رکھی اوسکا قد و قامت — مراد اوسکی پہ تھی دیدار تا قیامت

کبھو لکھا دیکھ نقش اوس پری کا — در دیوانگی اوس پر ہوا وا

نہ جب صبر تھا غم کی حالے یا — رہا تھا کچھ سو تس سو کی بہا یا

غرض حالت اوسکی ہو گئی وہاں — کہ رہتا تھا کہ قالب جیسے بیجان

گیا صبر و تحمل کی کنارا — جو بحر درد و غم میں جوش مارا

بدم کی شکل اس جا بنی تھی — کہ اوسکو دمبدم یہ جانکنی تھی

وسی وہاں دیکھکر آتی تو آئی — دل اس بکل سی لیکن کل نہ پائی

وہ مظہر انتہا جو اوسکا دعوانے — ہوا اسو رشک رنگ نے عفرا

بد لمعی زرہ رشک ماہرویاں — ہوئی جوں سنبل گلشن پریشان

آہ جن اوسکی وہ کیفی مست انکھین — بیان دردم رنجور بن بین

پہ اوسکی رنگ جوبن — خزان دیکھ کوئی ہو جیسی گلشن

غم جو کیا یہ کہ دلمیں سما یا　　کہ دلہی دلمیں اسکو کھا جایا

محبت نے کی دو نو دلمیں جاگیر　　ہوا پر خانہ دو نو دشمن تیر

او وہ پر او سکے حسن و شکل کا مرکی　　اید ہر تھی مبتلا یہ اوسکی غم کی

ہی یا چندی اسی صورت شب و روز　　مہ و خورشید با داغ دل و سوز

کہ تا یکدن تنگ آکر با دل ریش　　غم دوری سی اوسکی زرد رریش

صنم خانیمیں جا کی وہ پریزاد　　سدا شب سی بکا زاری و فریاد

کہ ای بت ای و تحش سنگ تیرہ کہسار　　نہ آخر تو ہوا میرا مدد گار

عبث ایک عمر پوجا تجکو میں نی　　کیا مشکل نہ میرا آہ تین نی

تیری کوچہ میں میں نہ بیتا یا گلذار　　سو وہ پر خار دیکھا آخر کار

عبور بحر کرنا ہی بخواہان　　غرض ہی شہر کی مشہور ہمراہ

دم بز ہانہ میں آوی کسکی　　تو البتہ کنا رہی ہی بہ ڈوبی

کہاں کشتی میری کی ڈوبا ہی　　نہ ای ہمت تو نی کی یہاں ہی

صد یون بتکدہ سی اوسکو آئی　　نہیں یہاں کا پہ خبر ا برا

نہیں جس شخص میں ہی مثل الاکس — کہ پیغمبر کا کی سو نہاں بھی دیکھی آب

کہو کیا تجھ سی اپنی حالت زار — دوا کس کی کری ہو وی جو بیمار

پڑا خود حال پہ عجمی تنہا یا — کہی تو ہو کیا [illegible] کھا سایا

مجھی رہ رہ کی ہی گا یہ برکلیہا — نہ بیداری ہی بھی یا کچھ خواب دیکھی

یہ باتیں [illegible] پر بیان جو ہر گلزار — یہاں سے سو آتش کی آگ میں بری یا کر

جو آتش [illegible] مہر کیوں [illegible] بی — مجھی جون عاشقان دیکر خرابی

زمین پر جس یہاں آشکارہ — کیا تہا جاند تاروں [illegible] ارہ

رتن نی جو جواب [illegible] پایا — کہو نکیا جو جو اوسکی جیمن آیا

درخت پر منکا کر چوب انبار — ہوا جلنی کو دیکر آگ تیار

یہی بس جیمن اپنی اوسنی تنہا لی — عبث ہی شمع سایہ زندگانی

نہ بہنچی گرچہ [illegible] اوسکی قدم تک — غبار اپنا تو بہنچی کا بدم تک

اگر [illegible] دلی تو تمین اوسکا جرچا — کہ ناحق ہی رتن آتش میں جلنا

[illegible] ہی آتش میں سنبہالو — شرار درد و غم اسکا بجہا لو

جو ہووی آگی یون اپنا قدم سر — نکیجی آپ سی [illegible]

ہنومان [illegible] دیکہا کہ احوال — سد شب [illegible] م [illegible]

بیان [illegible] — کہ جلنا ہی لوٹی جو کی [illegible]

جلی آپ ہی تمہا تو بہر تب — ہمن بہی سانتہ ہی اپنی جلانا

تمہارا جو مکان ہی و دنیہ آگی — ہی لون تمہا غرض ہوی

ہزارون سانتہ اوس جو لنکی جلی — کہ وہ بہی لون [illegible] جان تہ [illegible]

کہی دم ہی مین جلتی ہمین وہ جو لنکاه — کہا القصہ مین نی تمکو آگاه

اگر کچہہ نام ہر بہی اپنی کدہی — تو ای [illegible] سب اوسی [illegible] بدہی

جلاتی اوسکی بس عالم کو ہی آپ — سو بچکر [illegible]

غرض سنکر سدا [illegible] مستعد ہو — جلالی سانتہ لورا باربت کو

بدل کر جو لنکا [illegible] ایکبار — ہوا اسکل لی [illegible] کو وہ تیار

کلبمین استخوان جیدا اور مار — بہم ڈالی ہوئی جیسی لوی [illegible]

سوار کیا و کاندہی مرن جہالا — لئی ڈالی دیہہ [illegible]

ہ اور موی پریشان	سحاب اور ماہ جون دست و گریبان

جنون آوے سہہ ساتھہ اوسکی ہنوماں	شفیق حال عشاق پریشاں

مہادیو اسطرح سی آگی ہی جیا	رتن جلنی کو آیا باستعدادہا

بہم کرلی لکھا دسی یہ گفتار	کہ جو کی پیونت ہی تو جلنی کو تیار

بہت ہی بیماری مجہی کیون زندگانی	جو اہو ناہی تو ابہی تو جوانی

فلک سی ہی یہ مصیبت تجہپر آئی	جو تونی آگ ہی اسجا لگائی

الم ہی کیا تجہی اے غیرت باغ	برنگ لالہ کہاتا ہی تو داغ

تجہی ایمان سے سچ کہہ کیا الم ہی	ہلال آسا تو کسکی غمسی خم ہی

سرشک چشم تیرا کیون ہی بہلنا	بسان شمع کہہ تو کیون ہی جلنا

تو بولا وہ سپند آسا چٹک کر	زمین تہ مونہہ اوسکی سر ٹپک کر

کہ ہی تو لوگ اے جہاں لی لو آیا	جلی کو اور بہی رو رو ناجلایا

مجہی ہی عشق کی آتش نی بہونا	جلایا تو نی آنسو مجکو دونا

مد تجہی یا غمکا بروکی	نا عشق بدم سی ہو منہن چوکی

جو دیکھی ہی مجھی تو مشکل محتاج ... سو میں آیا ہوں ...

پرستش میں ... یہاں دیوانگی ... تمنا ... برائی ...

سدا شب کا ... اثر رہا ... کہ وصل ہو کی یہاں میری تمنا

براتی جب نہ پہیری ... آنند یہاں ... تو میں ناچار چلا ہوں پریشان

نہووی پاس اپنا جبکہ جانی ... تو پہر کس کام ایسی زندگانی

نہووی بر میں اپنا جب کہ دلبر ... تو پہر اسے زیست ... ہی ...

یہاں تک ... زو میں لہر سی آیا ... عجب ہیہات یہاں ہی سو مطلب ...

تو ہی پہر کہہ مجھی اب کیا کروں میں ... جیوں کیا خاک بہتر ہی مروں میں

ہنسی آتی ہی مجکو ہمنشین اسی کہ عاشق کو
فلک ... کس مشکل سی دکہلاتا ہے

اب ای ساقی مجھی وہ جام بہر دے ... کہ جسکا نشہ میرا کام کر دے

بلا دے ہی کہ ہوں ... ظاہر ہی جانتی ... جو ... اسرار نہاں ہوں سو ...

سدا شب سی آہی وہ غمکا پامال ... بیاں کرتا تہا اپنی دل کا احوال

عشق زار — بنا لو رانی شکل اپنی طرحدار

او تھا ملا ہو بابہ دہ روبرو — رتن سی اکن ہلی حال پوچھ

کہ تو اپنی جوان کسکی ہی باب — ہی کسکی تو کہاں

زبان پر لا بدرم کا نام یک بار — ہوا وہ عشق دل با خستہ زار

لگی کہنی یہہ کور اسکا لی — کہ تو عاشق ہوا ہی کسکا جا کی

نہ بنی پر کچہہ رحم آیا — کہ او سب حال یہہ اپنا سنا یا

لگا کہنی اتو لی اندر کا سنا ہی — جہان کا حسن یہہ دو ہی

ہر ایک صورت ہی قمر — قمر کی داغ جنسی دل اوپر ہی

سواو میں مجلس میں مثل شاہ ہون — ستارہ ہین و ور او ہو

مین ہون فرمانروای کشور حسن — ہر ایک نکتہ ہی یا میر ادفتر حسن

وہاں کچہہ قدر نہین حسن بدرم کی — اوسی نہین دسترس سر بقدم کی

تمیز حل سبی تو بہتر و رے — تو بہتر محبت کوئی بشر بے

پر نادرجہ اعلی کو بادی — تو لازم ہی کہ اسفل کو نجاوی

اب بس ترک دو [illegible] یہ گدائی
کہ تجھ سو نگی مین نکلو

نہ کہو یہ نوجوانی [illegible] اندام
[illegible] جل اب [illegible]

نشان برلب [illegible] لاہر کی انس مو
کہ ہان اے ہم [illegible] کوس بی تو

مبارک [illegible] ہو تجکو [illegible]
نہین مطلب [illegible] تا اسکی [illegible]

یہ باتین ارنہ تجسی نوا کی بلی بات
کہ ہی سب مجکو اوس بن [illegible]

خدا اوس بیر اسرا اور جوانی
نہین خوش مجکو [illegible] زندگانی

مجھی جب غیر اوسکی کچہ نہ بہاوے
تو لطف وحسن تیرا کب خوش آوے

نہین بن مرگ مجکو اور چارا
کہ بی اوسکی نہین جینا گوارا

تو کیا [illegible] وہی آ مقابل
تو البتہ قصور اپنا کری دل

ملی رہنی کی خاطر باغ رضوان
عجب کیا یارین ہو مثل [illegible]

[illegible] رہی یار [illegible] کر سمت [illegible] ہو
بڑی ہی گو تو مجسی بڑی ہو

[illegible] جب گفتگو یہ عاشق زار
کہ اسکو یار بن ہی زیست [illegible]

سدا شب سی یہ کی بہت سکی تقریر
کہ اسیر اچکا ہی عشق تاثیر

…وت کا مایل
دل اسکا نہ تھا کسی سے بھی گھایل

قضا [illegible] یا جو بارخ زرد
ہی گرم نالہ [illegible] یا دم سرد

اسی بے بس [illegible] ہی ہونا
قلق [illegible] ہی دلبر دونا

تمہارا اسکی دلمین اسرا ہی
کہ بیمار محتاج دوا ہی

[illegible] تمام کی ہو کی تمہین [illegible]
کلنک ایک تازہ پھر ہو کا [illegible]

رتن [illegible] باتین سن کی باہم
ہوا کچھ دل ہی دلمین شاد و خرم

جو دیکھی غور سی اوسکی یہ صورت
[illegible] تب دل اسی باری [illegible]

ہوا معلوم یعنی دیوتا ہی
کہ اسنی بھیس اپنا کیا ہی

سنی تھی جو نشانی اور آثار
سو اوسمین اوسنی دیکھی سب نمودار

سوار کاو باشکل [illegible]
رتن نی جبکہ اوسکی وضع دیکھی

یقین یہ صاف اوسکی دلمین آیا
کیا یعنی [illegible]

[illegible] اوسکی جا کی
نگاروں نی زبس آنسو بہا کی

ہوا ہیہات [illegible] غمسی زبان
دوبارا ہو گیا عالم مین طوفان

لقا کہنی کہ آیا تہا میں ... پاس کہ یہاں میری بر

براتی جب تہا بہت ... میں تمنا — سو ہو نا بوس مر ... ہر جا بہا

خدا کا شکر سو تمنی دیا کو — لو قسمت [illegible] مری خبر لی

برا احوال ہی کا جان ... ت — کہ ہی بیہر زبس رنج و مصیبت

مرا دل میری مجکو دلا دو — بدم سی یعنی اب جلدی ملا دو

نہیں تاب جدائی مجکو فی الحال — کیا ہی غمنی اوسکی ... پامال

کہا دشمن نی اپنی بات کیا ہی — تحمل دل مین کہہ اپنی خدا ہی

خزان کی دن گئی آئی بہار اب — ہوئی روز الم عیشی کی شب

مثل ہی تب تلک کہینچی نہ کچہہ رنج — غرض حاصل نہو وی تب تلک گنج

نہ ہر آرہ جبتک سر جہکا وی — بسان شانہ ... تک نجاوی

نہ بی جبتک کچہ صدمہ خار — ثمر ہو نہ ہرگز کشت گلزار

غبار راہ تا ہرگز نہو وی — برنگ سرمہ آنکہون تک نہ پہنچی

نہ کچہہ رنج سفر جبتک اٹہاوی — ہی ممکن منزل مقصود پاوی

بتنگ تن من — نه بو بزمم … تمن نام روشن

نهرن … ی السی شب تار — سحر … سی … آخر هو نمودار

همای آرزوهای مضطرب دل — زرا … اوهی پروبال

اگرچه … آناهی تو … شکل — مرادون … بر … حاصل

… راهی … درپیش … راه — اردن … اوسی آگاه

… منزل مقصود دکهی — بچشم دل … بهبود دکهی

حصار شهرکی ظاهر من نوذر — سورهی … عرض … داکر

کویی حب شهرسی با کوجادی — ویا حب المطلب اندر کوآوی

تو واهولی … اوسدم الحذر بند — وگرنه غنچه … باب … بند

مگر یک … ی بیت … چشمه آب — حصار شهرکی … ی کرداب

کوی غواص هو غوطه لکا … ی — تو چون در … در مسلک …

که … ایک دروازه … نهان — نمین اگر کسی پرده نمایان

بهانگی مالک کشورنی ده در — دکاهی حکمت علی سسی …

مبادا ایسہان ہو کر دشمن [illegible] ہی آئی — ہر ایک در شہر

در کلم سی تو بہر [illegible] یادی — اسی صورت سی [illegible]

جو بہی مدنظر [illegible] تجلو — تو بس ہیں کر جیکا آ کا تجلو

ہے جیون غواص گر صد نفس کو — کہ ہوتا دست رس غوطہ کی تکو

صدف ست کہلا ہی اوسمین جو در — بہر اوسمین کو دکر جا مثل لو ہر

غرض ایک راہ ایسن بہی کر تو جاو — او تہا رنج مطلب نکا یاوے

ہین جو اور دہین او سندین تو جا — کبہی تو ہوے قسمت سی بنری

جب آیا عشق العنبر کہان ہوش باقی ہی

کیدینا ہونکو ہی ظالم جون کدا در در پہرا تا ہی

الا ای ساقی یار غریبان — رفیق و مونس آفت نصیبان

زال رخت نہ ہی تجسبی برا — اگر دیوی تو ہی احسان تیرا

بکہی کا اسی کر تو تجکو محروم — تو پہر او تہنا یہ بانی [illegible]

تم ہی جفین ہو نیکی بازبونی — رتن کی سی لکا و نکامین د ہونی

بمقصود کی راہ | کیا اودہ [illegible] منب مرد آگاہ

[illegible] لشکر | حصار [illegible] کی آیا [illegible]

در وقت جو لشکر [illegible] کھا | اوسی [illegible] جا کی کہیرا

غرض [illegible] بات [illegible] | در دولت [illegible] ڈہولی لگا

کہی وہ جنگ تو بہر جنگ کیجی | بہر صورت بدم کو اسی لیجی

سحر گاہان [illegible] لگا تہا معمول | پرستاران [illegible] جاتین لینی کو پہول

نکل کر شہر سی گلشن جا لگی | کہ انی پہولون [illegible] کی

اوسی ہمو زن تہن گلشن [illegible] | خوشی سی اوسکی ہوئی [illegible]

جا کہر سی سحر خیل پرستار | سو دیکہا جو [illegible] کا

نہ دروازہ کو کہولا اور ہٹ کی | کنیز سب العرض [illegible] دولت کی

کہا راجہ کو لولون نی [illegible] جا کر | کہ جو کی کر دہر [illegible] دولت سر

[illegible] جنگ کا [illegible] | نہین معلوم مطلب اوسکا کیہ

کہا راجہ نی بوجہو تو او تہین جا | کہ مقصد مجہی [illegible] آپ کا کیا

آر ہو خرچ رہ کا تم درکار جواہر دون تمہیں ہر

کہو پوشش تجہے ب کو نبادون نبا کر ہر بابی بہو [illegible]

اگر ہو یہ چلنی سی تم عاری تو بارسی دون مہین منگوا سواری

کیا چاہو اگر تم استقامت تو تب دون آبہی باغ و عمارت

دتن بولا او بہو سی کا ہی فلانی کہو ایسا سبی یہ میری زبانی

نہ پوشش سی ہمین خواہش زرکی نہ دلمین لچہ ہوس لعل و گہر کی

رکان سی قید اپنی دیکو لم ہی کہ مثل تہ حیسان جو کی کو دم ہی

نہ مطلب کسی اشیا سی ہمکو مگر خواہش سی یہ لیوین بدم کو

نہ ہی بہیک پی اور خیرات [illegible] اسبا تکی دلمین نہیں [illegible]

تیہری در پر ہم اپنی جان دین کی غرض ہم یہ [illegible] بدماوت کو لین کی

مگر بندکار بادشاہ ہی [illegible] کہنی لگ بس ابی مردا ہی

کیا گفتار ہی اپنی زبان تہام تیرا ہو [illegible] محبوب تونام

قدم جس جا نکہ کا بازپس ہو وہان سو خو نکہ تیہری [illegible]

نہیں ہیں عزیزان — تجھے کیا حرف صحبت اوس سے نادان

پیا … سے تجھکو درکار — نہ لیجو نام لب پر پھر یہ زنہار

عبث رہتی ہی اپنے ہوش پر دل — کہ ایسا ہی یہ خیال خام … ل

یہ راجہ بھی عجب عزت دار … — ہیں راجان جہان جسکے … میں

لکین کیا وصف اوسکی ہم زبان پر — ہی فرق عزت اوسکا فرقدان پر

سنی یہ گفتگو جو ناسزاوار — تو کہنے تم سے یہ نکو پر سردار

یہ جو رہی تم بھی اور چاہیہ تمہاری — نہ اوچہا دن لین کو یہی ہانکا

کہو یہ حرف مت اپنی زبان سی — صلاح وقت یونہی جاؤ یہاں سے

ہو جو … دوا او … — گرو جی خبر سی یہان تم …

غرض یہ سنکی بولا عاشق زار — کہ او تہنا یہاں کشتی بہت دشوار

قدم اپنا نہیں یہاں سے لی … — یہ سر جاوے یہ کوسی ہم …

دیکھاتی … خنجر — نہیں آتا ہمین اسسی ذرا ڈر

ہوا ہو جیسے … مرہم کا — ہون … سے بارش … رنج و الم کا

بہم ہجر انسی بس آیا ہر یمن تنگ | نہیں مرگ اور مصیبت
انکی تو اسکی ا[illegible] ین کی | نہ لیتا کی کر چہ ا[illegible] ترین
اودھر تیغ و تیر ہی یا جفا ہی | تو یہاں بھی الم ہیں تیر دعا ہی
بہت سن باتیں ملایم اونکی اور سخت | کر نہ [illegible] مستعد مرنی پہ یک لخت
یہ آئیں آدب راجا سی یکبار | کیا احوال سب راجا کی نہنہار
سنی یہ گفتگو راجا نی جب دم | ہوا قہر و غضب سی سخت برہم
لگا کہنی کہ ہیں مقدور کس کا | کرین یہ بی ادب جو ذرا سا
عجب صورت کی بالکین ہیں خبر آتی | مثل ہی یہ کہ چھوٹا مونہہ بڑی بات
[illegible] کیتا کس سپہ حیرت | کدا و[illegible] میں جو بہی حرف نسبت
غضب ہو کر بہت سی غصہ فرما | لگا کہنی کہ انکو باندھ لو جا
ذرا جو کیا ان بی آدب ہیں | یہی ہی یہ بہر دام غضب ہیں
انسی شتابی جا کی مارو | انہو لگا [illegible] اونا رو
ملکی ان آمیر بادشاہ سی | فقیروں کی [illegible] ہوں خیر خواہی

یہ ملک سنگل — کہ ابھی کم نہیں ہیں بلکہ دنگل

پہ رحبک بری — ستم قتل بن آہنگ پرچھ

وہ عقدہ ہیں جو باہم خیر و شر کی — سو ہاتھوں میں نہیں ہے کوئی رشتہ

اگرچہ ہم ہوئے ہیں اون پہ مصور — تو بس ہو ویگا عالم میں یہ شہرہ

کہ اپنی بھی ہیاں جو کی بچاری — کئی ناحق سو میہان بی جرم اری

کہو ہمکو تو ہم کرتے ہیں یہ کام — دئی اس میں نہو کا آپ کا نام

نصیب دشمنان تو عذر ہو — تو یہ شہرہ ہر جا بیشتر ہو

نہ الاکی تاب اور نہ ہوگی ہراسان — سپاہ مور سی بہا کا سلیمان

حقیقت کو نہیں سمجھی کانہ واہی — یہ شہرہ ہو کا مہ سب تباہی

یہ آیا فکر ناقص میں ہماری — اب آگے جو کہو مرضی تمہاری

مگر ایسی نا جور یہ کام کیجے — کہ ان کو شہر میں آنے نہ دیجے

* بتنگ ہو ... نے بی مہابلے — چلے جاویں گے ہو کر آپ مخذول

... ہر وعدہ کان ... سن پھر — ہوے بس زیر نشین ... جوان میر

بہ سنار

یو سنگ شہ گدائی توں سی گذرا | قتال لشکر محزونسی گذرا

کرا کو کھو تکر بیٹھی وو خورسند | رہی در مثل دست ... بند

غبار غصہ دھونا دامن خاطرسی جانا کی

جو تو ای اشک سہ ... ماسہ رکی آج جابے

پلا ساقی سرناب گلرنگ | کہ اوس سی جمع ہوں ... بینا بی ...

جو جسکی نسخہ سی ہم مست سرشار | لکھون احوال خط عشق زار

نکوس ایک اس انی یا خردمند | رہی ... شہر کی جسو قت ...

جواب اون جوکیون نی لجہ ... | وہ دربان یہانسی جاکی ...

... نکہ جب ہوا ... العلوم | وجود ما جان ... معدوم

تو فرمایا رتن نی جوکیوں سی | کہ یاروا ب صلاح وقت کیا ہی

... نی لکہو رضی تمہاری | ... لانے کا رب ہی یہ ہماری

... یوں کرکی یار ... وہ تدبیر | کیا ... تحریر

رکی ... کانسی پہلی ایک قلم | ... عالت ... قسم ...

مسطور نامه نامه‌نشته وطن — کیا بس خون دیده سی ودهان

کیمیا بین السعود سکلی پرازنور — کهونکیا چون بیاض دیده حور

کل باغ حیا ... قامت — به کلذار جهان رهبوست

پس ازاو ... شوق و کلدمنا — کیا به نامه جان سوز نشا

که ای آراه دل ور موس جان — بهار باغ عشاق پریشان

چراغ افروز بزم عاشق زار — سحر مرمی ای الحمن ایکی شب

ان ای کل تو محو کشت کلذار — بیهانمدن مثل بلبل با دل زار

وبان سرخوش توای شمشاد قامت — بیهان بربا ایجبی تجبن قیامت

وبان خوشخواب تو ای نرکس مهتاب — بیهانمدن شلم سی یا صبح بیخواب

وبان نور و نق کاشانه ای شمع — مین بیهان مبتاب چون پروانه ای

بدل جمعی ویهان ایراحت پایان — مین بیهان چون لف پریشان

تو مصروف ... افروز — بجبی چو نماه تجبن داغ جانسوز

بیغفلت تا کجا کیه او ... — ابد بربهی بک نکه او بت خود را

کرمدار

کسی صورت مجھی صورت دکھاوے | دریغ غمکو نہیں تاکت سفر دے
شب ہجران کا ہو ہمن تیر ہی تیر | دوا ہی میری [illegible] لب [illegible]
[illegible] ہجر انکو تیری بار | ہی معجون [illegible] بوس [illegible]
کبھی [illegible] تو بہر تماشا | خدا ہی واسطی تشریف فرما
عجب کیا آنی تو آرام جان بہار | ہی واجب ہو ر لطف [illegible]
سر بالین پہ میری آ ہی بدم تو | مسیحائی کرا بنی لا قدم تو
کہونکہ باہن کہ ای مہر درخشان | سحر تجھ بن ہی ہان شام غم [illegible]
تو آ ہر نور میری انجمن کر | شب غربت کتین صبح وطن کر
[illegible] تجھ [illegible] الم سی [illegible] گلر | برنگ غنچہ [illegible] ہو ہمن دل تنگ
برنگ لب کہ ای رشک چمن ہون | [illegible] در [illegible] پیرہن ہون
تری غم سی مجھی جو کی بنا یا | کہ ہو [illegible] ہو را [illegible] آیا
[illegible] ای رشک لیلی ہو کی مفتون | پھرا صحرا [illegible] مجنون
قدم سی ہوی سر کذری اب [illegible] | سنان [illegible] سی ہو [illegible]

عیاں زلف و رخ سے بس نظر ہے — یہی دہیان اب مجہے شام و سحر ہے

وہ نگاہ شوق تو بیکسی لگی ہے — کہوں کیا تب سے ہر آفت نئی ہے

خیال وصل ہے تیرا کہاں آرام — رکہی ہے مجکو زندہ کام ناکام

جو صندل تو نے تہہر ... ہے — سوا اوسی اور بہی اک رنج سے ہے

رکہی چہپا کے پون غم کی پتہر — تیری در تلک تو آ پہونچا ہوں زار

یہ دربان بی تصرف طبع ناساز — نہیں کرتی ہے لیکن دل کشتین باز

لیکو شش میں پر پروانہ پایا — قدم تک تیری تو میں سر سی آیا

گر و نکب میں کہ بے چون تخت ناچار — و دو دیوار سی رہتا ہوں سر مار

یہ لکہہ کر جسم سی کر خوف فانی — کیا نامہ کو اپنی ارغوانی

جو نامہ پر وہ نہی الفاظ تو سب — سیاہی سی نہیں اوسکی لکہی ہے

لکہی ہے ... نہی چون ... ہی بار — زبس رنگین بسطر خط گلزار

یہ آتش بسر عبارت نہی اوسکی — زبان خامہ ہے جل گئی تہی

بزنگ ... کو بلتہی حرف کب ان — کہ معنی اوسمین نہی آتش سی پنہان

کہی جاتی نہ وہ کاغذ لی اوپر — نہ ملتا اوس ... بال

غرض لی ہاتھ میں وہ نامۂ شوق — رقم جب کر چکا دین ... شوق

... طوطی دست الفت سی — کہ جب لکھی نہیں عرض ... دل کمال سی

کہا ای پیک پر پرواز عاشق — ... عاشق

سی صورت بہ نامہ اوسکو پہنچا — کہی جو کچھ جواب اوسکا لی آ

غرض جا طوطی نی وہ نامہ اوٹھا کی — بہت جو دم لکھو ... لگا لی

کہا اسمین لگالی تار کندن — ... دو جابجا میں اطوف کردن

زبس تہا خون فشان وہ نامہ ای یار — کہ جیسی سرخ ... طوطی کی منقار

غرض جسوقت گرمی اوسکی پہنچی — لگی جلنی بس اوسی دم گردن اوسکی

بجای تار کندن تار ... دیکر — کسی کو جیب میں کرتا ہی جلکر

دیا نامہ کہا کچھ بہ زبانی — کہ ای ... بر ... اوسکا ...

زبانی ہی اوسی کہیو کہ ای یار — ہی ... نصیب ... بخت ...

دو نامہ کو طوطا لیکی فی الحال — ہوی عاشق ... دنبال

... والا وسکا ہو دہی ... تو اوسکو جاکی بیسین اشک دہو دے

کہ جس من وہ ... خط ہا ... ہدم کی پاس بہیجا نامہ لی کر

عجب صورت سی جاکی اوسکو پایا ... تعجب جس سی اوس طوطی کہ آیا

کہ موتی پاس معنبر رشک سنبل ... سراسر ہین پریشان جیسی با کاکل

بکہرا اشرف مہر و قمر ہی ... سو اوسکا رنگ مہتاب سحر ہی

ہی یہان تک جیرت نقش کی یہ تاثیر ... کہ چشم اوسکا ہی شکل چشم تصویر

غرض اوسپر جو ایکبار الم ہی ... بیان سرو قامت اب دو قلم ہی

غم تازہ اوسی ... سی ہی افزون ... ہدی وہ رشک لیلی شکل مجنون

برنگ گل تہا اوسکا سرخ جو تن ... سو اب جیسی خزاندیدہ ہو گلشن

رہی ہی پاکی پہولو نمین وہ گل ... ہوئی لاغر سواب مثل رگ گل

غرض ... سی جون عکس تصویر ... عجب جیرتمین ہی بیٹہی وہ دلگیر

نظر اسمین پڑا وہ قاصد یار ... مسیحا دم شفائی جان بیمار

... بجو دیکہو بہ بس ہوش آیا ... تو اوس محرم کو چہاتی سی لگایا

بجا

دسے سکو بہت ساکر کی وہ ماہ — لگی کہنی اوسی بہیھ [illegible]
یہ اسی بیوفا اوسکا کچہہ احوال — سنا یا جسنی ہی [illegible] میر اوں
بیان از عجب ہی اوسکا حال کیا ہی — میرا تو حال سب پہ برملا ہی
کہ جسطرح اوسکی تصور سی ہی جینا — تمہیں غمخور کیا ہی کہانا او رپینا
سب الفت میں اوسکی ہیں شب و روز — ہوا ن مہر دمہ سی یا داغ دل آموز
کہوں کیا جیسی اپنی بیقراری — کہ ہر شب میں ہوں اور اختر شماری
ہوا سونی ہو نہیں کا ہی فرش گلبر — تو جیسی ہیں رگ گل مثل نشتر
برنگ شام تیرہ بخت تر ہوں — گریبان چاک مانند سحر ہوں
انہیں نقش قدم پنہاں ہی غرض یہاں — جلیس بزم اوسکا کوئی وہاں
مجہی شام و سحر اوسکا الم ہی — اوسے ہی کیا شغل یار دل سہی بہم ہی
یہاں اوسکی بن مجہی یہاں چین و آرام — وہاں در شب ہی کیا ہی [illegible] کام
سنی جب اوسی طوطی نی یہ گفتار — ظریفانہ تو کہولی اپنی منقار
اگرچہ کہنا تو ترک ادب ہی — غم عاشق سی [illegible] سلامت [illegible]

دم وشوخ جو مہربان ہوئے — سو ہی ای بندہ پرور سب ہوا

تمہیں غم لگیا یار تن کا سونا — تو کاٹی بھی نہ لیتی تم خبر کی

غرض تھی ہوا بنی ہر من خوشحال — اور اوسکا یہاں تلک ہے ہمک احوال

کہ جیسی تمکو دیکھا ایک نظا ہی — ہر ایک دم اوسکے تئیں تو مدکر تی

رہیں پر ... دریا جیہی جاری — سو ہی اوسکا بہ فیض اشکباری

بنتی دیکھ ہیں ہیرا ان وہ ہیرا — ہی رشک زعفران رنگ تن اوسکا

یہ اشک سرخ اوسکا وہاں رواں ہے — کہ جسکی ہی خون سارا جہاں پر ہے

سحر خورشید نکلا ہے جو گلگون — اوسی کا وہاں تلک پہنچا ہی یہ خون

شفق سی یہ فلک پر نہیں ہی سرخی — ہی سرخ ... اوسی کی سیس خون نکیا

غرض ایسی نہیں باقی کوئی جا — نہ پہنچا وہاں ہو سیل خون اوسکا

جبین ... ہی یا تیری بہکا جو سیندور — ہلا رشک سے یہ اشک سرخ رنجور

بیان کیجی کہاں تک اوسکا احوال — کہ ابلدن وہ غم ہجران کا پامال

... بستر بہ مدت جا لگی وہ نوری — ہوا رنج و غم ہجران کا سنگی

الحمد

با امیدِ وصالِ ناشکیبا بیان کرنی لگا [illegible]
صدا اسی اوسی کا یہ دردِ ناتوان ہوئی [illegible] سے کو دیکھ بیتاب
ہوا مایوس پھر وہ آرزومند امیدِ وصل سی تنہا جو کہ پابند
لگا کرنے وہ پھر ایک آہ جان سوز کہ جلتی تا بکی غم سی شب و روز
[illegible] سی جاؤں پھر لگا یکایک ہوا بس سعد [illegible]
سدا اب کر خبر اوسکی نہ لیتا تو جان ہلاک وہ اپنی جان دیتا
قلی اکر کی سو وہ مرد آگاہ کیا اوسکو سمجھانی اب وہ لگا [illegible]
سوا اوسکی رائی پر وہ رائی جیتور غرض اب سمجھ [illegible] تنہائی ہر طور
حصارِ شہر [illegible] تھی جو اپنی ماہ معہ فوج گدا آیا تھی وہ شاہ
تمہاری پابکی جو کچھ سبب تھی ہر ایک سی سوا اوسکی سدرہ تھی
اب اکی جو تم ہو سو وہ بجا لاتی بہر صورت بہاں آو [illegible] جاتی

کرو ہمین کو ہر اشک [illegible] لذت [illegible] عشرت
نثارِ قاصدِ جانان کہ نامہ لیکی آتا ہے

[illegible] جلدی سی بیت جام — کہ آیا یار کا مدت میں خط
کہ [illegible] یار ہی [illegible] تا — پڑا دی می کہ میں جلدی ہو جاؤں

سراپا فیض ہی جو قلم ہی — سو وہ اسطرح مصروف رقم ہی
کہ بس اوس طوطی شکر ریزی — پڑھا وہ نامہ مستانہ لی کی
[illegible] وسکی حقیقت جیکہ ساری — کیا خون جگر نکلو نسی جاری
قلم لی ہاتھ میں وہ رشک تصویر — جواب اوسکا لکھی کرنی یہ تحریر
شہ فرمانروائی کشور عشق — رتن یعنی کہ زیب افسر عشق
تیرا تاج و نگین عشق دایم — بفرق و خاتم دل رہو قایم
بس از آداب شوق صد ملاقات — یہ ظاہر ہو برای الفت آیات
کہ ای گلدستہ باغ محبت — برنگ لالہ ما داغ محبت
اسیر الفت گل مثل بلبل — بدل خار وصال و حسرت گل
وہ نامہ تیرا ای سرو خرامان — ہر ایک جملہ تہا اوسکا جیون گل
ایسکا از [illegible] بہاری — سو آیا وہ بعین انتظاری

مجہہ

زبس حال اوسکی دوستانی ہا | تہی شاید بنگ سبز کی ...
ہر ان چار حرف میں تہی لون معانی | کہ جون فرہنگ میں ...
زبس جنس فزا معنی رقم تہی | مگر زکان آہو کی قلم تہی
یہ رسم خط دراوردہ بر از نور | یہ سلسل ہر سطر جو ہی کاکل حور
یہ ہی بین السطور اوسکی نمایان | کہ نور روز روشن ہست در کریبان
بہ رنگین کاغذ نامہ تہا یا نکل | کہ ہر سطر ہو جیسی دفتر گل
ہوا ہر حرف اوسکا سو کہون کیا | بصد خوبی کلید قفل دل آ
کیا تہا جو رقم تو نی سوای گل | ہوا جون سرمہ بینش چشم بلبل
جو حالت ہی تیری ای مہر تابان | کہو نکیا میں اوسی بہان در جنداں
گداز غم سی تیری جو ہمین قلبی | ہی جیسی شمع ساری رات جلنی
نین بیقدر لیکن اسمین یہ برا | کہ دیکہون آگی میں دیدار تیرا
تو ہی او سجا یہ جیسی بلبل زار | بہانین جو کہ گل بہلو براز خار
... جیسی ہو نین شکل تصور | حبابی خلق باؤ نہیں ...

مانند بھی سوکیں آہ | کہ مین مژگانسی لاکھون خار ہر ہر
نہیں ہی ناتوانی سی بیان تک | کہ نالہ آہ نہیں سکتا زبان تک
نہین غیر از پرستش دوسرا کذارہ | کہ ہی دو دن پرستش کا ہمارا
کری ہی سیر یا ہی قسمت جبکہ تاخیر | تو پھر سیر بہار کیا اسمین نقصیر
مین آتا ادھر ان سی پریوش | سو تو بس دیکھتی ہی ہو گیا غش
نہایت سی مین صندل بھی لگایا | پہ مجکو ہوش ذرہ بھی نہ آیا
جو تو ہی کاشنس و صدمہ دو دیا شمار | گلی کا اپنی مین دیتی تجہی ہار
جز غور یہ راہ کی کو جاتی | بہر صورت مراد اپنی بر آتی
گذرتی گرچہ او سب ناگوارہ | دیتی یہ رہنہوتا اور ہارا
نہ غفلت مین ہوا مطلب کسیکا | مثل سہو ہی سو یا نوچو کا
لحاظ کر مرم سی صد حیف مہیات | اور اب مین کہ نہین سکتی ہون کچھ بات
جنازہ آتا مین جلد دست افسوس | سدا جلتی ہون مثل شمع فانوس
[illegible] ہی مجکو بھی یہ کام | تو کیا جاتا بکی [illegible] ہمین دارا

نہ ہوتا بجز غم میں تو کاوی | تو ممکن ہی نہ تھا در سے مدعو بجز

مبرا تھا وہ منزلِ حصنِ حصین ہے | زمین پر دو سرا عرشِ بریں ہے

کسی صورت جو اوس پر جڑ کی آوے | تو البتہ تو میرا وصل پاوے

سراسر تہ جلکی حب علت نہ ہو | تو کر ملفوف بہینکا غم کا طومار

سے پرسی اونہا وہ نامہ راز | کی اوس نے یاری اوسکا یہ سپرد

جہاں وہ منظر بتہا تہا مضطر | دیا سو نامہ مشتاق پہلا کر

زبانی بہی جو کہنا تہا کہا سب | کہا احوال اوسکا وہ اواسب

نہ پہیرا اوس نے پہر بہولا سما یا | وصالِ یار کا مژدہ جو پایا

ہر شب چہوڑ کر اپنا وہ بستر تہا | غرض آیا وہ چشمہ کی اوس اوپر

کہ غیب اوس پردہ دارِ عاشقاں ہے | اسی پر روز مطلب کا نہاں ہے

جو کودا اوس میں پر غواص وہ ماہ | کرے چہ زرے مصاحب اوسکی ہمراہ

نہ پائی اوسنے اوہن کچہہ رنج پہنچا | مار سر چشمہ جادو سراپا تہا

دلاسہ کوئی دسپر آوے | تو ڈر سے اوسکی اوسکا ہوش جن ہو

ہمیشہ سیکروں کی ہفت منزل ہونا واقف کو چڑہنا ہے مشکل

وہ شہر و ہون نہیں تن بن ہفت اقلیم بشر کی اوڑ کی پہنچی جسے نہ خاک

بعد مدت جو کوئی پہنچی جا وی تو پہر اوس شہر کی رستی کو پاوی

سو یہ جوگی جو تہی اوس پر شتابی بسان باد صرصر اضطرابی

نہ تہا رستہ وہ اوسکا جان کس نہ تہا دراز یمین کو یا طول امل

پہنچی منزل مقصد پہ ناکام گرا اسمین اونکا ظلمت نہ بام

کیی ناگاہ شب نی جو کنارہ ہوئی صبح قیامت آشکارہ

غرض سب باسیان شہر یکبار ہوئی راز نہفتہ سی خبردار

کیا اسمین ملک کی سب نی یہ شور کہ چوری کرنی آئی ہین یہ بزور

کیا راجہ سی جاکی سب نی اظہار کہ وہ جوگی جو ہین سب دزد مکار

نقب دیکر سو وہ چور یکو آئی کہ اسمین جلد ہم نی دیکھہ پائی

خیال اونکا محل کی سمت تہا کہ ہم نی راہ مین ہی جا کی گہیرا

کہ جب تا ہم اونکی پیش آوین اوسی جا مار ڈالین تا کہ لادین

جو اسوقت یہ راجا نی پایا — غضب سی بہنکی اوسکی لہو جوش آیا

پرچہون تہی لگی وہ جو مصاحب — تو پہر کہنی لگا اونسی نہ صاحب

کرین جوگی جو دزدی کا ارادا — سزاوار شہرہ بخشی کی ہی پہر کیا

کہو اسکی جو کچہ انکو سزا دوں — خیالِ دزدی کا انکو مزا دوں

ادہوان نی دیکہہ دیکہہ اپنی وہ تقویم — کیا مسئلہ یہ راجا جی کو تعلیم

کہ دانسی سو جو ہے یہ کام اظہار — تو پہر اوسکی سزا ہی پای سر دار

سو انکو لیکی سولی پر چڑہا دو — سوا اسکی انہیں کچہ بہت سزا دو

کری اگر طشت از بام معشوق تکا عاشق سی
جناب عشق سی پہر اوسکو حکم دار آتا ہی

میں ہوں باقی سی یا زحمت کا ستار — سو ہی وہ مہری خونریزی کا دیل

جو مجہہ پر فوج غمزہ ہی نعین کی — سو میں جو رہی ہی کچہ الٹ بی ہی

کہ نامن پرتن کا ہوں ہوا خواہ — کہ جسکا نہیں بہت ڈر رہی ہی اب آہ

بزدن نی کہا راجہ سی جا کو — غرض جتنی ہوں سب کو باندہو

بجا کہتا ہے یہ دستورِ اعظم — لئے لشکر مصلح ایک باہم

جو ادوار کو جمیعہ وہ کیا تہی — کہ تا حاجت ہی ہی اونکو باندہ لیویں

سو لشکر ہو گیا سب یہ نمودار — کہ اب اوس سو جیسی جا کبھی پیکار

اودہر تہی ساتہ وہ جتنی رتن کی — بہم کر مشورت آپس میں بولی

چلی آتی ہی لڑنیکو جو یہ فوج — بسانِ بحر جوشاں موج در موج

وہ اچھا جو یہ ہمکو باندہ لیویں — اذیت جو نہ دینی ہو سو دیویں

سو آتی ہی نہ کیوں پہر جنگ کیجی — بہ قدر اپنی انکو تنگ کیجی

جو لکہا ہونا ہی قسمت کا سو ہو گا — پہ کبھی سامنہا نہ دشمنوں کا

رتن بولا نہیں سستی ہی یارو — رہِ معشوق ہی یہاں دم نہ مارو

نہیں منظور مجکو زندگانی — کہ کرتی یار تن ہی سرگرانی

تنک آیا ہوں میں بہی زندگی سی — نہ خوش آتا ہی جینا مجکو جی سی

رہِ معشوق میں سر دے چکا ہوں — ہراساں پہر بہلا مرنی سی کب ہوں

جو مجہ کو سامنہی دیوار و در ہی — بدم کی شکل ہی پیش نظر ہی

نقود درد

نہ ہوا اوسکا بس چلتا نہیں تھا　　سوا اوسکی نظر آتا نہیں تھا

جو ستم کہتی ہوئی لشکر بہم تھا　　سو یہ خلقت تجھی بشکل یکدم تھا

خوشا دم سا منہی جو یار آوی　　دیا تیغ جفا کو آزمادی

جنکا نام سرکا ہی عین عبادت　　شہادت بلکہ سرتا پا سعادت

بدن ہی وہ نہ میں راحت تن ہوں　　وہ نیر جان ہی میں اوسکا تن ہوں

یہی قسمت کہ مارا جاؤں میں آج　　تو جانوں عشق کی پائی میں معراج

یہ تہی گفتار اونمیں بی محابا　　کہ اسمیں چار سو سی آگی گھیرا

رہ معشوق میں کرکی گذارا　　اونہوں نی مطلقاً سو دم نہ مارا

کتاب عشق سی تہی اونکو تعلیم　　سبق تہا اون رضا جویوں کا تسلیم

جو آئی تہی مصلح جنگ کو یہان　　سو اونکو لی چلی کر زیب زندان

ہوا یہ ماجرا مشہور ہر جا　　کہ تہا جو یہان یہ حلقہ جولیوں کا

جلی تہی سو ہی دولت خانہ کی وہ　　[illegible] دین تاج نامہ کی وہ

بڑہایا ان عسس نی اونکو پکڑوا　　غرض دام مصیبت میں ہی جکڑا

زبس تھا تیغ سیاست کی سراسر | سوم ہوتی ہیں کوئی دم کو دہ بہر

الغرض یہ ظاہرا حال زنان سہیں | اودہر رو رو جیب عاشق کیہر مین بہین

سناؤ ان کو دہ حال پریشان | برنگ قطرۂ آنسو بہ مژگان

معہ خیل غنیمن با دل زار | ہوا جاتی ہی اب یہ بیسر و دار

گئی یہ پاس دلکی جسکہ ہرگز کان | کہونکیا اور گئی ایکبار اوسان

بہم ملنی لگی اپنی دست افسوس | لگی جلنی برنگ شمع فانوس

اگرچہ تہی ہی دل پر بیقراری | ہوی او سوقت لیکن زیب بہاری

لب بام آگی جی من تہی یہ تنہانی | کہ بس فعل عبث ہی زندگانی

بغیر وصل جانان زیست کس کام | گرا دوں آپکو جیون طشت از بام

ایدہر پنہانی تہی یہ جیمین ہمدم نی | شفا بخش مریض درد و غم نی

اودہر دربار مین جتنی تہی حضار | پکارا جانی اونکو تم یکبار

انہین لکن کی ہولی [illegible] | مزا خیرات کا یعنی چکہادو

ہوئین بیکس جا ہزاروں داربا | فلک پر تہا سے تیری جہنیو

١١٣٠ [illegible]

ہوا اسباب سے عالم خبر دار — رہ جو کی اپنی ملک عقلی سے دار

کہ عالم راہی کے در پیش سبھو آج — سمر سولی کی اب ہوتی ہی یہ سرتاج

یہ تہا بس کو جہ و بادشاہ مشہور — ہین ناحق دار پر جو ہتی یہ منصور

تمنا نی تہی یہ بہی زندگی سی — طلب کرنی تہی موت اپنی خوشی سی

یقین تہی صاف انکی دلمین یہ بات — نہین ملنی کی وہ دلخواہ خیرات

لو مرتی کیون نہ اوسکی جستجو مین — بہلا ہی جان جاوی آرزو مین

بہی تیکرا ہین جلاد خونخوار — کہ لے یہ کہہ دیجی سب کو سر دار

جو نہین تہمت تن فی دار پر با — ہنسا وہ آپ اور سبکو رلا یا

وہ ہستی مین جو اوسکی دانت چمکی — کہ جیسی ناگہان ایک برق چمکی

کبڑی تہی وہ جو اوسکی گردن سی — ہوئی بیخود گویا بجلی کی مارسی

کوئی رو رو کی اوسپر جی جلاکی — یہی کہتا تہا وہان آنسو بہاکی

ہمارا جوان یہ اپنی جان سی — تو کرتا حسن جاتا ہر جہان سی

ارمانو حسرت اسکی نوجوانی — یہ آئی کب بلا ہی نا گہانی

کوئی بولا کہ ایسی جان دیجی — بن دیکھی تو رہائی اسکی کیجی
کوئی کہتا نہ ہوگا ہی یہ جوگی — یقین رانجھا ہی پر غم کا بروگی
اوٹھاتی ہی جو زنانی یہ سبب — خدا جانی ہی اسکی کیا حقیقت
کوئی کہتا تھا ہمدم کھوج کر کی — یہ سب آیا ہی رانجھا بھوج کر کی
کوئی بولا یہ شکل بہر تہری ہی — نہ سمجھو جوگ اسکا سرسری ہی
کوئی بولا کہ کوئی چند بیٹھا ہے — جو قید جوگ کا پابند بیٹھا ہے
کوئی بولا کہاں وہ او کہاں یہ — مگر ہی عاشق بی خانمان یہ
دلیں ہمکو جی کا یہ پرکھا — کہ وہ کانوں سنا انکھیں یہ دیکھا
ہمیں البتہ دلپر اسکا غم ہی — کہ ایسی شکل بہی عالم میں کم ہی
کوئی گر ذات اوسکی پوچھتا آ — یہ کہتا ذات بہی میں کھو گیا
ستم کش مبتلا آوارہ ہوئیں — پریشان با دل صد پارہ ہوئیں
غم الفت میں جنگل میں [illegible] — پہرا صحرا بصحرا بن کی جوگی
ہوا الفت کا اوسکی انتہا آج — کہ ہی اب عشق کا [illegible] موتی یہ [illegible]

کبھی بت پوجھی سوں لی برچھہ ادو | عذاب نسبت سوں یعنی چھڑا دو
ہوئی کر جب زمین اپنا دلبر | تو پھر ہی زندگی سوں کی ادبر
و دیکھ وہ شوخ بین احوال | غم عشق بدم کا یعنی پامال
کمال پاس مہجوریسی ہر بار | پڑہی تہا حسب الحال یہ اشعار
کہ ای چرخ کہن کجباز صد آہ | قران مشتری دیکھا نا ماہ
نمونہ دیکھا مین اوس زہرہ جبین کا | کہ حسر برسا نہ مریخ آیا
پہرا صحرا بصحرا جستجو مین | یہان آیا مین جس کی آرزو مین
ہوا وسکی ہمین سر دیکھا ہون | بدل صد داغ حسرت [illegible] ہون
ہوا سو عشق میرا آج پورا | تہا مین بسکہ الفت مین ادہورا
سرمایہ سر راہ اس فدا ست | کہ ای یاران بدخوش اد اشد
یہ چرخ نہ ہی جو مجکو آج [illegible] دار | سو ملک عشق کا ہوتا ہوا سردار
ہو میرا عاشقون مین یہہ بڑائی | کہ راہ عشق بر معراج پائی
اگر یہ [illegible] ہووی مجہی دار | ولی پہر نا مجہی ہی ننگ اور عار

من اونا

یہ سنکا خداوند بادشاہ ہی
لگا کہنی کہ سی کہنی کوئی واہی

ہو جس کو یاد کرنا یاد کر لی
کہ اوسکی یاد سی وا شاد کر لی

جو ہو منظور تجکو کر وہ اظہار
کہ بس کہتی ہو ہمدم ہو

وہ بولا کہ کسی کب تجکو غم ہی
مگر جی میرا مشتاق ہمدم ہی

نہین اوس بن مجہی کچہہ چین و آرام
میرا اور روز بان ہی کا یہی نام

رہون اوسکی ہون شراب عشق سی مدہوش
سوا اوسکی مجہی سب ہی فراموش

سہنسا کر دام غم مین عاشق بیجان کو بالعشرت
ذرا دیکہو تو کس کس طرح عشق آ بہی چہرا تا ہی

کہا ساقی یہان مشکل کشا ہی
کہ تجکو قید غم سی ہو رہا ہی

بلا وہ ہی کہ ہوئی سب وزیر رد
کہون حال رین سارا بیان کر

کہ نہی اونسی آہی گفتار اوسکی
سدا شب سنی کہ صبح خبر لی

کرو عام مین جس چار رنز نہا
سو بہلی حبیب سی آگی اوسکو دکہا

کہ ہی نام ہمدم اوسکی زبان پر
نہین کرتا ہی اوس بن ذکر دیگر

پرسش میں اک مطلق کچھ نہیں ہی لطف ہر شی میں نہان ہی دل ہی ہی

سدا شب کو سنا یہ کچھ زبانی کہ جلدی دون کو آیا حکم نانی

نہ اک کے عمل اسمین برہمن کی معلمین تہی لیکر ایک پوتہی

بات دربار میں راجا کو آ گی سدا شب کی دعا دیتی ہی جب سی

جبہی دستور وہان بامہن کو دیکہا ہوا دربار لیو نکو ایک پر یکہ بادا

کہی لوگوں نی اوسکو طعن و تقریب ہی آداب دعا کا لب پہ آمین

اور یا نی جہا تمین جو مہاراج اوسی دی ہی دست جیسی نو دعا آج

کہا سنکہ یہ اونکو برہمن نی جواب تازہ کو عمر کہین بی

کہ میں بہی دست راس اپنی سی بارو نہین دی ہی دعا ہر اک کسیکو ہا

میں اپنی ہاتھ سی بیکھو یہ باور دعا دی ہی تو اس جوگی کو النظر

مقابل اونکے ایسا جو دیکھو تو البتہ اسی لیس اوسی دون ہا

سنی تقریر یہ بامہن کی جس دم اچنبا ہوا حیران ایک عالم

کہا پہر اوسنی استفسار احوال کہ بارے کر تو ظاہر اسکا کچھ حال

کہا زناّر دار با خبر نے — مریض درد و غم کی چارہ گر نے

کہ ہی جگ میں یہ ایسا رائی نامی — کہ ہیں پایان علوم اسکی سلامی

یہ ہی مسند نشین ملک چیتور — ہی ثانی اسکا راجونمیں نادر

بزم کی نظم کا بسکہ ہوگی رو کی — یہان آیا ہی بنکی سنگ تہ کب

ہوا بے خانمان اوارہ ہی بات — یہان تک آیا بارنج و صعوبات

کہا غصہ سی راجہ نے کہ جاہل — بیان کرتا ہی کیون یہ کذب باطل

نہ تجکو اپنی جی کا خوف آیا — کہ حرف ناسزا اولی سنایا

ہا میں رائی نامی صاحب تاج — کہان جوگی بہ نان شب کا محتاج

مجہی کیا حرف نسبت اوسی نادان — زمین و آسما کا فرق ہی یہان

ہی میری تیغ کی عالم میں بس دہوم — تہ فرمان ہین مری شاہ اور روم

تجہی گر نسبت ہووی اپنی منظور — تو اپی نادان ہو میری پاس سی دور

نہیں تو سر پہ آفت پہر کہہ ہی — کہ مکر بیہودہ مت کہہ بس چپ ہی

کہا اونی بہ پابین باور جو تم کو — تو وہ طوطا ہی حاضر اوسی پوچہو

جلایا

حکایت پدر م اوسکو سنا کے ــــ ہی وہ لیا اوسسی جو کی بہائی

ہوتا ہی سبکی اسی پر رای محکم ــــ کہ ہان اچہا اوسی سبہی بوجہہ سب

بلا اوس فتنہ انگیز جہان کو ــــ رفیق عاشق بی خانمان کو

کہا ای راست گو کہہ اسکا احوال ــــ کہ ہی یہ کون درد و غمکا پامال

قسم تجکو پدر کی ہی نمک کی ــــ قسم اوسکی تجہی خوان فلک کی

جو ہو احوال اسکا کر تو اظہار ــــ دروغ آمیز کچہہ کیجو نہ گفتار

کہا سنکر یہ اوس شیرین لب نی ــــ سراپا سبز گلزار طرب نی

کہ ای فرمانروای ہفت اقلیم ــــ رہی قایم یہ تیرا تاج و دیہیم

جہانبین روز افزون تا قیامت ــــ تیرا تاج و نگین رہیو سلامت

حسن نامی یہ بی ہی ہان میں دایم ــــ کمر باندہی ہوی خدمت میں قایم

کرم ایسا کہ فخر زمان کا ــــ سبہی بندون سی مجہپر بیشتر تہا

رہی ہیہات دن میں اوسکی ہمراہ ــــ ہو ہمرہ کہہ کی ہو برکاہ

جدا لیکن تہی مجکو وہ ایکدم ــــ ز بس فرط فست سی مہر ہم

کہ اک دن یہاں وہ سروِ رعنا ہوئی سمتِ چمن تشریف فرما

ز نسرین تھی غرض وہ عزتِ باغ برنگِ لالہ دی گلشن کو تن داغ

یہاں لی کو معہ خیلِ پرستار لبِ دریا گئی وہ دُرِ شہوار

مجھے یہاں دل لگا تنہا عشق کہا جاتی نہیں کر یا بہی لب ہیر

ز بس آئی نفس میں وہ دبث کر کہ تالی جاتی ہی پر ہی بتن چھٹ کر

نفس کا در تو اکثر دار ہی تھا کہ میں جل بہر کی اوس میں جا رہی تھا

ز آئی تھی ابھی او سبزہ وہ غراز کہ بس میں کر گیا ہجر سبتی ناز

یہ یاد ہشت اوسکی مجکو تابل کہ ناحق ہو کی اکدن جان زایل

اگرچہ دلمیں نہیں ہیں سمائی ولی اک بات دلمیں ہو آئی

بدم کی یہ جو ہی حسن و جوانی سوا اسکا ڈھونڈی لب ... تانانی

خوشی ہی اسکی دم تک ہی جو مجبی ہو تو یہ شیشہ نمک ہی

یہ چمن تھا ان کر تہو او سکان کو تجسس میں جو سر جہان کو

بہشت ... سبز اور عالم کو دیکھا مقابل اس کا بر بینی بنایا

زدن

وہاں خوبی میں کیا طالع کی اظہار | ہوا صیاد کا ایک دن گرفتار
لیا پھر ایک باہمن نے مجھے مول | دیئے صیاد کو جتنے درم کھول
گیا پھر لے یہاں وہ ہندوستان کو | نہ ہندوستان بلکہ بوستان کو
ہو جیسا خوبی او کشور کی بالکل | ہیں جنگل خار و خس بھی غیرت گل
وہ ہے روئے زمیں پر ملک جیسا | مگر ہووے تو ہو فردوس ویسا
جو وہاں ہے تازگی آب و ہوا کی | بیاں کیا کیجئے قدرت ہے خدا کی
ہوا ہے باغ و صحرا سبز سیراب | دل و دیدہ کو جیسے راحت و جاں
اگر موئے بدن میرا زباں ہو | نہیں ممکن سر مو بھی بیاں ہو
کوئی نقاش گر وہاں مو قلم لے | کسی طائر کی وہ تصویر کھینچے
نہ کھینچے پاے سر تا پا کہ فی الحال | وہیں تصویر پر لاوے پر و بال
وہاں خوبی ہوا کا یہ اثر ہے | کہ رشک نخل طوبیٰ ہر شجر ہے
تو اب لو سکی کا میں عالم کہوں کیا | برنگ صفحہ گلزار صحرا
جہاں تک دیکھی وسعت ہر جگہ ہے | غرض شادابی سبزہ فزا ہے

بیاباں تنگ ہے از بس دل جیب صحرا / اوٹھا دی دلکو کوہ و ہاں سے سودا

کہاں تک خوبیاں اودہر اوسکی کہیے / بہی جی چاہی آتے صحرا میں رہیے

ہر ایک سو سبزہ شادابی و ثروت / دل و دیدہ کو بخشی نوبت بنوبت

ذرا نقشہ وہاں کا کچھ تحریر میں آئے / نہ خوباں کا حسن تہا تقریر میں آئے

سوای شہر اونامیں جو دیہات / وہانکی بہی نہیں ہوسکتی کچھ بات

کہ بس بستی قبا سے بہاریاں ہیں / چمن میں شہر اور وہ کیاریاں ہیں

سواد اوسکا شہر میں دیکہا ہی کر غور / تو ہی ایک شہر رنگیں نام چیتور

عجب ہی شہر ہی وہ راحت افزا / کہا جاتا نہیں احوال جس کا

کری کیا کوئی نقشہ اوسکا تحریر / کہ ہی ایک صفحۂ رنگین تصویر

عجب ہے طرح کا ہی شہر آباد / بسان خاطر خرم دلاں شاد

رقم کب اوسکی خوبی ہو قلم سے / کہ ہم پہلو ہی وہ باغ ارم سے

عجائب طرفہ تر دلکش مکان ہی / کو یا دنیا میں ایک باغ جنان ہی

مصفا ہر رنگین و طرحدار / عجوبہ تحفہ کوچہ اور بازار

مثنوی

شکوہ قلعہ کا عالم کیون کیا
بلندی مین گویا عرش ...

زبس ہی قلعہ کی یہ حسن و رفعت
کہ ہی روئی زمین پر قصر جنت

عجب انداز کی ہی اوسکی افتاد
کہی تو اوسکا تہا معمار بہزاد

عمارت یہ بلند اوسکی ہی گلگون
کہ جسکا زینہ پایہ ہی گردون

ہر اک رنگین محل ایسا نمایان
خجل ہو دیکہہ جسکو باغ رضوان

... سو بسو جو شہر کا بازار
خجل ہو دیکہہ جسکو صحن گلزار

ہوا اوس شہر کی ہی اسقدر سبز
رقم سی جسکی ہووی کلک سبز

پریسن روزن ہی وہان نمایان
گویا اگر ایسی ہین حور و غلمان

کہان تک اوسکی خوبیکی کرون بات
ہی تحفہ شہر جیون تخت طلسمات

وہان کا جور بازینت و زین
نہایت داورس راجا رتن سین

اگر تو ہوندی فلک شمع کو لیکر
سخی ایسا نپاوی وہ زمین پر

سخاوت اوسکی لیکن ہی از حد بیش
بسا منصف نہایت معدلت کیش

بہار ہک ضبط و عدل اوسکا وہان
کہ ان بہی زیب قدر مہر ...

جہاں تک فلک فشاں ہی وکاں سراج
سنا گاہی نہ اوس جا نام محتاج

لیا پھر اونے مجکو قصہ کوتاہ
رہا خدمت میں اوسکی مدتوں تک

اوسی جیتی ایکدم رہتا نہ مجھبن
ہوا یہ واردات القصہ یکدن

محلمین اپنی تنہا چھوڑ مجکو
گیا تنہا وہ برائی صید آہو

تھی اوسکی مونس جان ایک بی بی
نہ سمجھی تھی کسی کو اپنا ثانی

غرور حسن سی اپنی وہ نادان
لگی کہنی نہایت ہو کی شادان

مرقع ہی جہاں کا جیسی تحریر
کبھی مجھسی نہ کوئی اور تصویر

اگرچہ ہین بہت محبوب صورت
نہیں کوئی بھی مجھسی خوبصورت

کہا مینی کہ ہی یہ بات احقر
جہاں میں ایک سی ہی ایک بہتر

مین جنگلی بندگی مین تھا مقرر
پرستارین ہین اونکی تجھ سی بہتر

خدا نی خوب ہے اوس کا بنایا
ہی بہتر تجھسی اوسکا قد رعنا

سنا ہووےگا تونی ملک سنگل
سراپا حسن اور خوبی کا دنگل

ازبس قدرت خدا کی ہی ہویدا
کہ ہوتا ہی وہاں سبھی حسن پیدا

یہ ہتی آپ کو جو مہ جبین ہی — سو اونمین خال خال ایسا لبن ہی

وہان کا راجہ نامی صاحب تاج — جو روم و شام تک لیتا ہی باج

ہی گندرپ سین اوسکا نام مشہور — ہین اوسکو جانتی نزدیک تا دور

ہون کیا وصف اوسکا خلق و مہربانی — سخاوت مین ہی وہ حاتم کا ثانی

شجاعت بہی ہی اوسکی بس عیان ہی — کہ ہی رستم کو زالِ ناتوان ہی

رہی نوشیروان سا دادرس ہی — غریبون کا بدل فریادرس ہی

پدم نام ہی اوسکی ایک دختر — سپہر حسن کی تابندہ اختر

دیا ہی جو ہی مہر و قمر ہی — عجب صورت کی کوئی زود بشر ہی

زبس ہی حسن اوسکا یہ نمایان — کہ جسکو دیکہہ ہو تصویر حیران

سنی جسنی جو رانی نی یہ تقریر — ہوئی غرق تحیر شکلِ تصویر

ہوا نہ پہر یا اپنی دوا کی — کہ اس نر بالک کو تو مار جا کی

غرض اونی نمارا اور چہپایا — قصائی ہاتہ سی مجکو بچایا

بتایا جب رتن نی مجکو گہر مین — ہوا تاریک ایک عالم نظر مین

بہت سا جبکہ پانی کو ڈرایا
مجھے پھر اوسی ہر صورت منگایا

کہ رنگیں پہر غرور حسن پانی
ستارا جانی سب پہری زمانی

ہوا اشتیاق سنکر اور بی تاب
کیا موقوف اپنا سب خور و خواب

نصیحت کو جو اوسکی پاس آنا
اثر مطلق نہ اوسکی دل پہ پانا

یہان تک عشق نی اوسکو کیا تنگ
کہ بدلن کر حیا و ننگ سی جنگ

بنا کی شکل جوگی چھوڑ شاہی
ہوا جون گرد باد دشت واہی

نہ تہا تہا زمین پر جسکا سایہ
ہزارون کوس سو وہ پاؤن آیا

ہا جسکی پاون پر رنگ حنا بار
برہنہ پا تہا وہ اور دشت کی خار

وہ مکھڑا تہا جو اوسکا مہر تابان
تہا جون آینہ خاک آلودہ حیران

تہین آنکھین جو بدرنگ ترک خونخوار
ہوئین مانند نرگس پاین بیمار

کبہی تہی اوسکی بسیار ناتوانی
کہ سوتی ترسی پی تہی سر گرانی

دل کی جو کلف پاسی برون ہی
سو جو خار سی وہ غرق خون ہی

ہمیشہ جنگلی بہی ازبسکہ واہی
وہ رنگ سبز سو ہی سبزہ گاہی

اور

دولت کر تخت شاہی پہنک تاج ہوا جوگی پدم پر چہوڑ کر راج

کہاں آرام تسکین سی اوسکی کام کہ جس وحشی کو زلف حسن سودا

کہی سو ساتہہ دوسکی راج منتری وہ اوس پر جیون ہوی وہ اوسکے جوگی

ہر ایک تشویر رشک مہر و مہ ہی سر حسن ماہ و جاہ وہ ہی

غرض وہ اوس نین شاہ جوگیان ہی جلو مین لشکر آہ و فغان ہی

ہزاروں درد و غم اور داغ دل تنہ جلو مین فوج وحشت دست بستہ

غرض یون ییکی لشکر جوگیون کا تبہی اس شہر سنگل مین آیا

ہزاروں ساتہہ جوانان وکہلین ہین مصاحب اوسکے ہمسیر و ہمسر ہین

بیان واقعہ تم کو سنایا کہ یہان تک یہ اس صورت سی آیا

اب آگی اوسکی ہین کی آپ مختار سنوارو یا کہو ڈالی کوئی مار

گزینی امتحان جیبو فنت خاطر خواہ العشرت

تو وصل یار کی بہ عشق تقریب مین اوتہا تاب

پلا ساقی مجہی عشرت کا ایک جام کہ اب جو نوش ایام ہی یارم

سنا دون تجکو میں بہبود عاشق — کہ ہوتا ہی عیاں مقصود عاشق

سنا جسوقت طوطی سیں احوال — ہوا دانا و اعلی شاد و خوشحال

یقین یہ کو ہوا ہی صاحب تاج — کہ جہوڑ آیا ہی اپنا ملک اور راج

یہ شہرا ہی کہ کئی امتحان لجہ — کہ دیکہیں شان شہ ہی یا ہی بناوٹ

نہایت لجر دس تہا ایک کہوڑا — نہ تہا اوسنی راستی سی منہہ کو موڑا

سوار اوس پر کوی ہوتا جو یک پل — تو پہنچا تا وہ اوسکو منزل اول

اگر اک کا سایہ دیکہہ پاتا — تو لاکہوں ہی لکد اوس پر لگاتا

مگر گر جہوڑتا ہرگز نہ یک پل — عبارت تا اوسی ہی موذ لگا جنگل

لکدزن دندلبر و سر فشان تہا — نہایت بد لجام و لجر دالی تہا

سو فرمائی اوسی اوس پر سواری — کہ ہو معلوم فر شہر یاری

منگا کر اصطبل سی اپنا جہت وہان — کیا راجہ رتن کو پہر یہ فرمان

ہی اسکا اختر اقبال تابان — تو البتہ یہ ہوگا زیر فرمان

نہیں اسکا جو تاج و تخت و تابوت — تو یہ تخت روان ہی تخت تابوت

کہی حاضر جو یہ اسپ قدم باند — دیکھیا اسکی ہمیں جرئت بلند

بجا لا دات تعلیمات یک سر ہا — رضا ی حق کو اپنی سب منبہ لیکر

وہ خالی تہا جو اوسکا خانۂ زین — ہوا بہ رونق کاشانۂ زین

عنان لیکر کی جوڑ کی جو مہمیز — کہون کیا پہر میں اسکی جست اور خیز

سبک وہ جون صبا کاہی پردان تہا — کہی نظرون سی غایب کبہ عیان تہا

عنان اوسکی جو لی ادنی ادہر تک — کیا نظرون زمین پر ان سا جگ

ہوا جب تیز نگ وہ ساختہ رو — کیا شرمندہ پہر جس بری کو

بہوڑ وڑا یک دفتہ یا تو کہون کیا — کو یا کو تی زمین کو لی کیا تہا

کیا ولو عنان پر جب کہ کاود — تو جون وہم و گمان تہا وہ جہلاوہ

اسی ہیبت غرض اوسکو وہ تا در — حضور رائی لندن خوب تہبیر

ہر یکی روبرو راجا کی آیا — کمال کسب سب اپنا دکہیا یا

ہوا اسکو نقلین پہ صاف دلمین — کہ سردار یہی اسکی آب و گلمین

ہی کہ لو زیب تاج شہریاری — اگر چہ ہی کدا با نہ بجہ زری

خوشا روزی و وقت نیک فرجام ہمای دولت آئی در دام

غرض دیکھا سو ہیں بیداغ یہ ماہ ہوا راجا کا مطلب حسب دلخواہ

کبھی سی ایسی بسر ہو کی پریشان بدل جمعی ہوا آخر وہ شادان

غبار خاطر دل سب مٹا کی ہوا خرم اوسی جہانی لکھا کی

اوٹھا کر وہاں سی پھر او مدلربا کو چلا خوشحال وہ دولت سرا کو

کئی تھی باکہ لڑنی کو وہ پرخار سوا آئی باغ باغ ہو آخر کار

کئی تھی فوج دشمن جو تمامی ہوی سو دوست اوسکی اور سلامی

ترانہ عیش اور شادی کا تی لی آئی سب اوسی کا تی بجا تی

عمارت ایک خوش تعمیر اچھی برای مسکن بودن اوسی دی

جو ہو دستور شرط میزبانی بجا لای سو ویسی مہمانی

فلک کی پھر منجم اور برہمن نا مقرر کی ساعت سعد اختر

کہا انکی تئیں اب حسب دلخواہ قران مشتری جیسی ہو با ماہ

سو باہم عقد کر دین آشکارہ قرین ماہ لازم ہی ستارہ

بامن

ہمین انکا لیو نیر کچہ وہ گن گن　　　معین کرکی ساعت نیک اور دن

دعائیں کر بہن کو با دل شاد　　　کہ رہیو تو مراد دل سی آباد

کہا پھر راسی کی بندرسین سی جا　　　مبارک ہو تمہین دل کی تمنا

دیا راجہانی اون کو مال اور زر　　　لباس فاخرہ با لعل و گوہر

بڑا پھر خانہ مانے کو بہ تکرار　　　کہا اشیای شادی سب ہو تیار

یہ فرمایا کہ کیجی جلد تدبیر　　　کہ کار خیر مین ہووی نہ تاخیر

کہو نکیا ہین کہ دیر حکم تھی وہان　　　کہ اسباب شادیکا تھا موجود ساماں

اوٹھا کر خاک سی نوشہ سبکی گردون بناتا ہی
تو چتر زرفشان اپنا سر اوسکی پر پھراتا ہی

ہوا ہو جیسا قبا مشتاق کب سی　　　تو میرا عقد کر بنت العنب سی

رتن کی شادیکا ہی یہ سرانجام　　　لگی تھونپنا اسی ہین کر میرا کام

لگی دن بستر نوبت رکھادی　　　صدائی عیش عالم کو سنادی

رتن اور مکان لاکھون سجائی　　　ہر ایک جا فرش شاہانہ بچھائی

لگا ہونے ہر ایک سو تاک اور رنگ — ہوا زشتمین ہر ایک جا ربط جنگ
خزانوں کی دینی دکھول فی الحال — زمانہ کو کیا مستغنی الحال
کسی کے دل پہ غیر از لالہ باغ — جو دیکھا تو نظر آتا نہ تھا داغ
کہوں کیا میں کہ جب وہ روز آیا — رتن کو سب کی پہر دولہ بنایا
پہنایا خلعت زیبا و رنگین — کہ تھا لعل و جواہر سی وہ تزئین
مرصع سر پہ رکھا بسکہ وہ تاج — تھا جسمین صرف ہفت اقلیم کا باج
بندھا سہرا جب اسکی موتیوں کا — نہیں تقریر مین آتا کہوں کیا
کہی تھا ایک عالم کو نظارہ — کہ بس مہ پر فدا ہوتی ہین تارے
سراسر اوسمین وہ مقیش کی تار — کرن خورشید کی جیسی نمودار
کلیمین ہار موتی کی نمایان — پڑا ہنسنی مین عکس سلک دندان
جواہر بس سراپا زیب تن تھا — کہ وہ کل آپ ہی راجا رتن تھا
ہزاروں اوسکی ہمدم ہی جو آئی — اونہوں نے بھی خلعت زیبا پہنائی
سواری کو دئی اسپ قدم باز — کہ خاطر خواہ جنکی ہو تک و تاز

ہزاروں ہاتھی فیل و عماری جواہر جنپہ تھی صرف نثاری

ہزاروں رتھ مرصع اور طلا کہ جنکی بہلی مہر و مہ سی زیبا

مرصع تھی جو جو کہ میں کئی تخت سبک وزن اور قیمتمیں گران رخت

جب اوسمیں ایک بیٹھا وہ آگی پھوہر ہلنی لگی بادل ہوائی

چڑھا کوئی شتابی ہاتھی پر چلا کوئی چڑھ اپنی پالکی پر

کوئی فیل سیہ پر جلوہ گر تھا کہی تو ابر کی اوپر قمر تھا

کسی نی تھی سواری ہتھنی تاکی کہ ہیکل پہ سواری دیوتا کی

کوئی گہوڑی پی چڑھ کی غیرت ماہ رکاب دولت نوشہ کی ہمراہ

کسی صورت سی آدنا اور اعلا کہ اپنی وضع اور خوبی دو بالا

بری باندھی کہڑی ادہر اودہر چلی کب یعنی کبک سرو رفتار

منجم بولی چلیی اے مہاراج کہ ہی مہ سی قران مشتری آج

چلی بس سنتی ہی اوسکی سواری چمن کو جس طرح باد بہاری

بہلا کی تشتیاں لاکہوں نمودار شگفتہ سر بسر شہدونکی وہ گلزار

وہ شیشوں میں رنگوں کا عالم کہوں کیا
کہیں تو سنہری تھی تھا ٹھاٹھ

عجب ہیں کلسوں کی ہے ہوش میں سنہ
کہ جیسے ہی وہ رکھیں بس کی ہوا

فلک پر ستارا ہوا ہی وہ سو دو
ہر ایک کا آئی عاشق سے شیرا

ہتھیلی اور انار اپنی رخصیر
ساں آہ عاشق شرر انگیز

کہیں رہ وہ ستیں فلک تک جوانیکا
کہ تھا نام او نکا تہبیق ستار

ہزاروں نشستیں ملا وہیں قصہ کا
چمن ہو جنیے طاؤس کا گلستان

نہیں دیکھا کسیو عالم یہ ورنہ
جو بیٹھی ہر مہرو شیش کی تہہ جہاں

وہ عالم جادر رو نکا ہے نمایاں
ہزاروں رنگیں ہوا گلستاں

کروں کیا ہے ٹیوں کی جہنگ تقریر
سراپا آتشیں دیکھے تصویر

نہ جنکو نکا ہی زور وہ جھتا تھا
کہ جن ہو نکا بھی زور وہ تھا تھا

وہ شتہ بازیکا جھتا تھا جگر
کہ تھا یک گولہ آتش مدور

چراغوں کی وہ رستہ کو ستون بار
کنول روشن ہزار اکہن آتن

منا وہ کم نہو شعلہ یا کہ روغن
فلک کی تھی بھی تہماب کشر

ستارہ تھی

ستارہ تھی نہ گرد وہ پہر نمایاں ‎ ‎ فرشتون نے کی تھی روشن یہ عیاں
برات ایسی چلی آراستہ جب ‎ ‎ ہوا گلزار گویا راستہ سب
اسی صورت غرض با شوکت و شان ‎ ‎ کہی تو تھا عجب چلتا گلستان
سراپا حسن کی تصویرین تھی ‎ ‎ جو دولہا پہنچا یون در پر دولہن کی
تماشائی جو اوس جا تھے یکدم ‎ ‎ صدا آئی انہونسی خیر مقدم
لگا بس دیکھنے اپنا پرایا ‎ ‎ کہ ہی راجا رتن دولہا بن آیا
محلمین عیش و عشرت ہر طرف تھی ‎ ‎ غم و حسرت دلونسی برطرف تھی
بہم کی تھین جو ہمزادانِ محرم ‎ ‎ ستارے ماہ کی جیون گرد باہم
کہا سب نی کہ ای سرو گلِ اندام ‎ ‎ ذرا چل دیکھ تو بھی بر لبِ بام
برات آئی ہی تیری جسطرح سی ‎ ‎ نہین دیکھی کسینے اسطرح سی
چلو آؤ چلین دیکھین تماشا ‎ ‎ یہ عالم ہی خیالِ خواب ہی کا
کدا تمین جسی دیکھا تھا واہی ‎ ‎ سو دیکھو اوسکی شان بادشاہی
آیا یہ بات سچ ہی یا کہ ہی لاف ‎ ‎ کہ ہوتا ہی کہن کی بعد یہ صاف

وہ لیکن بنکی اس سے گرچہ حیا تھی
پہ یہ مشتاق لقا تھی

تماشے کو چڑھی بس تا کہ اندام
مع انجم مہ آیا جوں لبِ بام

عجب تب لطف سے وہ ماہ پارہ
زبس غرفوں سے کرتی تھی نظارہ

لگی کہنے یہ اپنی ہمدموں سے
انیس ہمرازداں و محرموں سے

کہ وہ مہر سپہرِ عزت و جاہ
محبت ور نیازِ عشق کا شاہ

کہاں ہے کس طرح ہے ہاں کدھر ہے
وہ اس خلقت میں کس جا جلوہ گر ہے

کہا سب نے جو وہ تخت رواں ہے
سو اوس پر وہ شہ نجیب جواں ہے

بغور دیکھا اوسکو وہ پری وش
ہوئی کیا میں کہ فوراً ہو گئی غش

تماشے ہی براتی کر فراموش
نگہ کی ساتھ ہی جاتی رہی ہوش

ہوئیں حیران وہ اوسکی ساتھ والیں
کہ جوں محوِ تحیر نقش قالیں

کوئی آنسو سے اپنی مونہہ لگی دہو
لگی کہنے نہ سایا ہو کہیں ہو

کوئی بولی کہ نازک سے جواں تھی
یہاں تک تاب جرأت کی کہاں تھی

کوئی نے ہیچ پوچھ کر بولی کہ ہیہات
محیطِ دل ہوئی اسکی بخارات

پری بولی

کوئی بولی عروسیں تو نہیں تھی — لگی ہونے نظر شاید کسی کی

کوئی جو درد الفت سے تھی آگاہ — کسی سے یوں کہی تھی کو نہ کراہ

بس از بس ہے نظر دلدار آدمی — تو ممکن ہے یہ عقل و ہوش جاوی

ہراساں دل میں اپنی تھی یہ ہمراہ — مبادا کوئی ہو جاوے ہی آگاہ

خبر مادر ہوا وسکی یا پدر ہو — تو بدنامی ہمیں بایک دگر ہو

تمام کرتی تھیں آپس میں یہ تقریر — کہ کیجے جلد ہوش آنے کی تدبیر

کسی تھی وہ جو اوسکی ہمدم و ہمراز — کسی نے جلد آکی کردی باز

کسی منہ پر نہ شتابی اوسکا دھویا — لگی کرنی کوئی آ پانی خوشبو یا

لگی سہلانے کوئی دست اور پا — گلاب اوس پر کسی نے آکی چھڑکا

کسی نے بادکش جلدی ہلا یا — کسی نے لخلخہ اوسکو سنگھایا

غرض ہر ایک تھی حیران کر تدبیر — ہوئی جب ہوشیار اتنی میں وہ تصویر

جو وقت اوسکی ہوش آئی — کبھی تو سسکی بھر اوسان آئی

کہا سب نے یہ کیا تھا کہ تو احوال — کہ تیرا ہو گیا یک بار یہ حال

ہی تجکو توہی دلگیر — عیاں ہی تجہہ در دوغم کی تاثیر

یہ عالم ہی عجب درد و غم نہیں ہی — محل عیش ہی ماتم نہیں ہی

لگی کہنی وہ ہو بیہن کیونکر خورسند — کہ اب مہمان ہون بہائی کی دم چند

گیا اب اوسی کی ہاتہین ہات — ہمارا اور تمہارا ہو چکا سات

یہ آیا ہی جو لاکہون عز و شان سی — سوار لیجا ہی کا ہمکو یہان سی

جدائی ایک تو ہوگی تمہاری — اور اوسی دیکہی صحبت ہماری

ہوا دیس ہمکو وہان کا جانا — نہین ممکن جہان سی پہر کی آنا

نئی خلقت نیا شہر اور نیا گہر — برار آدمی کی صحبت انسی کیونکر

اسی کہر جانتی تہی ہم رہن کی — آنیسو نہین سدا یا ہم رہن کی

نہ اسکی حیف ہی یا دسان آئی — پڑین کی یعنی ہم بس مین پرائی

چلی جاوین کی اوس جا کام ناکام — جہان کا آسکی نام نہ نشان ہم

ہی یار درد کی دل اندر یکین ہی — کہ ہم مین وصف کوئی بہی نہین

نہ تو یہی خاطر خاوند کی خرم — نہووین نالی ہنر مشہور وہان ہم

بہی

یہ کہکی جب ہوئی مونس وہ پریزاد | گئی تک روی با صد داد و فریاد
لئی ہمراہ اپنی محرم راز | اوتر آئی محل سی یہ پری وہ طناز
بچھی تھی فرش شاہانہ جو ہر جا | ہوا نوشہ سو ایدھر جلوہ فرما
زبس فرش مکلل ہر طرف تھی | براتی اونپہ بیٹھی صف بصف تھی
وہ خیمہ بادلہ کی بسنت بہار جھل | تماشیکی قناتیں فرش مخمل
وہ مسند تکیے ہیں تعریف ہوتی | تکی چہار میں جسکی گرد موتی
بھری تھی بس حسن سی رنگین وہ تکلی | یہ بھی جا ہی ہیں کو بیٹھی تکلی
وہ نوشہ جبکہ بیٹھا اوسپہ آگی | دلہن مسند مسند بیٹھی جا کی
وہ روشن ہر طرف شیشہ کی فانوس | تن کو ہوئی گرمی جنکی محسوس
ہزاروں وضع کی رنگین پر از نور | بلوریں جہاڑ اونپر شمع کافور
اس رنگ کی شیشہ بھری تھی | لب بام ہر طرف لگن دھری تھی
نکالا یہ جدا عالم نمایاں | رکہی تھی آرمیں شمع و چراغاں
کہو نکیا روشنی کی یہ جھلک تھی | کہ روشن جسمی قندیل فلک تھی

وہ تھی شب براتی بادلہ پوش — ہوئے مہر و ماہ جنکو دیکھ بیہوش
کلیں تار ریشم لونگی طرحدار — جہونکے بزم مین پہولا تہا گلزار
سبھوں کی پاندان آگی دہری تھی — کہ بس حسن خوبی سی بہری تہی
سی رنگین وہ نازک جو کہڑی تھی — الوکھی وضع کی بس وہ کہڑی تہی
سلیقہ سی رکھی تھی اوچھنی چن — طلائی نقرہ سپاری جا و بن
معطر عطر سی ہر گلبدن تھا — کہ حیران جسکی خوشبو سا چمن تہا
ادہر نوشہ کی تھی یہ ردو بدو سیر — کہ بس تہی جمع اہل کعبہ و دیر
محلین تھی دو بدو یہ دہوم اور دہام — کہ مصروف طرب تہی ہر گل اندام
کہ تہی سہرہ کوئی دلہن کا گاتی — کوئی لی ڈہول ہر دم تہی بجاتی
کوئی دلہن کی آرائش مین مشغول — کوئی باندہتی کسیکو پان اور پہول
ہوا اتنی مین کہانا بسکہ تیار — بچہایا لالکی دسترخوان گلنار
جلیبی اندرسہ لی کی آئی — تہی جسپر نگ جواہر کا لگائی
سراسر تہا سبکی بس ڈہولا کی — چنا وقعہ سی خاصہ پہر منگا کی

علائی

طلائی نقرہ رنگین سبھی ظرف | جواہر تہا کیا جنکی اوپر صرف
طعام خاصہ وہ مین بہر کی آیا | سلیقہ سی ہر ایک آگی رکہایا
[illegible] پوری اور برنج و شیر و شکر | رکہی آگی منگا کی سب سراسر
جلیبی برفی و نقل و بتاشا | جنہیں دیکھی یہ جی چاہی کہ کہا جا
وہ شیرینی لطیف اور چند در چند | ثنا مین جسکی ہوتی ہی زبان بند
ہزاروں نوع کی کہانی خوش آئین | بسا خوش ذائقہ شیرین نمکین
جو یک لقمہ کوئی اونمین سی کہاوے | زبان پر لذتین لاکہوں اوٹہاوی
مربع ہر طرح کی چاشنی دار | نگاہ ناظران ہو [illegible] س وار
اچار ایسی جو اونکو دیکھ پاوی | تو موںہہ مین پانی ہر ایک کی بہر آوی
ہزاروں قسم کی میوہ رکہا ہی | کہ وہ تازہ ولایت سی تہی آتی
[illegible] تہا پر تہی وہان راگ گاتی | کہ راجا راگ بن مین کچہ نہ کہاتی
[illegible] اور [illegible] تہی نہ کچہ بات | ہوئی انگشت حیرت سب بدندان
[illegible] اتی اور مصاحب تہی جو بیٹہی | سبہوں نی [illegible] اپنی ہاتہہ کہینچی

جو ہیں دست بستہ روبرو آ — لگی کہنی کہ موجب اسکا فرما

دقیقہ کوئی باہم سبھی کم ہوا ہی — کہ جس باعث سبھی تو برہم ہوا ہی

ہی کیا مطبوع خاطر سب کا کل — نہیں پایا ہی جنی دود رنگل

دیا کہانا نہیں ہی حسب دلخواہ — نہیں با اشتہای صاف اشیاه

جو فرماؤ منگادین ہم ابہی زود — وہ کہا جسسی ہی دل تیرا خوشنود

ہوا وہ دُرفشان اپنی زبانسی — کہا یعنی کردہ بید خوانسی

کہ ای آگاہ علم بید خوانی — عیان سازندہ راز نہانی ہا

یہ عقدہ مجکو ہی پیش الاصل — طعام اول و باہی راگ اول

وہ دل راگ سی ہوتی ہین مفتوح — کہ آئی راگ سی ہی جسم مین روح

ملی ہی آدمی کو چار لذات — ہین چار ونکی مقرر چار اوقات

دہن مین و جسم و اشرا ہی بار — رکہن ہین جسم مین یہ لذت چار

طعام خاصہ ہی قوت زبانی — ہی مینی کی ہی خوشبو سے ہی جان

جو دنکہ الذت جسمی ہی معلوم — رہین بہر کو نفس شنوائی کو نہ محروم

جو از ماہ

جواب باصواب اوسکا یادین (۹۵) تو ہاں البتہ کہنا ہم یہ کہہ دیں

اونہون نے عرض کی اوسکی ادا ہ　　مقرر ہمنا لکون نے کی ہین [illegible]

جو [illegible] ظاہر پہ ہین قائم　　نہ دیوین [illegible] صحبت آپ کی ہم

نہین ہے سالکونکو راہ یہ خوب　　کہ سنکر اسکی ہو جاتا ہی مجذوب

ہوی کیفیت اوسکی یہ معلوم　　تو پہر حاکم لتابت کسی ہی محروم

نہین کچہ دوست ہی اسکی سماعت　　کہ موقوف اسی ہوتی ہی عبادت

جو باطن مین ہین مست جام الفت　　اونہین کو چاہی اسکی سماعت

ہی عشق حقیقی کا پیالہ　　ہوا وسکی اوسی [illegible] بالہ

کہ بس اونکی وہی ہی منزل وصل　　بغیر از راگ ہی اونکین فصل

کیا جسو اسطے تمہا ترک آرام　　ہوا سواب تمہارا خیر انجام

شب فرقت گئی وصل سحر ہی　　ہوی طی راہ دوری اب کدہر ہی

[illegible] اسطے افسام　　ہی اکل وشرب اور جا بہر ارام

تہنی تن [illegible] تمہاری خاک دوری　　ہوی اب [illegible] نوری

غرض یہ بید خوانونی سنایا — وہ کہنا وسنی پہر خوش ہوکی پایا

فراغت پہر ہوئی کہانی سنی خاص — ہوا حب المطلب پہر کہین داخل

تمامی کا جو تہکبرہ تہا — کہی تو ایک فلک زرین بنا تہا

پچہال موتیونکی تہی نمایان — کہی تو جیون شعاع مہر رخشان

بچہا اوسکی تلی تخت مربع — تہا سونی کا تا کار مرصع

بچہی مسند رکہی تکیہ زربس نرم — صفا سی جسکی ہو مخمل کتیں شرم

طلائی ایک سبو لا کر دہرا ن — گویا جسمین بہرا تہا آب حیوان

غرض جا کی بہہ تخت اوپر — پرستا مین کو آیا ہی اندر

کہو نکیا اوسکہ پکی جا ہی عشر — ہتہائی لا کی جدم وہ پریوس

رسم ہونی لگی اونکی جو طرفین — ہوا حاصل دلونکو راحت وچین

دمی جب دولہ دولہن کی کا تہتہ قایم — کہلی دل اسکی ہو کر شاد خرم

ستارہ برہمن نی جند کن کر — تہی اشلوک وہ پڑہی جبہ حرر

بہم ہو ایک سیاہ ہزدرماہ — کئی پہیری پہری با عزت جا

دولہن دولہا

دولت دولہ گھر وارد ہی شد — کلمہن قرانی کب [illegible]

دولت ای لیکی پہنو ہنہی وہ بانی — اشارت کرز حسن ورزند کو

غرض با تہہو ہنبن دولہ ای پا وہ — بجان مقبول کرا وانی لیا وہ

دیا بہر او نی او سکو آب بہر کر — مبارک یعنی ہو ہنبن نبری کر

اجابت ہو چکی [illegible] کی وہ جہدم — ہوا اعلی وا دنا شادہ [illegible]

سشنہ زبن کلاہ چرخ چارم — ہوا رونق فزای تخت

عروس بیں با صد حشمت جاہ — جہیی لی خیل انجم اپنی ہمراہ

بدم لی جای دیگر ہوئی در آمد — زتن دولت [illegible] کرر آمد

سریر بادشاہی کی او پر آ — بصد خوبی ہو اجب جلوہ فرما

جہیز ایسا دیا اعلی جہاں [illegible] — بہردن ہر کہ دیکھا اور [illegible]

ہزاروں فیل منگلوسی سبک رو — کئی لکہہ [illegible] تازی ہو [illegible]

[illegible] تراسی یہ تنکی عزو شان — ستون آسمان کوہ زوال [illegible]

ہزاروں پالکی لاکھوں ہی چوندول — خراج [illegible] ہو مول

کہونگا ... ت دہ موسش بہانہ
بہرا جو ہی یہ صندوق زمانہ

نہیں بس وہ ناپید قدر سیم اور زر
بجا اوسکی ڈلی ہی لعل و گوہر

پرستاریں ہزاروں پری پیکر
کہ جنکو دیکہکر ہووی پری غش

غلام مہروش وہ چند در چند
بخدمت روز و شب حاضر کمربند

ہزاروں نافہا پرمشک تا تار
کئی من زر ہزاراں انبار انبار

سب عطر کی شیشہ وہ لاانتہا
معطر جسسی زر و کسانان ہوں

سپر تیغ و کمانکی لاکہ صندوق
ہزاروں طرفہ لاہوری وہ بندوق

کمان چاچ اور نیزہ ختن کی
ہزاروں تحفہ جات اپنی وطن کی

طلائی نقرہ و چینی سبہی ظرف
کئی اونپر جواہر تہی زبس صرف

مقرر کر مکان ایک نیک منزل
جہیز اوسکا کیا لی وہانپہ داخل

نہیت تجربہ میں تا آہو مرن گیا
خسر کی جب کہ وہ مجرکو آیا

بہ آئین ادب وہ سرو رعنا
بجا لایا غرض آداب

دکہی ... بزرگی
بہت ... رد و او جہانی کہا کی

کہاں ہی وہ راحت جان نور دیدہ | یہ تن مانند جان [illegible]

دل و دیدہ ہوئی بار وشن سیر ای آج | مبارک ہو یہ تجکو تخت و رتاج

جو دیکہا ہمنی ابہی دلمین کر غور | تمہارا [illegible] ہمارا بس ملک چیتور

محاصل ہم پہ مشکل دیپ کا راج | کہ ہی یہ بہی تمہارا تک اور راج

رتن نی دست بستہ عرض کی تب | کہ ہی الطاف و عنایت آپکی سب

کہ ہر یہی تن [illegible] زبان ہو | تما لو بہی تمہاری کب بیان ہو

یہ تمہی کی ہی اس سر پی بر وشن نہان | کہ جیسی ہو ربر لطف سلیمان

جلاتی تہی مجہی جو نار دوری | بنایا خاک [illegible] تمہنی سو نورتن

ہوا تہا اب کہ مین متبرز حیوان | کیا صد شکر تمہنی محبا انسان

بنایا قطرہ کو جیون بحر عمان | کیا ذرہ کو تمہنی مہر تابان

در دولت ہی تیرا ای یگانہ | ہی اسرا [illegible] سجود زمانہ

میسر جسکو وصل یار ہو ایدل سو دنیا مین

ہے عندلیب از فصل گل [illegible]

کہ جس ... ہر مست خود کام — مئے عشرت سے بھر دی مجکو یک جام

لکھوں تعریف یہاں حصن حصین کی — ثنا بعد اوسکی پھر اوسکی مکین کی

مکین یعنی پدم ... [illegible] — شب وصل و سکی اور اعجاز تن کی

کہ جب ازعذر خسرو سی پہ آجا — مکان خاص میں اپنی پھر آیا

جو تنہا آگئی وہ سرو خوش آئین — رفیق و یاروں نی نظر بن دیکھا ایں

[illegible] روز آئی وصل کی شب — کہ اوس میں تھا جان تھا [illegible]

مقرر تھا مکان یک ہفت منزل — برنگ چرخ چرخ تھا جس کی شکل

[illegible] جس پہ مرکز ہم چالاک — کہ تھی وہ ہفت منزل ہفت افلاک

عجب رنگین منقش تھا بنایا — جواہر جس پہ تھا ہر جا لگایا

مصفا خشت [illegible] سی تھی لگایا — کہ اوس پہ طرز گلین آب و گل تھی

بہ قلعی [illegible] تھا [illegible] — در و دیوار جیسی موج دریا

کیا یہ صندلہ فرش [illegible] میں کا — کہ عالم تھا وہ لوح صندلین

منقش [illegible] — جو دیکھی اوس

مکان ایسی ہی سب منزل ہر جا | جو اوپر ادنیٰ ہیں نہیں ہاتھ ...

تمامی با دلہ کا جا بجا فرش | رہی جیسی منور منزل عرش

بلوریں میز فرش ایسی نمایاں | ... ہو درخشاں

وہاں ہیں اوسکو منزل اور مکان سب | کتب القصہ لی اوسکو وہاں سب

گیا جب منزل مقصود بر وہاں | ندیکھی ایک بیہوش جلوہ گر وہاں

... مشتاق ... زار | وہ ہمزادیں جو تھیں اوسکی ...

اوسی جا کی مکاں میں شاد و خنداں | گیا تنہا اوسکی بس نظروں سی پنہاں

مگر عاشق جو دیکھا اوس مکان کا | ہوا اشتیاق و عجب اوسکی ...

کہ روشن تھا زبس حسن اور نور | جہاں کافور نور شمع کافور

جواہر کی جھلک جیون برق کی کوند | نظر کہ جیسی آتی ... جوند

فرشتہ بھی جیسی ہو دیکھ شیدا | کہ تھا دیوار و در سی حسن پیدا

بہار ایسی دیکھی بصر ... جہاں تک | مرصع اور منقش اور ...

زمیں ہی سب مصفا اور رنگین | نہ اوسکی ... قالین

تو بھی [illegible] نس پہ بچھا تھا
[illegible] روپ کیا آئی کہ کیا سہا

بچھونا پیٹ وہ مرصع کا نایاب
نگہ کو جس کی دیکھی آتی نہی خواب

بچھی مخمل کی جب [illegible]
کہ [illegible] سی نہی لچھے جیمیں تو شک

ہی جا در اوس پہولوں کی بچھی تہی
کہ ایک گلمیں نچہور [illegible]

کبھی جا در کسی [illegible] وہ اوس [illegible]
نکی نکمو [illegible] لعل و کو [illegible]

[illegible] تکیہ کہ گل تکیہ نہی کیا ہی
نہی گل اوس کی تو گل [illegible] صفا [illegible]

ادہی وہ جہلا جہل نہی تمامی
جہان کمخواب کہ [illegible]

[illegible] ارد ارد اونکی لعل [illegible]
نظر لیجی تو لب تہری ہی [illegible]

زمردکی تہی بی جوڑ اوسکی قلاب
سراسر لعل کی [illegible] ستادہ نایاب

کہوں کیا [illegible] کہ وہ نگین یا [illegible]
خدا جانی کہاں سی ہات آئی

[illegible] بہی جھلک [illegible] کیا صفائی
کہ وہ جہنری نہی ہیرہ کی تہا [illegible]

جھلک میں وہ [illegible] پردہ جیون برق
سراپا وہ [illegible] خلع شرف

[illegible] مغرف
[illegible] سر لعل ولوہ میں مغرق

ہر ایک نکتہ جو وہ اوس پر کہ تھا تنہا — بجای خود حسن [illegible]

وہ کاجو تر شا پیکدان تھا — رکھا سند کی کونی پر عیان تھا

رکھا اوسکی برابر ایک مقبول — نہ جس ہفت کشور جسکا ہو مول

رہا تھا اوس پر ایک ملا کا رومال — جواب پیکدان رنگ اوسکا نہالا

بلکی آئینہ آدم قد سے دلک — کہ جنکو دیکھہ ہوں اہل علم دنگ

کلے پر روسی خوبان و [illegible] — سدا جنپر فدا ہو چشم عشاق

ہوا سند پہ بس یہ جلوہ فرما — تمنا وصل کی لیکن دو بالا

جو اوسکی عہد میں تہیں سر وفا — سراپا ناز ایک شوخ و ریا [illegible]

وہ کرتین چہلین بخاطر خواہ آگی — بہم ہنستین تہیں کچہ باتین بنا کی

جو یہ کہتا اونہون سے مسکرا کی — کہ [illegible] تم اوس کو [illegible] جا چہپا کی

کوئی کہتی کہ ہو دولہ کو کیں شرم — کوئی کہتی کہ [illegible] ہین [illegible]

کوئی کہتی کہ تو جو کی جتی سے — بدم سی کہ انکہ وہ نہ ہچکیا سے

کوئی کہتی ہے جا ایسی ہوا خوشحال — کہ [illegible]

مس اثیر جیبلو ممکن سارا — کہ بیل القدر آئی آشکارا

پدم کو اس مکان سی محرم راز — رتن کی پاس لائیں پر بصد نا

محبت نے آئی وہ پرنور — کہ جسکو دیکہہ آیا او سکتیں غش

کہو نکیا ہیں وہ مکہرا غیرت بدر — وہ موتی اسر برنگ لیلۃ القدر

[illegible] پیشو ہیں مانگ پیواہ — شب دیجو ہیں عاشق کی جو آہ

یہ ہیں اسما ہیں کہکشان ہی — یا ظلمات کا رستہ عیاں ہے

وہ ڈہیلی پیچ اور جعد معطر — زبس خوشبو ہیں جیسی مشک اذفر

نظر جو تی پیا او سکی پیٹ پر آئی — کہ لوح صندلیں پر سانپ کہرا

مسباف سرخ زریں پر نمایان — کہتا کی ساتہہ جیسی برق رخشان

نہیں ہی زلف ہیں دو [illegible] شبہوس — کہ جلتی ہیں سدا وہ دست بر دوش

یہ ہیں نزد یار حسن برپا — کہ تا عاشق نظر نا شکیبا

وسیلہ سی او سیہ نگی ہوتنہ بلک اے — اگر لغزش سہی کہا وی تو تہہ جاسی

آگیا [illegible] — قیامت جان نثار موج [illegible]

کمان یا تیغ ابرو وہیں کہ کیا ہیں | ہلال لوگو کہ محراب دو
کمان تیر ہیں یا خنجر تیز | سنان نیزہ عشق ہیں خونریز
وہ بادام سیہ یا دام ہیں یا دو | ہرن دو [illegible] جہان انکھیں کہ آہو
[illegible] رخسار نمک فکر بلبل | قیامت کوش مثال خندہ گل
جبینی خوب ہیں ہی یک تا | (۹۹) الف ہی نسخہ وحدت کی [illegible]
غنچہ [illegible] نہ [illegible] یا گمان ہی | دل [illegible] سا ہو تو کہیں [illegible]
وہ اوسکے لعل ایسی ہیں لال | ثنا میں جنکی ہیں ہر ایک زبان لال
مسی مالیدہ لب وہ اور دندان | تہ ابر سیہ برق درخشان
ذقن وہ قعر خوبی چاہ بابل | نہ نکلی گر کسی جسم میں پہر کبہو دل
نگہ اوس چاہ غبغب پر جو جاوے | ملک کی مونہہ میں ہی پانی بہر آوے
جو آہو گردن اوسکی دیکہیا وین | سر اپنا پہر نہ خجلت سی اوٹہاوین
وہ ایسی سانچے میں خوبی کی بر و دوش | خیال عاشقان جس [illegible] آغوش
بہری اور گول گورا اوسکی وہ بازو | کہ جسے رنگ گل [illegible] ہم ترازو

تھا صاف ناز کرتے وہ کلائی — کہ دلکو جسکی بن دیکھے کل آئی

حنا بستہ لف اوسکی صاف خوش رنگ — شفق میں مہر جسطرح دیکھے ہو دلتنگ

سر انگشت مثل غنچہ [illegible] بار — گل و بلبل ہر یک جسکی عاشق زار

حباب چشمہ خوبی وہ پستان — [illegible] یا ہیں دو انار باغ رضوان

یہ اوسکے پیٹ میں کہ جو ابھی نظر آتے — تو غیر از اونکی سب دلربسی اوسکے جا

وہ اوسکی بیٹھکو لگا ہی یہ [illegible] — کہ شرمندہ ہو جس سے [illegible]

یہ ہیں بس حباب تیو نیر وہ سہانی — کہ درج حسن پر مہریں لگائیں

سراسر [illegible] حرف بختی — تھا نازت صاف اک صندل کی تختی

صفائی جسم رشک فکر بلبل — کمر نازک نہ یاد از رگ گل

کمر کا اوسکے سرین کا ہی یہ عالم — کہ دو موتی ہیں اک رشتہ میں باہم

[illegible] بے معترض خوبی قاطع ہوا سر — دہا نیک غنچہ نشگفتہ خاموش

صفا زانو کی اوسکی یہ قیامت — کہ آوے دیکھ آئینہ کو حیرت

وہ کف [illegible] ہتنا شمع کافور — بلوریں پاس [illegible] نرگسی ہیں پر نور

وو اڑی سی کوں اور رنگین ہے بالکل
کنول کا پھول یا کیندی ہے … بہار

وو فندق اور کفک اوسکی ہے رنگین
کہ ہے سر سبز جیسی باغ پائین

قدم تک سر سے ہیکر بادلہ پوشن
… … کی ہے پھابن اور ہو شہ …

… سی ہے مانگ موتی سے بھی سر …
شب یلدا مین جون تابندہ اختر

وو ٹیکہ اوسکی پیشانی پہ آفت
بہم مہر و مہ آثار قیامت

آویزہ وو گوہر کا خوش آئین
سحر دم جیسے طرح سی عقد پروین

وو نازک کان ہین جو بالیان ہین
جھمکی پھولون بھری سی ڈالیان ہین

جھمکتی ہے نلک جگنو نکی سارے
کلیمن ماہ کی گویا ستارے

زمرد کی وہ ہیکل سقدر سبز
قدم تک حسن نو رستی سر سبز

بیان کیا کیجی مروارید کی ہار
خرام ہفت گشو در شہوار

غضب بیج بند آفت نورتن ہی
بہم دل لینی پر بکھان دو تن ہی

وہ نازک سخیان طرفہ وہ توڑہ
کہ خوبی جنکی آگی ہاتہ جوڑے

وہ نکین اور سک بینی کی جھلی
… آنکھ … دل عاشق کو …

چھٹا دوگروہی ثوری طرحدار — بصد منت پڑی پاؤں اسی بار

اگرچہ تھا ہی زیور زیب قامت — پہ کی خلخال نے برپا قیامت

ستاروں کی پہری وہ سید جانس — تماشا جارین فلک کی دیکھنے ہوس

اسی عالم سی وہ کافر جب اٹھی — نظر آئی یارن کو یک خدائی

چھپائی سب بدن اور منہ چھپایا — غرض مسند پہ جب بیٹھی وہ آکی

لحاظ و شرم سی بیٹھی وہ خاموش — شراب عشق سی لیکن مدہوش

نہ اسمیں اشارہ اور تقریر — کو یا خاموش تہی دو نقش تصویر

پرستارین وہ دانائی زمانہ — کئیں ہٹ وہ انسی لی ہر ایک بہانہ

انیس و محرم اوسکی وہ خوش آئین — بٹھا کی اونکو اوٹھ گئیں سو خوش آئین

نہ دیکھا غیر کو ہی اوسکی جب ساتھ — رتن نی پاکی تنہا اور لی ہاتھ

قدم پر سر کو رکھکہ آنسو بہا کی — طپش دل کی اوسی اپنی دکھا کی

کیا تقریر اوسی اپنا احوال — جو گذرا حادثہ تہا ماضی و حال

کہ تجھ بن عشق تنہا جو کی یتا با — یہاں تک چھوڑ کر سون ساتھ آیا

کہوں اوسکی سو کب ایما بروتاب | جو دیکہیا روز و شب تجہ بن جو مہتاب

بہرا ای طوطی تنگ شکر نی (۱۰۱) دریغ علم کی یعنی چارہ کر نی

غرض سب حرف حرف گردیا ہوزار | سناہی داستان عاشق زار

یامین پہانہ جب سطح معلوم | سو ہی وہ تجہہ ظاہر اور معلوم

ہو نکیا سن جگی جب یہ زبانی | تو بولی ورکہ باغ جوانی

کہا پہنا کر آکہو تمین تجہی احوال | سنی ہوکا او سن طوطی یہی سب حال

کہ سنکر حال تیرا ہوگی بیتاب | نہایت مضطرب مانند سیماب

پہانہ کر پرستش کا صنم کی | پہانسی باغمین جاو پانہ آئی

ہوسی عاشق مین تجکو دیکہہ اور جان | کب تجہ پر فدا مین نقد دل کا

یہ تو ایسا ہوا بیہوش یکبار | کہ آنا ہوش کا تہا سخت دشوار

خداکو تجہ او پر مہری نکہ سینہے | حیا ہی ہمرہان پر سد رہ نہے

ولیکن ہار مین دیتی کلی کا | کہ وہ آئین ورسم عقد سب تہا

تبہری جہانی کو صندل بہی لگا یا | یہ تو ایسا ہی سو یا پہر کہا کی

وہ انسے ہو گئی تھی ناچار آتی ۔ دل بیکل سے لیکن کل نہ پاتی
بظاہر تھی حیا و ننگ ناموس ۔ کہ جلتی تھی برنگ شمع فانوس
کہ کھانا ناخوشی سے مجھکو تھا اور پینا ۔ کہ مرتی تھی غمسے تھا دشوار جینا
بہم جب بیٹھکے جی کا حال دل زار ۔ کہ نکلی بات ہی دلسے درد کی جھار
بصد ناز و ادا مسند سے اوٹھکے ۔ چھپر کھٹ میں بھی آرام لیکے
کرا دیں جلوتیں تھیں جو خلوت ۔ کہ بعضی جا بہ تھی پردا بخلوت
کہوں کیا اوس گھڑی کا تھا سبھی عالم ۔ کبھی لپٹا کیا کرتی تھی دونوں باہم
بہم دونوں وہ مصروف طرب تھی ۔ کہ اکثر سینہ سے سینہ لب بلب تھی
کہوں کیا یک دگر وہ مثل بلبل ۔ بہم چنتی تھی عیش و وصل کا گل
بزانو مسند ہوکر وہ مائل ۔ کرا بہی دست اوس مہ کی حمائل
نہا طوق کر وہ ساق سیمین ۔ ہوا لپٹ سلسلہ جنبان خوش آئین
ہوا پر جوش جب ابر گہر بار ۔ لئی زیب صدف بہر در شہوار
غرض ہو باغ باغ اور شاد خورم ۔ بھری اوس غنچہ میں قطرات شبنم

تماشہ راز مخفی در نہفت — غرض سب ان دو ہالوں کو تہی عجب

بھری اوس درج سربستہ میں گوہر — کہ جیوں برج حمل حمائل ہین اختر

نہال آرزو تھا دور از آب — ہوا باری وہ تازہ اور سیراب

بیاں کیا کیجے اوس دم حال کیا تھا — بہم دو لو بیچ صد ناز و ادا تھا

کسیکا رنگ جیوں مہتاب فق تھا — کسیکا رنگ روے مہ شفق تھا

کسیکی بند جامی آگی کٹی ٹوٹ — کسیکی موی سر پانک بیچ ہی چھوٹ

ملا دل اوسی ترسی تن تہا — تہی لیل القدر یا دن عید کا تہا

کہوں کیا سبکرون دلکی امنگ سی — فراغت کی اونہی جب پلنگ سی

کہی دل وصل سی ہو شاد خورم — تو پیوستہ بیٹھی آکی باہم

بہم نقر ایما اور اشارات — رہی تا صبحدم حرف و حکایات

بر آیا بسکہ انکا کوکب وصل — کہ بعد از روز ہجراں تہی شب وصل

دو ابن دو الہنی خاطر خواہ پائی — کہ تہی اوسکی لئی محنت اونہائی

کیا تہا ترک جسکی واسطی راج — ہوا سو آخر کار اوسکا سرتاج

جو تجہ سوں غمگین اپنا اذی
تو مطلب جیوں زر گم گشتہ یادی

بڑیا اگر رہ زہجران کہ فلک بر عکس غالم

شب وصل صنم کو بات کہنی میں اتا تا ہے

دے ای ساقی مجھے جام لبالب
کہ توڑوں نماز خمار شب کنن اب

دولہن دولہ کو سوئی سی اوٹھا دن
جوا را پش ہوا او نکی بہر نبادون

ہوا لس صبح گریزان مثل سیماب
برآیا نیر مشرق جہان تاب

برآمد ہور تن دولت سرا سی
رہا سوا ور ایک خلوت میں آکی

بدم کی پاس آئین محرم راز
سر برو شوخ و دلبر اور طناز

یہ دیکھا رنگ اوس آراستہ کا
کلی باغ حیا نو آراستہ کا

کہ بادام سیہ اوسکی خوش آئین
برنگ نرگس شہلا ہین رنگین

عجب ہی شکل اوسکی ہو گئی ہی
کہ رنگ سرخ تن تاب جبینی ہی

جو ملبوس عروسی زیب تن ہی
سو لیکر سر سی پا تک پرشکن ہی

کلن منگی ہی انکیا بند ہین باز
کسی جا سی کلی جل جین شہ ہواز

جو ٹوٹی موتیوں کی ہار تہی سب | پڑی یا بیت ار دسہ کی جیسی کوکب

جبین پر تہی جو افشان درخشان | ہوئی روئی زمین اب شب کی افشان

بیان کیا کیجی اوسکی زلف کاکل | پریشان ہین سراسر مثل بلبل

ہوئی بوسہ سی اوسکی وہ لب و گال | برنگ غنچہ و مانند گل لال

مگر در بر سی کہینچا تہا اس تنگ | کہ تن سی ... بستر پر جو ارنگ

غرض جو نازنین تہی سر تا پا | کہ شب باشی مین گل جاتا ہی جہرجہا

بہ خمیازہ مین بس جاتا تہا منہ تہہ | نسیم صبح سی غنچہ ہو جون گل

او تہا کر ہاتہہ انگراتی تہی وہ ماہ | کویا لیتی ہی بحر حسن کی تہاہ

یہ دیکہہ اوسکی مصاحب اور ہمدم | کنایہ سی غرض آپس مین باہم

کوئی کہتا کہ اسکا اوسکو سنا بی | کہو نکلیا مین کہ کہو نکہت مین سالی

کوئی موہنہ دیکہہ اوسکا مسکراتی | مقابل کوئی آئینہ دکہاتی

فدا ہو کر کوئی اوس نازنین پر | جماتی ٹیکی ٹیکہ بہر جبین پر

کوئی کہتی زرا تو اپنا موہنہ کہول | تجہی سہری قسم او غنچہ لب بول

تھی بس آرام عشرت پر پری رو ولی وہ شرم سی تھی سر بزانو
وہ وان اوس گلی حیدر کے پاس آئے تو دیکھ اوسکو نہ پھر پھولی سمائے
بدن میں اوسکی بعضہ جوشان تہا کہ ونکا یا میں سہاگ اوسکا عیان تہا
بنائی پنڈیان میوے کی وہ کول اور اوسکی ساتھ پاتا سبکو تنبول
سو اوسکی جو رسم دیہی تہین کہونکہا میں عرض اک یک سب کین
دولہن کو لی گئین حمام میں سب کہ برج جو مثل جیون جائیں کوکب
دیا غسل اسطرح اوس گلبدن کو کہ جیسی لسی تازہ چمن ہو
بدن پر تہا یہ بس پانی کا عالم کہ برگ گل پہ جو قطرات شبنم
ٹپکتی تہی یہ قطرہ موہی سے یا سحر دم اسطرح جیسی ابر سی یا
کہلی بال منہ چہرہ یون نظر آئی کہتا میں اسطرح بجلی چمک جائی
گرا یا تو اسی پانی جو زمین پر کہی لتو تہا کہ عطر و مشک و عنبر
نہانی لکہ جتنی آ میں تہی ہوا پانی وہ سب عطر سہاگی
زبس خوشبو سی وہ حمام سارا جہان گیا تیجی شیشہ عطر کا تہا

نہا دہو کر

نہا دہو کی وہ جامہ خانہ میں آ — لباس نو عروسی اور منگوا
کر اوسکو سر سی پا تلک زیب ذات — بنی کو یا سراپا یک قیامت
رکھا لبس کشتیوں میں الگی زیور — کہ جیسی زیب تن ہووی جو خوشتر
غرض پوشاک و زیور زیب تن کر — سراپا نو بیاہنی کی شکل بن کر
نکل آئی لباس پہن وہانسی ایکبار — قمر جیوں برج اپنی سی نمودار
ہوئی آراستہ ادہر وہ مہ رو — کی آرائش وہاں خلوت سرا کو
کہ جو فرش و فروش اوس جا بچھا تہا — اوٹھا کی اوسکو تہا بہتر بچھایا
مرصع ایک پلنگ سونیکا لاکی — بچھایا اونکی آسائش کو جا کی
قرینہ سی وہ مسند تہی بچھائی — مکانکی شکل جنت کی بنائی
جو تہا اسباب اوس خلوت کا درکار — رکھا سب موقعہ موقعہ جا کی تیار
غرض اسباب جب سب کچھ بنایا — پدم کو اوس مکانمیں پہر اوٹہایا
تہی وہاں رونق فزا وہ غیرت شمع — پلنگ پاس آ مصاحب کی دست جمع
وہاں اوس مین شہا اوسکی دلمین پہ سوز — ملی کب مجہسی وہ ماہ دل افروز

تصور میں اوسکی وہ پرتی رہو — تہی نا بس خاموش منہی سر بزانو

کوئی ہمدم جو بولی تو وہ بولی — نہیں تو کسو سی مونہہ بہی نہ کہولی

غرض نہیں ہے مد میں اوسکی جو جبالا — نہ وہ ہر ایک زیور او پوشاک

جو ہی کی ہزاروں کشتیاں دین — کہ وہ اوسکی رفاقتمیں بجان ہیں

رنی بیہان غسل فرما ہی خلعت — نہا وہ رشک مہ اک مہر طلعت

مصاحب اوسکی بہی ہمراہ جو تہی — سو کہو رہی اور جو رہی سبکو بخشی

سبہوں کو بہر طعام خاصہ کہلوا — ہو سمت محل تشریف فرما

کہڑی اک بیٹھ کر اپنی خسر پاس — بہر آیا حسن بکا میں اوسکی بہی پاس

سلام و کورنش تسلیم ای یار — جو ہوں آداب شایان جہاندار

بجالایا با ادب ہو کی یک یک — کہ اوسکو دیکہکر مونہہ سب بہی تک

وہان بہر آیا وہ رشک پریزاد — جہان تہی وہ صنم حسن خداداد

عجب عالم میں عالم اوسکا دیکہا — کبہی تو ہو گیا آنکہوں کو سکتا

سر سی پا تا قدم تہا حسن پرنور — نظر خورشید کی ٹہری نہ بسیم

لبالب

لب بستہ نئی عروس نہ وہ رنگ بن ‏ کہ جیسی حسن دہ چندا اور نکلیں

نہیں ہے احتیاج حسن زیور ‏ ہر اک اعضا تھا اسکا جسم بہتر

صفائی تن سے پہلی ہو تنک سی ‏ تنک زیور سی پہلی بانو پوچھی

غرض یہ آگی بیٹہا بس خاموش ‏ کہ اوسکی اور کئی نہیں دیکھنا ہوش

ولی اوسکا بہی یہ عالم بنا تہا ‏ کہ تہا تب تک کا شعلہ سراپا

بدم کو شرم نہیں کو چند سو نکی ‏ ولی کہو نکہت سی وزدیدہ نگہ کی

یہ ملکہ اوسکا کہو نکہت سی نمایان ‏ کہ جیون ابر تنک میں مہر تابان

یہ دیکہہ اوسکی وہ شہزادان بیہوش ‏ کہ ہوئی ایسی ماری میں بیخود مدہوش

نہ آپس میں اشارہ اور نہ تقریر ‏ بہم بیٹہی ہیں دونوں شکل تصویر

طعام خاصہ دونو کو ہلا کی ‏ چلی آئیں او نہیں تنہا تنہا کی

مکان خالی اونہون نی جبکہ پایا ‏ بیان کیا کیجی پہر اونکا ہوا کیا

کئی جو جو مزی دونو نی باہم ‏ کہا ہا نا نہیں بولیں سو کہ نا ہم

اسی صورت سی پہر روز شب وہ ‏ بہم خوسحال و م[illegible]ب وہ

اوٹھا بھی جس لئے تھے افزد اور بیچ ملی ہاتھین و راحت کی اونہین کہین

جنہون نی ساتھ تھا اوسکا نباہا اونہین نے بہی دہوم سی پہر دہان بنایا

غرض ایک سال اوسکا یون گذرا فصل کہ گلشن مین چمن سی لذت ہر ایک فصل

کہ جب ہنگام پھر ما سر پر آیا بہم دونو نے کیا کیا چین پایا

وہ رہنی کو ہر ایک منزل تہی گرم بچہی وہ فرش مخمل جا بجا نرم

لباس پہنی اقسام اقسام سبہونکی زیب قامت بہر آرام

ہر ایک پوشاک تحفہ اب سبہی ہے کہو کیا مین کہ وہان کسکی کمی ہے

ہزارون پارچہ اپنی وطن کی نئی پرداز کی چہینٹین دکن کی

دوشالہ وہ کہ جنکی تختونکی تصویر ہوئی جسکو دیکہہ حیران اہل کشمیر

زبس شہ نمائی رنگین شالی جنہونکی ملک سرما مین دہائی

رتن نی بہ دیا اپنی سبہونکو بدم لی اپنی ہمدم محرمونکو

کہنا سردی ہوا اری کا موسم بیان کیا کیجی اوسکا تمسی عالم

کہ خاطر خواہ خس خانہ سجا ہی تلی اونکی بہ تہ خانہ بنا ہی

که جنکو دوستی هی دیکهه یا و تو ۔۔۔ دل و دیده کو بس آرام آوے

وه فرش صندلین هر جا بچها تها ۔۔۔ کئی من جسمین عطر بس لگا تها

بجای شمع شه خانوں کی اندر ۔۔۔ لگا تهی جابجا تهی لعل و گوهر

رهین روشن همه مثل شمع کافور ۔۔۔ حرارت جنکی آب و رنگ سی دور

گلاب ایسا بهرا حوضونمین تها آب ۔۔۔ که جام چشم مانند حبون لبالب

وه فواره رنگی هر دم جوشن بهرنی ۔۔۔ وه چهٹنا جا درو لگا اور چهرنا

جو دیکهی سو کهی هی یه طلسمات ۔۔۔ که یهان باهم هین جاری اور برسات

هزارون جا یهی عالم مکان کا ۔۔۔ گویا نقشه تها وه باغ جنان کا

رهین اوس جا بغرض خورم و شاد ۔۔۔ یهان حور و غلمان شاد و آباد

تو سال مین دو دلهن دوله کی جو بهی ۔۔۔ اونهون کو بهی مکان ایسی هی خوشی

هوا برسات کا موسم نمایان ۔۔۔ کیا ابر اونهون نی اور سامان

مکانون مین بچهائی فرش رنگین ۔۔۔ که جنکی عکس سی هو عرش رنگین

بلند یهین مکان جه تهی طرح دار ۔۔۔ کئی رهنی کو اپنی بهر وه تیار

چمن پر وہی انکا ہے سرخ رنگ جا | کہیں برسات کا عالم یہ سہانا

برسنا مینہ کا عالم لپٹنا کا | نہیں بحر میں آیا سکھوت لیا

کہیں کالی گھٹا اور برق چھاتی | کہیں تھا یا مینہ کی جھڑی یکا بجا

پپیہے بولتے ابر ہے سرخ پوشاک | بہ رنگ برق ہر یک ہے چپت چالاک

وہ خانہ باغ میں ہے سبزہ کرنا | وہ بالاخانوں سے کاہی اوڑھنا

کروں کیا واں کا عالم تم سے اظہار | کہ تھی بس لطف سے بس سبز گلزار

گلستاں سبز و تر فیض ہوا سے | زبان کو تازگی جسکی نما سے

خیابان چمن یہ سبزہ و شاداب | ترا و تسے یوں جسکی چشم سیراب

درختوں کی وہ سبزی سرخ وہ گل | کہ ہے لعل و زمرد ہیں باہم گل

جدھر دیکھو زمین سبز یکدشت | جدھر جاؤ نظر آئے ہے سبزیت

ترشح کا ہے گم لہہ شور باراں | صدای رعد باہم برق رخشاں

ہوائی سرد خوشبو اور ملائم | اور آدمی دل سے بس یکلخت جو غم

منیر جا بجا رنگین ہیں دولی | رہے جن میں آب کہت سے ادلی

الم دیدہ

ہر بنگلہ وہ سراپا / اور اوس پر موقع بموقع کار مینا

یہ اوسکی برجی سرخ و رنگین / سراسر گرد جنگلی بام زرین

ہزاروں جا بلور دستان سراکی / لگی تھی گرد اون پنکھوں کی نجر کی

غلاف اون پر ہزاروں رنگ در رنگ / کہ جس پر رنگ فلک ہو دیکھکر دنگ

صدائے طوطیان سرخ منقار / برنگ تیر پر سے جاتی آر پار

فصیلوں پر بہم طاؤس رقصان / صدا سے جنگلی گونجی ہے بستان

پپیہوں کی صدا اونپر وہ پیا پیا / کہ پی پی کی بندھی ہے اونکو اک لو

سیہ بادل میں بگلوں کی قطاریں / کہیں آتا ہے جیوانکی پکاریں

مکان لاکھوں بلند و پست ایسے / انیس و ہمدم دولہ دولہن کے

اتہی اونمیں سب سیر کرتی / دم خدمت لگا رہتی اونکا بہرتی

جدہر دیکھو قدم تک سر سے پیکر / کسی بھی جیجھی پوشاک اکثر

کوئی پہرتی ہے اور دیکھو پوشاک / اور اونمیں آپ جیسی برق چالاک

کسیکا ہے لباس سبز دہانی / کہ جیسی سبزہ ہو باغ جوانی

کسیکا رنگ ایسا جیسے سحر ہی | کسیکی زرد پوشش سی ...

بایں عالم پدر کی سب یہ ہمدم | بہ این خدمت بہ ہر دم شاد و خرم

دولہن دولہہ دونوں جا ہیں رہن وہاں | کہ تہا سب اوسکی خط باغ و بستان

بعدہ دولہ دولہن پر سحر شام | تہی کس کس طرح سی ہر صبح و آرام

محبتی زیور کی بہار حیرت ہی | کہ ظاہر اسسی ہی قدرت خدا

کسیکو خوش ہی سیر باغ اور گل | کسیکو باغ گل ہی داغ اور گل

کسی جا کہ بہار بوستان ہی | کسیکو پہر وہی عالم خزان ہی

یہی عالم یہی ہنگام تو ہی | تو ہی خندان ہی کوئی نوحہ گر ہی

اسی نی جو ہی برسات آئی | کہیں بارش کہیں آتش لگائی

بیان کیا کیجی اس محمل کی تفسیر | ہی اس احوال کی یہ جا ہی تحریر

وہ ہنسنا مسکرانا اوسکا جس دم یاد آتا ہی

تو پہر وہ یاد آنا ہچکیاں لی لی رولاتا ہی

بدہ ساقی بیاد غریبانہ [illegible] | آتش و [illegible] آفت نصیبانہ

پلادی مجکو دو یک جام لبریز ہو جس سی آتش دل اور بھی تیز

نسن بت ... ہی دبیر طبع لکھی ہی داستان وحشت افزا

کہ یعنی جب کی جوگی جب تہا اتہا ہمراہ لشکر جوگیون کا

سو اتہا ہوی سنگلدیپ برخصت اوٹہا کہہ بار لی دل سی محبت

ایک عالم بے یہان تہی بیقرار تہی اونکی جنون سی ہو ... بیمار

دوانی کا اوسکی کیا کہون حال کہ اوسکا تہا یہان تک حال

اوسنی مثل گل اپنا گریبان کیا تہا چاک لیکر تا بدامان

جگر تہا نہی ہوی غمگین بیتاب پہرے وہ تہی لوٹتی مانند سیماب

بہتی بر جگہ ... سکی چشم ... کہ ہر گوشہ مین جنگل ... طوفان

کبہی وحشت مین اٹھ کر نکلتی اوٹہا کر خاک کاہی موںہہ کو ملتی

کبہو زانو پہ سر رکہکر وہ لاچار کسی جا بیٹہہ رہتی مثل بیمار

کبہو مونہہ دانت سی اپنا او کرتی تڑپتی اور بلکتی جان کہوتی

کبہو دیوانہ سان بکتی وہ دلگیر کبہو خاموش بیٹہی مثل تصویر

کبھو غصے سے پردا اٹھا جھپاکی
بیان کرتی تھی یوں اپنے مدعا کی

جلاکے مجکو غصے سے مشعل ہوئی
کہی جونہی منہ دیکھ دیگر کی بو

نہ دیکھا پس انسان جوں کر الب
کہ جوں پھر چھوڑ پھرا جو کر کو تھا

سی آئینہ وہ خال لیکر
بھبھوت اپنی ملی تھی رنجہ کیا او

کبھو نیند جب ہو کر دریہ آتی
جگر تھامتی ہوئی پھر کہر میں جاتی

بسان مہر جلتی تھی وہ بیتاب
برنگ ماہ ہر شب بجز رو خواب

اوسے غم سے کہ تھی حیران و نالان
ہوئی صبح وطن شام غریبان

اوسے از بسکہ دیگر غم رہی تھی
ہو گیا میں کہ جوگی رم لئی تھی

غرض اوسکی جدا ہمیں شب و روز
گذرتی تھی نہایت با غم و سوز

خیال اوسکی یہ اکدن جمین آیا
کہ دل بہلاؤں اپنا باغمیں جا

تصور یعنی کر قد رتن کا
تماشا دیکھی سرو چمن کا

عذار لعل نوشین یاد کر اب
گل و غنچہ سے لیجے دل کا مطلب

نظر تو ہے نہ چشم رتن سے یوں
تو دیکھوں چشم نرگس کو چمن میں

جو باد آئی

جو یاد آئی کبھی وہ زلف پریشان	تو سنبل پر کرونکی جا معطّربان

چمنمیں جو ... ین داستان میں	کرونکی بسکہ سوسن سی بیان میں

یہ جیسی نکہار ... وہ غیرت باغ	برنگ لالہ گلرخسن لیکی داغ

محو سر آدی اسی گلشنمیں خرامان	کبھی مانند گل تنگ گریبان

بس غمسی وہ سرگرم فغان تھی	کبھی تو عندلیب ... نالان تھی

غرض تب سی تہی ہجرانی کو وہ دل	ہوی سوا کی دو لی مرغ بسمل

تہ اوسکا یاد کر وہ رشک شمشاد	ہوی سو اور بہی وہان کرم فریاد

جو دیکہی سو لبہو نہرین وہ جاری	تو بر برف کی وہ اشک باری

کسی جب ملی ہو کر نکل نہ پائی	چنار آسا کف افسوس ملتی

قریب سرو بہر بہر کی جو آتی	تو نالہ کہون سرو آہونکی بناتی

پہرہی تہی باغمین بس جابجا وہ	لبان قمریان کو او سراوہ

پر آہ ... کینچتی تہی وہ مشوش	فلک تک بہجتی تہی جسکی آتش

پکرتی اوسکی آہوسی تہی جیسا	کبھی تو باغ سارا جل گیا تہ

جلی تہا اسکا جگر آتش سی تہی ہا کباب سوختہ ہر جا نو تہی

نسیم سرد وہ انکی راحت افزا کہی اوسدم جو دم عوض با صحرا

حرارت سی اوسکی تہی بستر سما نہ جینی آگ لو لگا سب

برنگ غنچہ ہو گلشن سی دلتنگ چلی صحرا کی جانب ارکی نک

نگہ کی تہی وہ مضطرب حال بہری تہی بس غم الفت کی باہل

بہ آتش اوسکی آہون سی تہی پیدا کہ جیسی ونت سارا جنگلا تہا

ہوا پر شر جو دود آہ اوسکا سراپا تک ہی سیہ گردون ہوا تہا

ہوا تہی سیل اشک سی پر زبان نہ بس سی اوسکی دریا خشک تہی وہان

حنا از اشک افسوس مل مل جلا دی آتش غم سی وہ جنگل

جو تہی وحش و طیور اوس دشت کی وہان شرار آہ سی تہی اوسکی گریان

اونہو نمین ایک طایر باد پیما بہکلم نام تہا اوسکا جابہ رہا

نہایت دیکہ اوسکو مضطرب حال لگا یون کرنی استفسار احوال

تو اے دلسوختہ ہی کون آئی کہ آتش تیری آہون نی لگائی

ملی عا

تجھی بیکس کا الم ہی ای غم اندوز | کہ ہی ہم کو تیری ہی آہ جانسوز
خدا کی واسطے ای ماہ پیکر | بتا کس کا ہی تیری جی پہ داغ دلبر
تو ای خانہ نشین ای دشت پیما | بنایا کس نی یہ کیا حال تیرا
تو ای لیلی روش با روی گلگون | ہوئی آوارہ کیون مانند مجنون
ہی یہ جو نقرہ داغ کسکی غم سی غمگین | جو یون کھوتی ہی پانی آب پرین
تجھی گردون نی کیا آفت دکھائی | جو تو نی اپنی یہ صورت بنائی
کسی ظالم نی تجکو یا ہی لوٹا | جو تجسی ہی تیرا گھر بار چھوٹا
کسکی ہی تو عاشق ای پریزاد | کہ اوسکی غم سی ہی تو جان ناشاد
کوئی پردیس کو تیرا گیا ہی | طلب جسکی تجھی یہ جا بجا ہی
مجھی احوال سارا کہہ تو اپنا | بجا لاؤن جو مجسی ہوسکی کا
کلام طایر دل سوز سنکر | فدا کر آنسوؤنکی اوسنے گوہر
لگی کہنی کہ ای مرغ وفا دار | کہو کیا تجسی اپنی حالت زار
نہ سمجھانا کھنی ہی حال میرا | نہ تجسی پوچھہ کچھ احوال میرا

وہ آتش ہی پرتو ہی جو دم سوز زار
بیاں کبھی تو ہو ایک خلق بریاں

یہ آتش کہو گر میری دلکی جاوے
کہ لازم ہی اسکے بجھانے سے

کروں شکوہ میں کیا بخت سیہ کا
کہ دولت سبکی ایک دو روزہ کا

یہ حالت یعنی جو مجھ پر عیاں ہی
سو باعث اوسکی یہ بھی زباں ہی

بنی ہی ہجری میری دشمن حال
کہ یہاں تک جیسی بگڑا میرا احوال

یہ میری ہی کہانی کر اسی غور
کہ ہی ایک شہر اس جا نام چیتور

عجب نقشہ کا وہ دلکش مکاں ہی
نمونہ جسکا ایک باغ جناں ہی

وہاں کا ایک راجہ ہی رتن سین
جہانکی دلکو جسسی راحت و چین

سراپا حسن میں رشک پریزاد
تو از حسن مجسم ہی خداداد

کوئی ثانی نہیں اوس شہرہ کا
زبس ہی حسن و خوبی میں بہو کا

فراغت سے تہا اوسکا ملک میں راج
کوئی بستی میں اوسکی نہا محتاج

سنا کہ ایکدن وہاں ایک نامہ ہن
بظاہر دوست پر باطنمیں دشمن

لیتی ہمراہ اپنی ایک طوطا
بہت خوش رنگ زیرک اور دانا

١٧٣٥١

وہ طوطا تھا قیامت ایک طرار / نہایت اعجوبہ اوسکی تھی گفتار

ہوا ایسا بجا سخن شناق / کہ طوطا ایسی کم ہونگی ناطق

دیا اوسنے بہت کو مال باندازہ / غرض شادان ہوا طوطی کو لیکر

زبس وہ طایر شیرین نوا تھا / رتن کا بس مصاحب وہ بنا تھا

نہ ایکدم دیکھتا اوسکو رتن سین / تو ہوتا تھا نہایت ...

ہوا موقوف اوسپر اوسکا جینا / کہ اوس بن خوش نہ تھا کھانا و پینا

ہوئی یہ واردات ایک روز ناگاہ / محلین چھوڑ اوس طوطی کو وہ ماہ

ہوا تھا سوی صحرا عازم صید / کہی تب دیکھ شاہ نخچیر کی قید

قفس میں یہاں طایر شیرین نوا کا / کہ کھونٹیا میں کہ ایک جانب رکھا تھا

میں اوسکی رانیون میں تھی ممتاز / بصد عیش و طرب ہستی سرافراز

سوا اوس دن میں ... سنوارا / زمین پر جیون پریکا ہوا اوتارا

نہا دہوکر بنی ایسی میں اوس روز / کہ جیسی کوئی دولہن ہو دل افروز

لباس فاخرہ کر زیب قامت / مرصع پوشش سر تا با قیامت

یکایک آئنہ پا رو بہ شاداں — ہوئی میں حسن اپنا دیکھ نازاں

غرور حسن میں آکر بہت یکبار — لگی طوطی سے کرنے عیبہ تکرار

کہ اے شیریں نوا او دشت پیما — کہیں دیکھا ہی لڑکی تونی مجھ سا

تو اُڑتی ہیں سنگلدیپ کو ہم — کہ وہاں کا حسن ہے آشوب عالم

ا بہتر ہی کوئی ہی وہاں پر — اگر دیکھی ہو تو مجھ سے بیاں کر

یہ سنکر وہ پرندِ غارت ہوش — ہوا جیوں طایر تصویر خاموش

نہ جب رہنا ہوا مجھکو گوارا — کہا میں نے اوسے پھر یہ دوبارا

جواب اسباب کا دے جلد مجھکو — و گرنہ مارتی ہوں اب میں تجھکو

یہ سنکر ہنس پڑا وہ فتنہ انگیز — ہوئی میں مثلِ آتش اور بھی تیز

لگا تب کہنے جسکی پاس میں تھا — میری موہنہ سے پھر باتوں اوسکا

نہیں ہے کوئی جگمیں اوسکا ثانی — تجھے کیا اوسے نسبت اے دیوانی

یہ سنکر آگیا میری تنمیں عرق — کہ بس بحر ندامت میں ہوئی غرق

ندامت یکطرف تب مجکو سوجھی — کہی راجا سے کر یہ بات اوسکی

ذلیکھا

اوسی سے لکر وہ اپنی جان کھودی / تو بس یہان تک اپنی جان دی
نہ تنہا عشق از دیدار خیزد / بسا کین دولت از گفتار خیزد
در آید جلوۂ حسن از رہ گوش / ز جان آرام برباید ز دل ہوش
بکل جادو ہی جو جو کی ہو رتن سین / تو پہر معلوم سب کا راست وچین
پہ چیمین سوچ کر مینی خفا ہو / کہا فی الحال بس اپنی دو رکہ
کہ اس کمبخت فتنہ گر کو فی الحال / کسی گوشہ مین جا باندہین ڈال
اگرچہ دایہ سمجہاتی مجہی تہی / ولی بہڑکی ہی تہی اک آتش غضب کی
مبرتا کی سی لی دایہ نی جاکی / جو لی بت رکہا اوسکو چہپا کی
کہا مجہسی کہ اوسکو مار ڈالد / بلا ہی خانہ کو گہر سی نکالا
رتن باہر سی جسدم گہر مین آیا / نظر کی سامنی طوطا نپایا
اوڑا فی الفور اوسکا طایر ہوش / ہوا دریای غم یکبار پرجوش
کچہہ اپنی دلہی دلمین سوچ راجا / لگا کہنی کہ ہیرا من ہوا کیا
کہا ہمنی کہ وہ کمبخت طوطا / مبرتا کی بدی ہمی تبری کرتا

مجھے بھی ہائی تجھہ کہنی تھا ناسزاوار — سو ہاں ہنسی اوسی ڈالا یہاں مار

یہ کیا کہنا تھا بس ہو پر غضب وہ — لگا ہنی بصد رنج و تعب وہ

کہ طوطی کو میری جلدی منگادو — وگرنہ ہے جہاں وہ تم بھی جاؤ

جو میرا من کو پاؤں کہا نہیں ار — نہیں جیتا چھوڑوں کا جگر دار

سنی کلمات جو میں سخت اوسکی — کہی تو اور کیتی ہے میرا طوطی

کہا تب میں نے راجا سے کی اے ماہ — میں زندہ ہی نہیں تمہاری لغتہ جاوہ

منگا دیتی ہوں میں طوطا تمہارا — ہوا معلوم ہمسی ہے وہ بیچارا

کہی تب بس دایہ کی میں دلریش — کہا سب واقعہ آیا جو درپیش

وہ بولا بس میری غم کی کہانی — کہ تھا تمسے میں آگے پر رانی

کہ یہ طوطا ہی بس راجا کا مرغوب — نہیں غصہ میں اسکو مارنا خوب

میری اس بات میں اب کیا ہی تقصیر — بتاؤں کیا تمہیں میں اسکی تدبیر

پھر آخر رحم کھا دایہ نے مجھ پر — کہا جیتا ہے طوطا خوف مت کر

غرض وہ لا دیا طوطا ددانی — بچایا جانسے مجکو خدا نے

رانی

رتن نے پھر تو اوس طوطی سے پوچھا | کہ اے رام جان کیا تجھ پہ گزرا

کہا ہو ناگمت نی جو کہ تجھسی | بڑا وسواس ظاہر کردہ مجھسی

کہو تک قصہ کہ تم بن جو دیا | کہا رجا سی اونی حال سارا

پدم نی خوبیان ساری سنائین | غرض کہہ کہہ کی باتین سمجھائین

پدم نی عشق کی انکھین دکھائین | جو تھین سو جی تھی باتین بتائین

غرض جب عشق اوسکی دلمین آیا | تو اوس نی آپ کو جوگی بنایا

بیک عالم سناتھہ مین جوگی ہوا ہی | طلب مین اوسکی جیسی وہ لیا ہی

کیا سنگل کو وہ جوگی ہو جب سی | سبھی معلوم کچھ احوال تب سی

وہ آوارہ ہی جیسی مثل مجنون | مین اوسکی غم مین موجو کن ہوا ہون

سنگھ نی سنا یہ حال سارا | زمین پر اپنی سر کو دو مین مارا

کہا اچھا تو نامہ لکھ مین جاؤن | جواب نامہ تیرا اوس سی لاؤن

زبانی اوسکی الاؤن سب مین پیغام | کہ تا دلکو ہو تیری صبر و آرام

کسی صورت سی تہ اوسکو بہجا دی یہ کہنی ہی

جو کوئی ناکست کی حال پر کچھ رحم کھاتا ہے

دے یا ساقی مجھے وہ جام صہبا | جسے پی کر لکھوں خط ناشکیبا
سنا وہ طایر کی دلسوز بکی | لکھایا نامہ جان سوز تحریر
رفیق و دستگیر جان ناشاد | رہو شادان سلامت تا ابد باد
بس از آداب نیاز صد تمنا | برائی روشنت بادا ہویدا
کہ ای تاراج تو ہوش و قرارم | پریشان کردہ تو روزگارم
کیا ہی جب سی تو اے راحت جان | نہین آرام و تسکین مجکو اک آن
برنگ لالہ ہو مین داغ بر دل | ہی درد دل سی دم لینا بہی مشکل
تیرے آیا بن ای گل باغ جوانی | پہرون ہون مثل بلبل مین دیوانی
جو یاد آوے ہی تیرا سرو قامت | تو ہووے ہی مجہ پر بپا اک قیامت
جدائی کا نہر ہی جب سی ہی آزار | ہوئی چون نرگس گلشن بیمار
نظر آتا ہی تجہ بن جو مجہی باغ | ہزارون دل پہ پرتی ہین مری داغ
نہین مین دیکہنی ایسا وہ گلزار | کہ ہووی دل میرا جسنی بیزار

فرو ۱۹۰۷

فزون ہی دمبدم اب بیقراری … بسان آب جو ہین اشک جاری

لڑی ہر تی ہوئی ہین وہ اشک خونین … ہر یک قطرہ ہی جسکا رشک پروین

کیا تو نے کی جیسی سنگدلی جو … مین جو کہتی ہون تیری عقل بروکی

کوئی ہی کام کرتا ہی کہاں اب … کیا ہی بیمروت تو نی جیسا

گئی جو کی ہزاروں سانپ جیسی … لیجانا مجکو ہی ہمرہ دوسی

خیال غیر سی وہان تو ہم آغوش … یہان مین مرگ سی ہون ہمدوش

ہی تو ہمراہ اور و نکی گلعذار … یہان خار رشک سی مجروح و افگار

کیا تونی مجھی دلسی فراموش … یہان مین یاد سی تیری ہم آغوش

وہان تو غیر سی بارو ہی خندان … مین یہان تجبن سدا باچشم گریان

طبیب غیر وہان تو یہان مین بیمار … حبیب غیر تو مین عاشق زار

تو بزم غیر مین از صبح قدح نوش … شراب غم سی تیری یہان مین بیہوش

ہوا اغیار کا تو تاج سر وہان … مرا با مثل مجنون یہان مین عریان

اگر مین وقت تیرا ہی آلم یہان … جلیس بزم تیرا کون ہی وہان

ہوئی ہی جیسی تو اودہر کو راہی　　مین ہون جیون گرد بادِ دشت راہی

خدا جانی تجہی کیسی لبہایا　　کہ تو نی مجکو دلسی یون بہلایا

کہون کیا اب اشارہ آیا ستانی　　برسی دل پر میری یہ برق خرمن جلانی

کہان رودز زمین پر دیسی ہین آتی　　نظر سی آکی صورت ہین بناتی

صدا ہی رعد ہر سو ابر برسی　　ولی تجبن کہون کیا جی یہ ترسی

چمک بجلی کی ہی مجکو ڈرانی　　نہی جان و دلمین اک آتش لگاتی

نہ آیا اوس مہینی مین بہی تو پاس　　رہی ساون مین تو بہی آنیکی آس

رہی مین منتظر اوسمین شب و روز　　برنگ برق سوزان و حسرت اندوز

چمن جو سکہیان ہماری ہانہہ ڈالین　　کیا سب نی لباس سبز رنگین

ہماری چشم نی ریتی جو آہی　　سوا رنگ سرخ نی پوشش رنگائی

ہنڈولون پر چڑہی جہولین سب عجب　　ولی تجبن مین ڈرا ذوق ہیات

بہجتی اور کی سبزی پاس فی الحال　　از پاتی کسی صورت پر و بال

کرچ کر جب کہ بہادون سر پر آیا　　کہون کیا مین کہ کیا کب دوکہہ اٹہایا

خاطب

نہی دور

کبھی وہ دل سے تھی جو آتش باری
کہ بس عالم میں ہوتا تھا نہیں

گھٹا کالی اور ہمیں برق رخشاں
فقط میں اور شب تاریک ہجراں

نظر چاروں طرف کرتی پھرا کر
دلے دیکھا نہ میں نے آہ تجھ کو

کہو کیا میں پپیہوں کی صدائیں
دل رہا جا نہیں میری انس نکالیں

صدا ہماو بیونگی لپی کہ نبا تھی
تیری فرقت میں اک وحشت فزا تھی

اگرچہ خوب برسا ماہ بھادوں
بجھی تو بھی نہ کچھ دل کی سپردوں

گنوار آیا گھٹا عالم میں چھائی
گویا فوج الم نے کی چڑھائی

صدائے کوکلہ آواز کوئل
پکاریں جیوں نقیب فوج ہر بل

صدا میں رعد ہر دم تو سناتا
کبھی تو طبل جنگی ہی بجاتا

نہ برسیں تھیں وہ بوندیں اور زالی
گھٹا ماری تھی مجھ پر تیر و گولی

چمک بجلی کی تھی ہر دم ڈرانے
کبھی تو تھی گھٹا رنجک اڑاتی

دھنک تھی پاس کی نہیں وہ نمایاں
کریں جو غمزہ و نیر تیر و باراں

تھمی تھی اور ہر کو برق رخشاں
مقابل تھی ادھر یہ آہ سوزاں

جھڑیاں رعد کی تھی وہ تیز و بالہ
ابر باران اشک اور آہ و نالہ

رہی برسات میں تجھ بن اداسی
ولیکن مجھکو تیری ہی ہے بس نہ آسی

یہی کہتی تھی میں تل ملکی نت تہہ
کہ ہوتا ہی موسم یہ برسات برسات

سو میرا غم تیری دلسیں نا یا
کہ ایسا دور جا پردیس چھایا

و یا اوس دیس میں جیدہر توجی کا
نہیں برسات کا موسم یہ ہوتا

نہیں ہوتی وہاں برسات کی دہوم
لہتا اتی نہیں ہی وہاں مر جہوم

پپیہی وہاں بولیں ہیں نہ طاوس
نہ وہاں جگنو چمکتی ہیں صدافسوس

شاید ہر کی تجھی با تو ہوس ہی
کسیکی با نو دربند قفس ہی

بہت کچھ عذر یہ بہی درمیان تہا
کہ پانی لی زمین تا آسمان تہا

نہ آیا سو کہاں تک میں بہی اسماہ
نہ ہی میں رات دن تکتی تہری راہ

کہ تجھ بن بسر در اتین اور اجالی
نہی ای مہر و تجھبی ہر رات کالی

وہ تہنڈی ہی باد اور وہ چاندنی رات
تیری بن بدتر از دوزخ تہی ہیہات

نتہا مجکو میسر دید تیرا
جہان تہا میری نظروں میں اندہیرا

تہا نہیں

جہاں میں پھر ایک تیوہار آیا — ولیکن تو نہیں دلدار آیا

دوالی آتی میں ہر جا نمایان — سراپا داغ میں ہوں جو چراغان

اسے صورت غرض کہن بہی آئی — ترا کی رات جیسی دن کٹا یا

کٹتی نہی گرچہ دن بہی مجکو مشکل — ہوی دشوار کٹنی رات تک دل

وہی عالم کو سردی نے زبر افلاک — ولی مین اور جل جلکہ ہوی خاک

پہ پھر کا ماہ جب دو چند آن — ہوی تجہبن مین دونی اور سوزان

کہ نکہ صف ہی افسوس افسوس — کہ اکہن دونکیا اور سایہ بون بوس

پھ پہاتی سی مین لک اس سوئے — سدا روتی ہی اپنی عمر کہوئے

لگا جب برف پڑنی ماہ آیا — ہوا ولی اور بہی دونا جلا

سبہوں نے پہنی پوشاکیں بنائی — مجہی غمنی ہی آتش لگائی

ہر ایک جل جل طپش سے غمکی مین راکہہ — تیری دم سی شہا ماہ پوس ساکہہ

بسنت آیا ہوا شادان کل عالم — ولی دونا ہوا تو تجہبن مجہی غم

جمنی خلق نی پوشش بر لگائی — یہ مینی زرد سب صورت بنائی

شگوفہ و بلبل ہر جا شگفتہ | سلگتی دل میں تھی آتش نہفتہ

ہوا ایسا کہ کیا عجب ہنگام برپا | جلا آتش سے میری دولت سارا

سبھوں نے گلشن میں تھی ہوس بنائے | مجھے غم نے لو پایا ہولی جلانے

ہر ایک جا رنگ عالم میں تھا اور رنگ | دل و دیدہ میں میرے خون اور رنگ

ہوا اور قمقمہ رنگ کی اوڑانے | مجھے مطلق نہ تھی خوش تر آنے

ہوئی جب جیت کی آمد نمایاں | بھلی بہار سے برلب بیاں

کشیدہ خط کیا طغرا بہ طغرا | زبرجد کو نہ تھا میدان شعلہ

ہوئی تیسو شگفتہ تن سارے | درختوں پر گویا پھولی انگارے

نہال اب پر بہار سور آیا | نہ تو سنگل سے پر جیتور آیا

غرض بسا کہ میں ہی مجکو ترسی | کہ تھی بے فلک سے آگ برسی

یہ جلتی آتش غم سے تھی جاوید | کہ میری آگ سے جلتا تھا خورشید

ستارے جا عرش پر ہنگی ہیں روشن | شرارہ سے میری ہیں روزن

جیسی میں کہ بیجی ہی ایک جل | سواد سے کو قمری داغ پر ان

جلاتی تھی ہوا ہر کوہ صحرا — ہوئی لب خشک دجلہ و دریا

پڑا جو چشمہ پہ بر غرب اگر — نہ آیا چشمہ کا نیلی بہر در

نکلیں اونچی جو مبری کا زم زمیں — مسافر کی ہوئیں مسدود راہیں

ہوا ہی گرم اور سورج کا یہ رو — ہی ٹھنڈی ہی جہاں نہ کہیں بدتر از آگ

خدا جانی تپ بلکہ بس جا ہی مسکن — دلی من تو بچہ ہر لی ہو زن بن

نہ جب تک یہ سکی اسرار نہانی — سوا اوس کی کہا کچھ یہ زبانی

ہی بہولی ہوئی بس ملک بیگانہ من العشرت

جلو اب ملک مالوفہ کی دل رغبت دلاتا ہی

بلا ساقی مئی الفت کا ایک جام — کہ آیا خانۂ اصلی سے پیغام

گدا ہی گرچلی اور بادشاہ ہی — برابر بہتر ہی ہونا گہر کی راہی

بہت کم ہی لی اوس کو فی الحال — تو بس کر واز کو کہولی پر و بال

پس از مدت وہ طی کر کوہ صحرا — نواح شہر سنگلدیپ بہنچا

کہ دیکھا حسن اوس صحرا کا تحریر — برنگ صفحۂ رنگین تصویر

تہی اک بس صحرا میں چند اشجار باہم — لیا ٹک اوس سائے میں زنی وہاں دم

جو آیا تہا منزل سے وہ ناکام — لیا اکدم شجر پر بیٹھ آرام

رتن تہی اتفاقاً سوی صحرا — تہی لشکر آہو وہان تہا کھلا

تہی جو اشخاص آئی اوسکی ہمراہ — جدا ہو اونسے وہ یکبار ناگاہ

اوسی سایہ تلی آکر لیا دم — کہ بیٹھا تہا جہان آکر بہنگم

تہی بیٹھی اوس شجر پر طایر چند — ہوا سے رہا تکی خرم اور خورسند

بہکم سے وہ بولی نیک فرجام — کہ ای بہائی ہوئی تم کیوں بقائم

کہاں جاتی ہو اور آئی کہاں سی — نشان دو ہمکو تم نام او مکان سی

کہا وہ کہونکیا تم سی احوال — کہ میری ہی بس لیٔی اوڑنی پروبال

ہی مغرب سمت ملک ہند مشہور — کہونکیا میں کہ ہی یہاں سے بہت دور

ہی وہاں ایک شہر رنگین نام چیتور — زبس سرسبز ہی فردوس کا طور

ہی مالک اوسکا جو راجا رتن سین — کہ وہ عشق پدم سی ہو گیا بیچین

اولٹ وہ خاک برسر تخت اور تاج — بنا کی شکل جوگی چہوڑکی راج

غرض اید ہر کو وہ غم کا ستایا — تجسس میں ہی پر مارتا آیا

خدا جانی وہ میلی اوسنی پائی — دیا جیون قیس نے مل میں خاک اوڑا

نہیں معلوم اوسے عاشق سے کیا جواب — کہ وہ غمگین ہی تب تک یا لہ خوشحال

وہاں جو نا لمست اوسکی بی رانی — ہی اوسکی تلخ اوس بن زندگانی

سو اوسکی سوز ہجران سی وہ بیتاب — نہایت مضطرب ہی مثل سیماب

غم دوری سی اوسکی وہ جگر خون — سو ہی آوارہ تبلی شکل مجنون

نہ اوسکو رات دن ہی چین و آرام — کہ بس رونی سوا اوسکو نہیں کام

کبھو تکیا اوسکی سوز جان مضطر — ابھی پرتی ہیں جنجال زبان پر

کہ اکدن ناگہان وہ مضطرب حال — بجان و دل غم الفت کی پامال

طبا آتش سی غمکی برق آسا — وہاں آئی کہ جس جنگل میں تنہا

پہ آئی کہنچتی ہی وہ مشوش — کہی تو ہو گیا سب درخت آتش

درخت و برگ بی بار و گیاہ جل — دم گرم اوسکی سی اکثر لگی جل

نظر آتا ہی میرا جو تمہین جلان — سو سب ہی جل لگی اوسدن پر وبال

جو دیکھا اوسکو مثل مرغ بسمل ۔۔۔ کہو نکلیا مین کہ میرا اجل کیا دل

غرض [illegible] کا جواب ۔۔۔ سمجھ دلسوز اوسنی بھی کہا سب

جو اونی حال اپنا کچھ سنایا ۔۔۔ کہو نکلیا مین نے تجکو رحم آیا

کہا مینی کہ اچھا لی مین جاون ۔۔۔ خبر اوسکی جو جیتا ہی تو دون

سو یارو اوسنی نامہ بھی لکھا ہی ۔۔۔ مبری بازو مین یہ دیکھو بندھا ہی

خدا جانی کہ وہ بیرحم و بی درد ۔۔۔ ملی کالے مین جاکے وہ بیوفا مرد

کہو نکلیا اوسکی ہمنسی حالت زار ۔۔۔ کوئی دم کی ہی مہمان اب وہ بیمار

نکلتا ہی وہ غمگین اور نہ بیٹھتی ۔۔۔ بیان کیا کیجی مرتی ہی نہ جیتی

سنا جب یہ زبان نی حال سارا ۔۔۔ غم و الفت نی پہر اک جوش مارا

کہا اوس طائر برتنک شکر سی ۔۔۔ رفیقان وطن کی نامہ برسی

کہ اے طائر مین تیرا ہم وطن ہو ۔۔۔ وفا سی دور تیرا جانثار ہون

وہ نامہ دی مجھی اے نیک فرجام ۔۔۔ کہ نکلی بھی ہی اب اس بن آرام

تیرا مطلب بر آیا حسب دلخواه ۔۔۔ سو اب ہم تم ملینگی جلد ہمراه

از جو

غرض دلگیر کی وہ نامہ رتن کو | اوڑا یہ کہکی پھر اپنی وطن کو

مجھی صحبت سی اوسکی ہی یہ پرداغ | نہو جسکو تمیز کوکل و زاغ

اوسی ہر چند سمجھانی کو لایا | ولی تیز پر الٹ پھر نہ آیا

کہون کیا مین کہ ایک غم دیکھا وہ | فراق و نہ وطن غیرت لیکیا وہ

رتن آیا تھا یا تو شاد و شادان | پھرا اوسدن جو گھرکو تو پریشان

بدن سکھلمین دوا دیک جیسور | ہوا خط بڑہ کایا اوسکا او رہی طور

برہ سان بسکہ جب دیکھا رتن سین | ہوا خورد و کلان ہر ایک بچن

کہا پدمانی گندرب سین پی آ | ہوا مغموم کیون اے دل ہمارا

رہو تم سر ہی انکہون مین سر ہی پاس | کہ اہی اندر ہی تجسی بزم کہ الاس

جواتی نور بصر تو یہان نہوکا | جمین ہو کا جہان اندھیر سارا

رتن نی عرض کی ای صاحب تاج | رہی قایم تمہارا ملک اور راج

گرو نکیا مین دار شکر میرا | کہ یہان مطلق نہین مقدور میرا

اگر ہر موی من گردد زبانی | نشاید گفتن از تو داستانی

اگر ہر موئی تن پر سو زبان ہو — بہ تیرا شکر مجھ سی کب بیان ہو

عناصر جب تلک سر ہی بہم ہن — تو میرا سر ہی اور تیری قدم ہن

رہون کا دور یا نزدیک مین پنہان — ولی تا زیست ہون تیرا ثنا خوان

ولی ہی امر یہ اب اسمین بہبود — کہ یہانسی جاؤ نہین جیتو رکو دو

خبر لایا ہمارا آج قاصد — نہی کم اپنی مین بعضی جو حاسد

اونہون نی وہان کیا ہی فتنہ برپا — سرکش ہو ہر ایک دلمین ہی اڑایا

سوا اوسکی علاء الدین سلطان — کیا چاہی ہی سب کو زیر فرمان

جہان آباد وہانسی متصل ہی — ہمارا حکم اوسکا خار دل ہی

جو فرزند تو مین جلد سی جاؤن — جو ہو بیدار فتنہ تو سلاؤن

جو دیکھی راسی محکم سبنی اوسکی — تو راجا تو سبہون نی مصلحت دی

غلط اسمین کا ہوتا نہین تھی اچہا — کہ بہید ہی کہر کا تہوا نا ہی لکہا

سوا اوسکی جو کچہ حب الوطن ہی — کہ وہ انکا خابہی انکو چمن ہی

انہی سی رخصت کرو جاوی بہ دلدار — اگر ہی زندگی آ ملکا سو بار

کہا راجہ نی اچھا خیر بہتر | کرو ہمراہ انکی فوج و رث بیا
جو ہو اسباب انکا سب منگاؤ | کہ تا ہووی نکچہ تکلیف انکو
بلاؤ اس نقویم و جرہمن | کہا دیکھو تو ساعت سعد و احسن
ستارو کی بتاؤ نیک ساعات | رجال الغیب کی سیر و مکانات
ہو نہوان نی دیکہہ کر تقویم المقدور | کہا کر نجم ... و نحس اور غرور
سفر ان کا ہو کالا ان روز و شنبہ بابر | تو بہنچی رنج بر سو جان کی خبر
رجال الغیب کا ہی کابہ احوال | کہ وہ کردشمن ہتی ہین ہمہ سال
سفر جب کیتین در پیش آوی | مقابل اونکی لازم ہی نجاوی
ارادہ سمت مغرب کا اگر ہو | تو ان تاریخون میں ہرگز نجاؤ
تاریخ چار و دوازدہ سیوم | ہین با ہم نوزدہ اور بست ہفتم
سفر مشرق کی جانب کو جو آوی | نو ہفت اور چاردہ میں بان نجاوی
جو ہو بابستون اور شستون بار | ہی سمت مشرق جانا سخت دشوار
اگر کبھی کبھو عزم جنوبی | ہین ہی تن کیارہ بیج خو

اٹھارہ اور چھبیس ہی خرد ور | جنوبی سیر کو لکھی ہیں بدتر
جو ہی سمت شمالی سی تو با کر | تو انیس اور پندرہ ہیں سخت منحوس
تجھی لکھ ہی فراست حقنی ہی یاد | نکما تیس و تئیس ہیں ہے
جنوب و غرب مابین ہی جو کنارہ | ہی نیرت نام اوسکا آشکارہ
نکما دوسری بستر دن اور دو | ہر تئی چھبیس دن بہی ہی نکما بس
شمال و غرب مابین ہی کا جو باب | نکما نو اوس طرف لکھا صواب
ہے تیس اور تیرہ دن تاریخ پانچ | اودہر البتہ ہی قاصد کثین رنج
شمال و مشرق کا اوسط ثانیان | کہی ہی خلق جسکا نام ایسان
چھبیس الیسوین یا بست و ہشتم | اگر ہو وہی تو جانی ہیں اودہر کم
جنوب و شرق کی مابین اظہار | ہی الکی نام سن اسکا بیان وار
نوین یا سولہوین یا بست و چارم | و یا بہنی ہو جانو ت او دہر ہم
سوا اسکی کہو ہمدن اور یہ صاف | اگرچہ ہو لکہی سیر اطراف
کجا شنبہ دو شنبہ شرق ماہ | نہ یکشنبہ نہ جمعہ غرب کی راہ

سہ شنبہ چہار شنبہ میں شمالی / تھا ناقہ اودہر اسی لاؤبالی

اگر ہووے تجہی عزم جنوبی / بروز پنجشنبہ کیا ہی خوبی

یہہ ہیں انکا حساب الصاحب نام / یہی از دانش انکا روز و شب کام

ہمیشہ کو اب عزم سیر کیجی / رجال الغیب کا دن دیکھ لیجی

اگر ہوں پشت پر جانا تو ہی خوب / کہ ہی از بس کہ سب لوگونکا اسلوب

جو انکی راست جیب قاصد کی ہووے / اگرچہ اسمیں شر ہیگا ولی خیر

اگر ہو سامنی ان کا گذارہ / تو بہتر ہی کرے انسی کنارہ

محبت دیسی سنگل کی او شہریار / ہوی رخصت بہو نسی کہ ہیں جاکر

مدام نے یہی کہا ہر چند سب چل / کہ ہی رہنی کو بہتر ملک سنگل

صداے کار تو بوجہ ہی ہماری / اور آگی جو کہ ہو مرضی ہو تمہاری

محبت ملک کی اپنی اوٹہانا / جہان جاوگی ہمکو ساتھ نہ جانا

تمانا اونی کی آخر تیاری / کہ اب یہانسے اوٹہی قسمت ہمارے

گیا بر دیس میں بس خوب آرام / اور ایا خانہ اصلی کا انجام

ہوئی رخصت بدم صحبت محرم انسی
اٹھیں سب رازدان و ہمدم و مونس

لگی مل ملکی آپس مین وہ رونے
کہ آنسو کی پلکو نہر برسنے

کہ مین تم سے تہی اور ساتھ کہیلی
ہوئی یکدم سو مین تمسے اکیلی

سوا ب قسمت مین ہمکو وہ نہی جانا
نہین ممکن جہان دیا پہر کی آنا

یہ ہماری آخری ہی اب ملاقات
نہین ممکن جہان سی پہر کی آنا

دعا سی ہمکو اکثر یاد کیجو
سنا یا کچھ کہا ہو بخش دیجو

نکیجو نامہ کا شکوہ سی مذکور
کہ ہی سسرال سی مسکان بس دور

کہ حایل درمیان ہین ہفت دریا
نہین وہان سی کوئی ادہر کو آیا

غنیمت سمجہو یہ ملنا ہمارا
کہ یہ دم بہی خیال و خواب ہوگا

سنی جب اوسکی ہمزادون نی یہ بات
کہ اسدم ہی دم آخر ملاقات

لگی لگ لگ کی سینی زار و نالان
لگی انکہو سی برسانی طوفان

پدر مادر جدائی سی بدل خار
بسان عندلیب سوختہ زار

برادر اور خویش و اقربا سب
بہم گریان و نالان آہ برلب

عرض کرتا تھا مراک آہ زری — کہ اب تو ہوتی در بدر رسوائی

بدم رخصت ہوا دار اور بدیسی — کبوتر کیا میں کہ کہیں بکدرسی

بہو نسی ملکی اور آنسو بہا کی — جو ہیں جو ہندہ نہیں تہی وہ آگی

کہڑی جو جو وہان باریدہ تر — کبھی اشکوں سی وہان کیر گھبا ور

پرستاران و ہمدم وہ برلوگ سا — کہ جنکو بہار ہووی ہر ہمی عشق سا

مصاحب سب رتنکی اید ہر اودہر — جلو میں ماہ کی جیسی ہون ہیکر

نشان و نوبت و فیل و عماری — کبھی تو عید کی جیسی نبازی

ہوا الجر جہا نمین عشق جسکا اشنا اک دم
نو اوس پر موج غمسی آتی کیا کیا اوسکا تھا

ہلاس پیالی جام ایک شتابی — کہ آتی ہی کوئی دن کو خرابی

رقص ہوتا ہی اب دریا کنار ہی — بیان اوسکی کروں ساری بتا ہی

وہ لی اسباب بار سب باہم — چلا القصہ ہو رخصت وہاں سی

پس از قطع منازل چند در چند — لب دریا پی شور آہی و حور سمند

سمند یہ شکل یا معین کی بنا کی تہ — سر تن کی سا سنہی فی الفور آکی

نکا کہنی یہ اوسی کا مہاراج تہ — یہ زکات مال دیو اپنا مجہی آج

کہ ہوتی ہی زکات مال بہتر — غرض ہی مال دینی سون بر تمغر ر

سدا ہوتی ہی دولت اسی افزون — کہتی ہر گز نہ ہب ہو جہ سی بیرون

کہا جا جانی چل بی دا ہیا — دون کہر نہین فیا من الغیب

نیا آیا ہی تو دانی کہ بان سی جد — کہ دون لاکہون ردی تجکو یہان سی

یہ جنگ گفتگو کی کوتہ اندیش — کیا وہ غیر غوا ہی عاقبت کیش

اید ہر لی لشکر و ہنگام سوار — ہوئی کی جہاز و نمش سوار

جبد ہی کشتی ہین کہ ڈولی و جہولن — جہاز نکی دیئی سب باد بان کہول

غرور اپنا بنا کر خضر و ہادی — چلی جس وقت تہ در جنگ شادی

نہ سمجہی یہ غرور اپنا وہ نادان — کہ ہی حرف تکبر عین طوفان

لگی ہیبت نصف دریا کری طی — ہوئی باد مخالف بہر توجہ انگاہ

ادہر ہاتف ہیبت سی طوفان جو — کیئی اور ناخدا کی دیکہکر ہوش

بہ ارادہ مجلس کردو رہین کو — کہ واپ یا رب العالمین کو

وہ طوفان کیا تہا تہا ایک جہت سر بپا — کہ تہا دریا میں ہر سو شور و غوغا

ہو منت بن کہ تہا اب سیاہی اندہیر — جہازوں نکو کیا جستی زیر و زبر

سہ طوفان نہی ہر ایک موج دریا — کہ جیسی کشتیاں ہوتیں زیر و بالا

جہازوں میں جو تہا اسباب سیاہی — سب ان سب ہوتی ہوا سب بر تباہی

ہوا اسباب سب ایسکہ غرق آب — تہا یا کچہہ نشان جیو للؤ نایاب

ہر ایک تہوکریں لاکہوں ہاہی جب آکر — جہازاوں کا کیا ایک سمت ہر کر

او دہر کو روز و شب ایک دیو واہی — کیا اژ نا تہا اکثر صید ماہی

سر اوسکی پانچ دریا میں بہی نہی وس — کرتا کس کو کہانا تہا و دنا بس

سدا ہونہ سی تہا وہ آتش اوکلنا — کہ اپنی آگ میں تہہ آب جلتا

بیان قد کردن اوسکا کہان تک — زمین سی کود تہا آسمان تک

وہ صورتی سر بر شان سر بسر نہی — کہی تو کوہ بر باہم شجر نہی

بہ بہیکن نام سر تا پا سر فام — کہ ہاتہی لنکا اوسکا تہا نام

نظر آیا جہاں انگنا اوسی وہاں — تو پھر وہ دیکہہ ان کو ہوئی حیران

جلا اپنی طرف کوں ہوئی بے کرم — کہ پائی آج مدت میں غزا ارم

نکالی یا انت باہر مونہہ سی سارے — دیکہا تا انکہیں پر وحشت ہوت کہنار

بہیانک شکل پر سی بیکلی پاون — بہت کہنتا ہوا جبہ کی کہتا جان

تو سب اون باہر دیو کی در آیا — کہ جیسی ابر کا انجم برسایا

بنی لی روبرو آکر وہ مکار — نیاز و بندگی کر خوب اظہار

لگا کہنی زبس شیرین زبان سی — کہاں جاتی ہو اور آئی کہاں سی

جدہر جاتی ہو پر سفر نہیں خوب — کہ اسجا کہہ پر لاکہوں میں کئی ڈوب

یہاں تمیں راہ سی ہوں خوب آگاہ — دیکہا تا ہوں سدا بہولیکوں میں راہ

مجہی دیکہنا بہی خدمت خدائی — لگاؤں یعنی بہولوں کو ٹہکانے

تمہیں میں جلد یہاں سی پار کردوں — ولی محنت سی میں اپنی ابہی توں

کہ جو نکیا میں جو شفقت اوسکی پائی — سمجہ نکی جا تمیں کچہہ جانتا آئی

منتا کیتی ہیں کیا اعلیٰ واد نا — کہ ہیا اہل غرض مجنون ہوتا

رتن بولا کہ اچھا خیر آئے / جب انتک وہ تیرہ سکی بہیا سی نجات پائے

اوتاریو ہمکو دریا سی تو آسان [illegible] / کہ ہیں ہم بہی جانسی بس پراسان

سو بست ار موتی دریا سی ہم پار / سدا مانینگی ہم احسـ[illegible] تیرا [illegible]

کہا اوسنی اجی بہت اچہو تم / بلا وسواس آگی کو چلو تم

فدا تمپر میرا یہہ جان اور دل / کئی دیتا ہوں اب آسان مشکل

چلی ہمراہ اوسکی شاد و خورم / کہ اب ہم پار اوترینگی بیکدم

رفیق [illegible] سب دریا مین آیا / زہی قسمت کہ ہمنی خضر پایا

نہ سمجہی پر عزہ اپنا وہ نادان / چلی بالتو تہہ اوسکی شاد و شادان

لگی کشتی کو دینی آدمی خوار / جدہر دریا مین تہا گرداب خونخوار

اودہر لی گیا اوسنہ بہلا کر / کہ تا کہاجاوی اونکو وہانپر جا کر

غرض گرداب مین کشتی جو آئی / ہر یک چرخ گردش خوب کہائی

انہین گرداب آفت مین بہا کر / لگا ہسنی اونہونسی دور جا کر

رتن بولا کہ اتنی بیوفا تم / خدا سی ڈر نکر یہہ نا خدا [illegible]

وغا لیسی ہی کرتا ہی کوئی یار — نہوا ہی آشنا بیگانہ کردار
وہ بولا نت یہی ہی کام میرا — یہی مکر و فسون ہی دام میرا
میسر ہو جسے کستی ہی — کہ تم سے ہی غذا ہی ترم یا
تمہیں اس عقل سے لایا ہو نہیں کچھ — کہ ہوت کا آج ملا ... کم
کہا ... ہنس کے اور ... شاد — یہی کہہ کے نہا اوسے ... قصار
قضارا ایک ... آ گیا وہاں — بجا ہی اوسکو نہیں کوہ پران
اگر وہ دیو کو نہا دیکہہ پاتا — کہ اسکو اوسکی ہوتی ... نہانا
کہیں ... راج ہنس اوسکو اٹھا کر — نہایت تیز پر اوڑ کر کوہ پیکر
بہیکن پر کرا ... ہی پا جہوت — ک... پر جیون کری تا کہ فلک تک
کہو نکیا نہی جو کستی میں وہ مجبوب — کیا ایک ایک کا ... دیکہہ جی دوب
جو کی جنگل میں پکرا اونی پرواز — کبوتر کی ... لی جاتی جون باز
کئی کستی ہوا سی اوسکی ... توٹ — ای تخونکی باہم وصل ... ٹوٹ
... جب آگی ... — ہوا تختہ ہر ایک جانب لو را ہی

کوئی دو بالین کوئی بے پیا تھا ‏ ‏ کوئی تختہ سے لپٹا رہ گیا تھا

تباہی جبکہ اوس کشتی پر آئی ‏ ‏ رتن سے اور بدر سے ہوئی جدائی

کہ دو تختوں پہ دونوں طرف کو ‏ ‏ ہوئی جب صبح بہا لے گئے دو روز

سے یہ دونوں اوسی بہہ کے پہنچے ‏ ‏ خبر باہم نہ دونوں کو رہی کچھ

بدر کا اسی تختہ بہتی بہتی ‏ ‏ تہ بہ موج دریا سہتی سہتی

طالع سے گیا اس یکطرف کو ‏ ‏ کہ تھا نزدیک جس سے ایک ٹاپو

جزیرہ ایک وہاں فرحت فزا تھا ‏ ‏ نمونہ کہیں جنت کا بنا تھا

وہاں کا تاجور تھا خود سکندر ‏ ‏ سو اوس دم اتفاقاً اوس کی دختر

لب دریا پر آئی سر ناگاہ ‏ ‏ تھی بیٹھی لڑکیوں میں بر سر راہ

بدر کا اسی تختہ آگیا وہاں ‏ ‏ ہوئیں وہ لڑکیاں سب دیکھ حیران

کنارے سے لگی وہ جب ملک زاد ‏ ‏ کوئی بولی پری ہے اور کوئی حور

ہوا کیا ناخدا اشکوں کی باتیں کہ بے ظالم

بھلا کشتی عاشق کو سہارا ہے لگانا!

پلا ایک جام اے ساقی سرشار — بجز غم سی ہو [illegible] طبع کی [illegible]

سخن کی ناؤ ساحل پر لگاؤں — رتن لا اور ہدم کو بہر لاؤں

[illegible] کہ وہ حسن خداداد — تو کیا دل مین کہ ہی [illegible] دی [illegible]

دلی ہنر ہر [illegible] جنس [illegible] — کی تختہ پہ جیوں تصویر بجان

کہیں دن کیا رنگ اوس [illegible] لگا — نپٹ غمسی زبس نیلوفری تہا

کہا دن آز لیوں نی دخت [illegible] کو — کہولو لین لگال اوس [illegible] سنگ کو

بقید زندگی ہی یا ہی بجان — تو ب ہو گیا [illegible] صورت [illegible]

کہا او نی کہ مین بہی جاہنی ہون — اسی [illegible] لی او تو [illegible] دیکہون

غرض وہ ہمدم دختر شاہ — گئین اوس مہروش سی [illegible] جو [illegible]

لیا وہ کینچ تختہ تہا جو بہتا — کہ وہ تختہ پر از تخت پری تہا

زبس اوس مہوش کو چند دختر — لی آئین جیسی دریا مین سی [illegible]

کئی اور دیکہنی ہی سکی ہر ہوش — کہ تہی لی مرسی ہاتہ [illegible] کوش

قدم تک [illegible] سی تہی وہ غرق زیور — نہ کہی تو کم [illegible] ہی اوسیر

کوئی بولی نہیں معلوم کیا ہے — کوئی بولی کہ اسرار جدا ہے
کوئی بولی کہ ہے یہ دخت شاہی — کہیں کشتی ہوئی اسکی تباہی
عوض تو اس حفاظت خوب سی کی — کہ وہ خود رفتہ ہے اپنا بدن آپ
[illegible] — کہ اسمیں کم ہے تیرے چشم کو وا
کمال درد دل سے آہ بھر کی — نکلی کیسی رتن بابل یار دیا
سنا جو نام اور ونکی زبن کا — ہوا معلوم حال اوس گلبدن کا
کہ یہ ... ہی دریا کی راہی — مقرر اسکی کشتی ہوئی تباہی
رتن کا اندر اسکا ہو گیا عذر — کہ ہے جسم پہ اسکی عاشق زار
وہ سہوا کر تماشا ہار اچھا تہا باشا — کہاں جاتا ہوا اسکو نیکی ہمراہ
ہی دریا میں مصیبت اتنی آئی — ہوئی دو تو ملن سو باہم جدائی
کہا اوس عاشق نے اپنا نام سی — سنا نام رتن جسکی زبان سی
کہا ... رو رشک ستارہ — زرا ہوشیار ہوا ماہ پارہ
تیرا کیا نام اور کس جا وطن ہے — کہاں ہے تو کہاں تیرا ... ہی

بچھڑ تو ہمیں دریا سے نکالا — کہ تو بہتی نہیں ایک تختہ پہ نہر

نہایت ہے کہ مجھ میں ہو کشش اور دم — نہیں خدمت کریں ہیں در پہ سے ہم

اب کہ [illegible] عادت ہم دوا سے — شفا چاہے تیری ہم نہیں خدا سے

غرض سوچی یہ جسدم وہ جگر خون — رہی سے واقفی [illegible]

خدا جانے وہاں کیا اوسپہ گذرا — کہن لو یہ [illegible] یا کہ ڈوبا

کمال درد و غم سے بھر لی بھر آہ — ہوئی تجویز یہ کہکی اونسے وہ ماہ

تمہارا ہمیں اوس کی سرفرازی — کیا احسان اور بندہ نوازی

ولی یہ عرض ہے تم سے کہ مجکو — اسے دریا میں لی کر بہا دو

نہیں ہے زندگی بجز مجکو مطلوب — ڈبو دینا ہے میرا ہے زبس خوب

کوئی ممکن ہے میں تنہا رہوں سے — جدا ہو کر جیون رنج و محن سے

سنی اوس سفینہ کی جو زبانی — کہ نہیں غمکی سراسر ایک کہانی

ہوئی حالت بہ بیکسی زار و گریان — کیا رو رو کی بر [illegible]

اونہا کر وہ اونسے بہر اوس سفینہ جا بنگو — لی آئیں شاد شاد اپنی مکان کو

ولی یہ غم تھا ہر ایک گلبدن کو
کہ اب ہو نہ دیکھیں اس گل تن کو

خدا جانے کہاں دریا وہ جا کی
کہیں پایا نہیں کی لہرین بہا لی

غرض اس غمسی غمگین و حزین شاہ
پرستاروں کو لیکر تب بجا [illegible]

پہ رو دیا اس [illegible] پانی ادا [illegible]
کیا اوسکا مفصل عرض احوال

کہ تھی [illegible] پہ بہر سیر دریا
کہ ہمدم اسی تھی کرم تماشا

کہ اسمین ایک صورت نظر آئی
نظر دریا مین آئی دور ناگاہ

قرینہ تھی جو تختہ پر وہ بہتی
نہیب صدمہ امواج ہتی

اوسی دریا سی فوراً [illegible]
نکل وا اگر مین لائی [illegible]

دوا کی اوسکی مینی جبکہ تدبیر
بہوش آگئی ہوئی کو یاد تقدیر

ہوا دریافت وہ رنج و محن ہی
کہ شوہر اوسکا ایک اہدرن ہی

غرض اوسکی [illegible] کشتی ہوئی
گزشتی اونکی ہی یا دریا مین ڈوبی

سو یہ جب ہوش مین اپنی ہی آئی
تو یہ لیکر ہی غم مین ڈوب جائی

رہن اسی با مجھی اونی ملا دو
[illegible] با [illegible] مجھکو پہنا دو

نہیں آس غم میں بہ تنگ آتی ہو بیجا سے — [illegible] ہو نہ کرا وسکو کہاں سے

تمہاری لوک پہنچی کہ جاویں — ہوا جینا کہیں پاویں تو لاویں

سنا [illegible] تصہ اونی جسدم — نا ثر دلبر [illegible] ہو کیا غم

بہاں بعضی کہیں ہیں بلکہ اکثر — [illegible] پادشہ [illegible]

ہتی یا ہمن کی صورت آپ ہی کی — کیا تہا دا [illegible] لیتی لو رتن سی

غرور سی جو دولت کا تہا — جواب تلخ تہا اوسکو دیا تہا

اسی کہ ہونا تہا اونکی تو جان کا — چلہا نا تہا [illegible] زبان کا

بحکم خالق مختار داور — [illegible] اثر سی [illegible]

غرور انکا انہیں کو سب دکہایا — [illegible] انکا آگی انکی [illegible]

غرض یہ قصہ بیتی سی و سکر — برہمن وضع پہر ہو کر سمندر

تجسس کو کیا اوس خستہ جان کی — کہ دیکھی حق یہ دولت زبان کی

لب دریا پہ دیکہا جا کی یک سو — کہ وہ آوارہ غم [illegible]

نہیں موج سی سا [illegible] آتا — کو یا ہی دور سی منزل [illegible]

[illegible]

[illegible] اوس کو تھا معلوم اصلا
[illegible] پایا ملک کہ یا مضطرب [illegible]

یہ جبین قلزکر [illegible] رشک جنون
کہ یارب مین یہ [illegible] بخت [illegible]

بای صورت ہوا دیا کاراہی
اور ہی قسمت کسی [illegible]

تو کہہ [illegible] مجھکو [illegible]
نہ دو یا نہ کسی کی مجھکو کہا یا

[illegible] اسطرح [illegible] اوٹھا یا تھی
ہو ہی اوسکی یہی آخر [illegible]

ہم تا تھو کسی [illegible] یوں [illegible] موت
نہ آئی مجھکو آئی موت کو موت

بجبر [illegible] شمشیر
یہ پرسش [illegible] کا [illegible] کردن

مرنیکی ادر [illegible]
بن آوے اسطرح سی جان دیجی

اس [illegible] سطلو [illegible] لواره
گذر جانی کسی [illegible]

یہ جبین پنہان کردہ غیرت [illegible]
دل [illegible] داغ سی ایک کھینچ کر آہ

کمر سی کھینچ کر ایک خنجر تیز
ہر ایک رگ [illegible] سبز و خونریز

یہ جاہی [illegible] ہیکدم من وہ سفاک
کری تا سینہ [illegible] اپنا شکم چاک

کرتا [illegible] خون سراسر سبز خنجر
[illegible] ہما دی عاشقی کی ایسی جوہر

کہ قدرت سے میں وہ بہ ہمت پاس اگر — سرا یہ فیض یعنی خود دستمند

لگا کہنے کہ سن ای مرد نادان — نہیں کہتی ہی کچھ اپنا بدل جان

عجب شایستہ ہی یہ جان ہوا — ہوا یہ سی کیوں ہی تا سے ہوتا

یہ تیرا حسن اور یہ نوجوانی — شنیدہ جان ہی کامرانی

تجھے ایسا یہاں کس کا الم ہی — جوانی منعزم ہوں تو عجب ہی

مکان یہ تجکو کسی نے دکھایا — یہاں آتا ہی کوئی اور نہ آیا

تو یہاں آیا ہی اور کر نالہ یہ کر — اور آیا ہی تو پھر کیوں ہی ملکدر

یہاں کرا ہی کچھ قسمت کے رستی — کہیں آ بن تیری ڈوری

کوئی دلبر تیرا یہاں یہ کیا ہی — جو اوس سی یہاں تو تنہا ملیہ

میں ہوں یہاں بجز دریسی خوب آگاہ — کہ ہی معلوم مجکو رسم اور راہ

تو مین اوسکو جہاں ہو وہ ہوندڑون — ہو زندہ یا مردہ پر ملا دون

عجب صاحب نا دہنی نوجوان کو — یہاں سی اوٹھ کی چل مرنی مکان کو

شفیق ایسا زن فی جگہ پایا — تو پھر اوس خستہ جان نین ہوش پایا

محبت کی ہے حقیقت اپنی غم کی — رفاقت اپنی او فرقت ہمدم کی

اگرچہ اوسکو نہ تہا [illegible] جانی کا — ضرور اس طرح پر سنا تہا احوال

غرض ہی تھا ہمیں اوسکو لا کر — نہایت عز و خرمی سی تہا کر

[illegible] ان تے ایک گلفام — نہال گلشن خوبی ہمدم نام

بہی جاتی تھی ایک کشتی کی اوپر — اوسی دریا سی ہم اپنی سو بہکر

پڑے وہ خود [illegible] ہی ہی — بہوش [illegible] رکہی تو یہ کہی ہی

خداو [illegible] سی [illegible] ادمی — کہ قید زندگی سی باہر ادمی

اوسکی [illegible] — رفیق کی نام کی ہی اوسکو تسبیح

ہما نام ہمدم جو ہین [illegible] نی — نوید وصل جان جینی کی تن نی

ہوا بیخود سنا نام ہمدم کو — دل و جان سی بہلایا درد و غم کو

کرایا [illegible] پہر اوس مژدہ کو کی — گل و بلبل کی باہم وصل جو کیا

لگا کہنی وہ اوس [illegible] کیا [illegible] — کہ ای مشفق ہا تیری جانکی قربان

مین جسکی آفت سہی ہی واسطہ — وہ میرا ہی ہمدم و مونس وہی

ستم ہو تمہیں اوسی کا عاشق زار — میری بدولت ہی وہ رشک گلزار

سنا احوال یہ اور بہ بزم پی — دل پرخون میں رنج و درد و غم بی

اوسی بات تو وہ بیہوشی و غش تہا — ہوا سننی ہی یکبارگی افاقا

ولیکن دونو باہم آس اور یاس — نہ تھی جا بولنے [illegible] کی بیقرار

کہا تب ازکیونہیں کہا کی سوگند — کہ تو ای شیر [illegible] اب تو ہو خورسند

ہوئی صبح وطن تیرہی نہی پایا — رہتی ابا کی دیس میں غریبی

ہی مطلب تو نی خاطر خواہ پایا — یہ فرماؤ اب [illegible] کیا

ملکی کہنی کہ لونڈی ہوں تمہاری — فدا یہ جان تم پر بی ہماری

فدا تم پر سدا میرا دل و جان — جیونکی جب تلک یا تونکی آن

ہوئی جب وہ ازکیان بہی شاد و خرم — ہوئی سب دور دل سی کلفت غم

رہنی جب بہم نی وصل یا با — سنا احوال باہم اور سنایا

رہی جب قدری ایک ہی صورت وہان پر — [illegible]

جو بادشاہ نکلی سمندر سی پر — اسی صورت وہ سب لا کر ملاپ

[illegible]

ذید نو صاحب جینور کا لیجانا ستالی ہی
رتن بعینی گوہنی ونکو ہہان سے رخصت لاتا ہی

الا ای ساقی فرخندہ فرجام
کہ بر آباد ان ناکام کا کام

سمندر نی بکٹ سون پار اتارا ہی
کہ ہوتی ہی رتن کی اب سواری

سمندر سی اوہ رخصت ہی جگاہی
وطن کی سمت کو بنی جلا ہی

سمندر کی کیہ رخصت رتن کو
کہ تا را ہی ہو وہ اپنی وطن کو

دیا ایک تار خوش سب گوہر
ہر ایک موتی نہ را دیکھتی ہور

دیا درج پر از لعل جواہر
فدا جنپر سدا جان بدخشان

دیا دبی سفید اور ایک سبز پست
بلندی جسکی آئی کوہ کی پست

نہایت ہی اگان اوسکا جلادا
سکر و جیون خیال وہم دانا

جو ہو روئی زمین پر گرم رفتار
دہمک سی ہوئی جیونتی یہی خبردار

ہزار و تحفہ جات اسکی سوا اور
کئی اقسام کی اہی یا نی طور

غرض دیگر کئی اسباب نامہ
کہ ہمت وطن اونکو روانہ

لئی ہمراہ اپنی شان بان ہی | ہوئی راہ تری کی بہرہ راہی
غرض جا داں بہت از قطع منازل | کئی سب کام خاطر خواہ حاصل
ہوئی وارد وہ اپنی ملک میں جب | کیا منزل بہ دیرا ایک دو شب
ہوئی چیتور کو قاصد روانہ | کہ آیا ہی رتن راجا [illegible]
ہوئی خورد و کلان سب خرم و شاد | کہ اب جو غنی کیا چیتور آباد
اکابر شہر کی سب عام او خاص | گئی آگی باستقبال اخلاص
گئی سبزہ اوپر دانا و اعلی بالا | ہوئی بہار شہر کی خوبی دو بالا
زحد قلعہ ہو مردم نی خورسند | کیا [illegible] شہر لوبسرا [illegible]
ہوئی گرم تماشا مرد اور زن | خزان دیدہ ہوا بازار گلشن
سواری شہر میں اوسکی جب آئی | کہو نکیا میں کہ تھی شان خدائی
کہ آگی سب سپاہی پیادونکی اک فوج | کہی تو قلزم ہستی کی ہو موج
پری لاکھو سوارونکی برابر | سراسر اسپ سبکی غرق زیور
نشان نوبت مراتب او [illegible] | جلو میں اوسکی حاضر شان ہی

ثنا ہو راجا

غلاموں کی وہ ... جب ... بند — کہ جو دست روز و شب جانفزا بند

جہاں کو اپنا سب عالم دکھاتی — سواری سبھی بڑھیا کی تھی آتی

اسی صورت سے جو دستہ ہی آتا — تماشائی کہیں اس سمت سے ہی رلجا

سواری ہمیں نہ نکلی ہو ہمیں جو دار — کہ جسکا سیر یہ از سبزہ گلزار

نقیب و چوبدار ان خوش آواز — صدا اونکی سواری ہمیں یہ انداز

پکارتے ہیں کہ باادب سب باتی او — تفاوت اور ادب سے ہاں تو جاو

صدا نوبت کے وہ [illegible] سہاتی — عجب ہی جب سبھی کانوں میں آتی

[illegible] یہ نکلنا چوب کا یوں — کہ تو نکی تھا صدا سے [illegible] کی گردوں

ہوا [illegible] اک زمانہ — کہ وہ کاتی تھی سنا میں شہانہ

کہو نکیاں کہ بیرون از بیان تھیں — وہ نوبتمیں جو روشن چو لبان ہیں

مرصع سیکڑوں ہی پالکی تھیں — جلو میں اونکی الا کھوں نالکی تھیں

ہزاروں خنگ زرین تن سے قدم باز — مرصع اور طلائی جنگلی سب ساز

جلو کی فوج یکسر بادلہ پوش — [illegible] باندھی برابر دوش بر دوش

وزیر و عمدگان شہر باہم — مرصع پوش ہر یک شاد و خرم
اور اونکی درمیان بازینت و زین — چڑھے فیل سفید اوپر رتن سین
امیرا وہ [illegible] فقیروں کو برابر — بجای سیم دیتا لعل و گوہر
بیابان سی اب یہ بار ہی کہون کیا — ہوا اجل وہ [illegible] ہی قلعہ میں جا
بدم کی اسمین آئی بس سواری — چلی ہی جس طرح باد بہاری
پرستاریں جلو میں وہ پریزاد — کہ جنکی شکل رنگ [illegible] بہزاد
بڑی [illegible] برابر پشت اور سر — ہر ایک [illegible] میں ماہ چار اور [illegible]
چلی جاتی ہیں کہتی ہر کسی کو — ہوا ایسی نہ ہوا کی
اونہونکی درمیان چنڈول و سکہا — مغرق لعل و گوہر میں سراپا
بہہوں تنہا نہیں کچھ اوسپہ قربان — فدا ہوتی نہیں جنبر انس اور جان
جلو میں سیکڑوں ڈولی طلائی — جنہوں نے [illegible] لکہائی
اونہوں میں وہ کلی ہم سن اور ہمزاد — سراپا ناز اور حسن خداداد
غرض ایک اژدہام حشر ہم ہے — اور اونکی درمیان راجاکی ڈولا

کارنا

عمارت تھی جو رنگین اور عالی — ارم سی یا سن خوبی مین دو بالا

بیان کیا کیجی اونکی شان و شوکت — کہ تھی روی زمین پر ایک جنت

ہوی بدماوت کی وہان آپی سواری — ہوی یا پہجا کی رخصت فوج ساری

مبارک محل سے تہی سب شاہ — نئی رسی ہوا جیتور آباد

غرض نزدیک لی پہ ایک [illegible] سی کیا — ہوا داخل محل مین خوشی سی

کیا خدمتین پہلی والدہ کی — کہ وہ مشتاق دیدار سب تہی

بجارت بسکہ کرنی تہی یا دور — ہوا دیدار سی بیٹی کی پہ دور

قدم پر سر جہکا کر خوب رو دیا — غبار اوسکی جو دلپر تہا سو دہو دیا

بدم پہر سی منہی مجری کو آئی — نیا کہر بار پہلی مونہہ دکہائی

بہو بیٹی کو جہان سی لگایا — دل و دیدہ کو پہر ایک چین آیا

بیلم کو سامنی [illegible] جو دیکہا — کہ تہی ایک حسن کا شعلہ سراپا

کہا [illegible] اوس نمک چمن کی — بصورت حق بجانب ہی رتن کی

کیا راجہ رتن پہر نا کمت پاس — کہ تہی ملتی اوسکی اوسکو [illegible]

چلن بھی اوسکو نا تھم کرم کی — نہ تھی شتاب راحلے قدم کی

رتن نی جب قدم اپنی دیکھا ہی — تو اونسکی انکھو نمدن آنسو بھر آئی

تو اضطراب کا بجا لائی تو دستور — ہٹولی مونہہ سی ایسکن ہوکی مغرور

کیا ضبط نفس کو اوسنی تا دیر — ہجوم یاس دنائی لیکن لیا گھیر

نی لیکی ایس اپنی بیوفا مرد — نہ آیا تجھکو مطلق کچھ بھی درد

مجھی یہان غم میں دیوانی بنا کر — رہا یون غیر سی جا دل لگا کر

تجھی اپنی بیوفا کتنی سکھایا — کہ تیری سب حق خدمت بھلایا

کیا تو غیر کی غم میں گھل کر — ہوئی میں خاک تیری غم میں جل کر

مجھی کر یک بیک دل سی فراموش — ہوا جا کر پدم سی تو ہم آغوش

غرض شکوہ کہ جو جو دل میں آیا — کہو نکیا میں رتن کو بھی سنایا

رتن تو لاکہ سنا کی ہی بجا تو — وہی پر آن نہ اتنی خفا تو

جو ہی اب جان تیری قدر و منزل — کہو نکیا میں کہ جا نہی ہی میرا دل

تو میری سب سی پہلی بیاہتا ہی — تسہا ہو نہیں اور تو راہ دیکھا ہی

تیرا محکوم فرمان میں سدا ہوں — حقِ خدمت سے میری عفو ہوں

جو ہو وے ایا ہو کا حق تو نے جانا — محبت اور عشق اپنا بنایا

نہ تو رات دن سے خور و خواب — میری دوری سے مضطر مثلِ سیماب

اور اٹھاتی جسے ... رنج اور غم — کیا کر مجھے سوا عشق باہم

رہے ان کی لبوں تک سخن صفائی — کدورت اوسکی دلکی بست منادی

کہا ہی جبکہ وہ روٹھی رہے ان کی — کہا پھر اوسی سے اور

کہ تم جو جا کے یوں پردیس جہانے — کہو تو بار ہی کیا کیا جتن پائے

کدایا ہوئی تم پہ انسی راہی — ملے پھر کبو کہ تمکو نادانی

وہ بدمعاش جسے لائے ہو جاکر — نہایت رنج اور محنت اوٹھا کر

جہاں سے الہی اعلی کیا بدم ہی — کہ مجھ سے کوئی خوبی اوسی کے ہی

بڑا بس تمکو بہو رنگا سا چسما — کیا مجھے سوا اوسی بھی کریگا

نہ ہو بیا وہ جسے لایا ہی تو بیاہ — رہیگی تا بکی ایسی نئی چاہ

سنی کا ذکر خوبی پھر کسو کا — تو پھر ال[illegible]ہی اوسکا حال ہوگا

ہے یا سیرت تو نہ بھولیں ایسی اورا ہے　　جو ہے یا دلمیں تیری بس ہے یا ہے

ملے تھے ہم کہ مدت میں بہن سے　　کہے تو نہیں غمگین جمن سے

رہی باقی نہ دونوں میں وہ حکایت　　کہ معنی جسکی مضمون شکایت

انہوں اس طرح گذری رات ساری　　بدم کی کیا کہو ہمیں بیقراری

صدا ہے ہائے اب تو نہیں ہے رتن لب　　قیامت پر جلن نہیں سوت پر بی

تارا غم شماری　　سحر تک نہیں عجب غم سی گذاری

سحر کماہاں رتن دہاں جب آیا　　بدم لو لس کہ غمگین جد سی پایا

بھرے انکھو میں آنسو تھا یہ عالم　　کل نرگس میں جیوں قطرات شبنم

سحر اس نارتن کو دیکھے خنداں　　لگی کہنے اوسی وہ ہو کی لرزاں

کرد مجسی نکچہ حرف و حکایات　　تمہاری مر کہو ہیبر منافی ہیں بات

نہیں خوش سر میں جلوا گی نزاو　　ری یا نہی جسکہ جاو ہاں بہ باو

کہا اوسنی بدم سی ہنسکی ای گل　　بدل عاشق ہوں تیرا مثل بلبل

تو ہی خود آپ دانا ایکزد ور　　کہ ہی یہ بات تیری جھمیں بہتر

الموبن

نہ ہوئیں بس اوسکی کام ناکام
ولی اسمیں تو ہووے نہ بدنام

ہدل خوش تو ہمن ایجاد سنگار
یہی ہی بہتر کہ تو بہی اب سجے ہار

ملا کہو نگرا ہی یہ بدتر از موت
کہیں ملتی ہیں سنی ہی سو تسی سوت

نکلی کہنی کیا تو جسکی کہہ نسب
وہ اسی مہ کہر کہ تجکو ہے غضب

تعجب ہے کہ تو ہی او ہی مانوس
تجا نا پہر کہ ہی وہ منحد ... منکو

کلف ہی وہ میں جیوں خورشید انور
کہاں ہم میں صاف تر اور وہ بدر

گل و بلبل ہیں ہر تا عاشق زار
اور اوسکی شکل سی ہی دیدہ پر از خار

بدم ہوں بہا تمیں جیوں طاو ہو خورسند
وفا رنا عت بہر کہتی تا چند

نہ بس تا ہونسی مہر ہی اوسکی پیوت
کہ وہ ہو کر نکلی ہی اب میری سوت

دلا جب تو ذرا گلشن کے جانب سیر ہو وہاں ہی
کہ رشک عاشقی دو عندلیبوں کو اونا

پلا دے ایک جام اے ساقیِ بے باک
کہ چلکی آج سیرِ باغ بر تاک

بدم اور نا کمت سے یہاں پلکہوں چنک
کہ رشکِ سوت بنسی ہی وہ دننگ

حقیقت سن سن مدم سیں زبانی
کہ رہتی نالمت کی تھی وہ نشانی

کہ اکلدن بہت عورت صبح آئی
بتانے آئی تھی گھر میں بدم سیں

کہ اسی گلدستۂ باغ جوانی
سنایوں مینی اللہ کی زبانی

سہاں ہی نالمت کا تحفہ ایک باغ
کہ جسکی رشک سیں لالہ ہو ہو داغ

وہاں سو جاکی اودنی ہی یہ تنہا نے
رتن سی کیجی حیطۂ زندگانی

رتن سی جوانی سبز باغ کیجی
برنگ لالہ تجکو داغ دیجی

خبر ہی انکھونکی ای آئی سو وہ خار
ہی اب مصروف سیر گشت گلزار

سنی یہ بات اوسی یوں بدم نے
تو پہر اس سی رشک و آلم نے

بدل سوزان برنگ شمع فانوس
جلی وہ نالمت مثل طاوس

نہاں کی سوز کینہ او ظاہر اناز
کئی صید کبوتر پر وہ جیوں باز

نسیم آسا گئی وہ تہی گلزار
ولیکن دلمیں تہا لکھوں رشک کی خار

ملیں ظاہر میں ایک گل پر دو بلبل
دلوں میں لیک ہیجان مثل بلبل

ادہر یہ رشک کا آتش سی فی الحال
برنگ گل نہی ہوتی دمبدم لال

حسد کی نا گلت کی امین تھی سول | سو تھی نی زمرع سی نیزہ کا بہول

اگرچہ دل میں تھا وہ تو نہیں کچہ غم | ولی اکثر میں تیز بس تیغ باہم

کہ جس میں کس بیان شکر بدم نی | اسی پنچہ سنگ و الم نی

کہا انکس قیدی دام حسد سی | شناسا ہی تمہیں تیں تنگ ودسی

اگرچہ باغ تھا اچھا صبا یا | ولی بعضے شجر کی جا لگایا

یہ کیا موضع جہان نارنگیان ہون | او تھو ہنکی بس بہشتی املیان ہو

جہان خوش الغہ انکور ہوتی | دھتورا تلخ دہان کا ہیکو ہوتی

جہان نغمہ سرا ہو بلبل باغ | یہ کیا لازم مقابل اوسکی ہو زاغ

انہ حسن جا ہو دی یا خوشرنگ | وہان جا منکی رہنی کا ہی کیا ڈھنگ

کہا ادی نہ یوں کہتی ہو تم خوب | ولی وہ گل جو ہو گل بن کی مرغوب

نہ دیکھی سی جسکی مالک باغ | حقیقت میں ہے وہ گل بدتر از داغ

وہ جا میں صاف اور نمکہ نہ جگہ بن | بھی بہتر انب سی جسمیں کہ ہون دلش

زبس مرغوب ہی از حد نہ کیلہ | بھی موجب کہ رہتا ہی اکیلہ

ہی ایک دیرینہ پدم کی حکایت
کہ تھی رمز و کنایت میں شکایت

سنی جو دھن سے پھکی جب یہ باتیں
ہوئی یا تو نیریاں پھر ظاہر کرامات

بدم بولی کہ میں ہوں نظیرِ باغ
کہا ہی نرگس دل میں کسی ہوں داغ

میں آہو چشم تو ہی گاو دیدہ
میں کالی ہوں ناریں سکو

سراپا ناز میں طاؤسِ گلشن
تو کیا ہی ناکمت کالی سی ناگن

کہا اونی ہی پدم احسن تمکین
یہ انداز خون لیلی اور شیریں

یہ میری رنگ کی ہی قدر منزل
کہ انکھوں میں ہوں اِس کے ... ر

تو تیری رنگ کی مانند بی نور
رہا کرنی میں انکھیں سب کی بہر کور

نہ کچھ ہے شیریں زباں میں جد نمک تو
کہ مرسی تا ہیا کان نمک

جو دیکھی ناکمت سی اترش روئے
ھی سرگرم جواب سخن تو

بدم پہلی او تھی اِس مکان سی
کہ اڑتی تھی تلی تیغ زبان سی

... وہی تو بس نہوں نے کیجی
کہ دشمن ہو لو اوسکی جان لیجی

ادھی پدم غرض یہ بر حیثیت
او دو ... سنگ غنچہ با دل تنگ

جو ان کا استین اور باندھ دامن
لڑیں جوں بجلیاں ہو کے ...

زبانوں سے کی طرف حرف ... تی
لگی ہونے باہم دو ... سنی

چہرے لالی سے رنگت قیامت
اور اوس کا سا نور ان کے چہرہ آفت

لگی ہونے جو باہم دو نو میں جنگ
بیان کیا کیجئے تھا کچھ عجب رنگ

باہم سے وہ بھی لپٹی طیش کہا کی
کہ جوں صندل سے لپٹی ناگ کی

غضب سے ہاتھ یوں کردنمیں باہم
کہ دو شاخیں لپٹ جاتی ہیں باہم

کہوں کیا ان کا لڑنا آکے در جوش
کہیں لڑنا دو ہتو لگا دہ بر دوش

بکھر جانا وہ بالوں کا قیامت
ہجوم دو دو مشعل کی علامت

... دامن کا جھٹکنا
قیامت تھا پہ ان کیون کا سٹکنا

غرض یوں لوٹتی کو رستی پہچان
کہ نور روز شب و صبح و کریبان

سمجھیں نہیں کہ ہم دو نو سر غدر
یہ روز عید نہیں اور وہ شب قدر

رتن نے یہ خبر جس وقت پائی
کہ تھی دو نو میں باہم اک لڑائی

سپر پر ہاتھ ... میں آہ دیکھ
مہ و خورشید کی دو نور دیکھ

یہ زمین میں تھا وہ جب سے دبا تھا　　غضب کا شعلہ دونوں سے بجھا تھا

اندھیرا اسکو　برا دیکھو تماشا کی　　شرار قہر القصہ بجھا کی

منگا جو تب دل دونوں کی یکبار　　چمن سی گھر بن الا برنی آسمو

ورق تھا جو الک کاغذ طلائی　　سنہری گویا　تھی ختائی

سوا اوس میں نا کمت کو جلا او تھا　　کہا اوس نی کہ یہ کہہ　ہی تمنا

رہو اسمیں سدا با عیش و آرام　　کرے اسکی مجھ　و الہہ کیا تجھی کام

تیری خدمت سی میں کب ہونگا برابر　　جو تو اس غمسی ہووی انشکر برابر

حق خدمت ہے دونوں کا برابر　　نہ تو کم ہی نہ وہ تجسی ہی بہتر

صفائی گفتگو دیکھی رتن کی　　کدورت مٹ گئی

بدم کا کاغذ سیمین تھا جو تیار　　منقش حسن سطر ہو جن گلزار

اونارا وہاں اوس سی لا کر باعزاز　　کہا اوس نی یہ اسی با سر ماند باز

تجھی تھا کام مجھ سی ہی خودارا　　زبہت خوب کسی بس لو خدارا

فدا اب جان میں تجھ پر بدل ہوں　　ولی اب بھی بظاہر منفعل ہوں

زمانہ سازیاں کرتا ہوں اوسی بہارہ بازیاں کرتا ہوں اوسی

کرو میں ایک شب وان بھی آرام تو ملیں تو دو تو [illegible] ب ہنر بکدل

کبھی کو سنا ہی ہک آگ محین یہ ایکشب وہان رہوں تو بہان بھی

نجومی زہرہ [illegible] ہی اور خوشامد ہوا دیوان خانہ میں برآمد

سخن کرنی کی بہر کچہ شغل اوقات نجومی کا تہا تہا اپنی دن رات

اسی صورت بڑہتی ایک مدت کہ رہتی تہی اونہو میں عیش و عشرت

ہوتی راجا کی بہر دلوسی اولاد زمانہ اونکی تہا دیسی ہوا شاد

کہان جادو ہی کوئی اس چرخ کی تہہ نیرنگ العجب

کہ یہ ہر یک کیا کیا رنگ عالم کو دکھاتا ہے

ہوا راتی ج دیا تو جلد ایک جام کہی گردش میں جام چرخ ناکام

ہی اک نقشہ ماہ نو کا یہ ساحر آفتیں کرتا ہی برپا

کہیں زنار دار کلک بت شکن کبہی ہے بہ صدر سحر آئین

کہ تہا راجا رتن کا محرم راز برہمن نام دالبو سحر پرداز

اگرچہ بید خوانی خوب تھی یاں ۔ یہ علم سحر میں تھا وہ اکوستہ
مصاحب ... راجا کا بنا تھا ۔ دیکھاتا تھا سدا سحر و منت
رتن تھا اوسکی جانب سی لو ۔ بدل اوسکی تماشہ میں بنا سفرہ
برہمن اور بھی راجا کی جو تھی ۔ بدل بغض و حسد رکھتی تھی اوسی
سدا اس فکر میں رہتی وہ دن رات ۔ کہ ایسی ہاتھ آجاوی کوئی بات
اوسی دربار میں الزام دیجی ۔ جو منصب اوسکا ہے سو آپ لیجی
ذلیل اسکو کریں گھر سی نکالیں ۔ غرض ہم اوسکی یہ گوشہ نشین کر لیں
کیا کرتی تھی باہم سب یہ تدبیر ۔ موافق ہو گئی اک روز تقدیر
بظاہر تھی وہ تقدیر موافق ۔ ولی باطن میں تھی ضد آفات
کہ اک دن بادشاہ نے آگی یکبار ۔ رتن نے کی سر دربار تکرار
کہ ای آگاہ علم بید خوانی ۔ عیاں ... راز نہانی
مجھی در پیش ہی عقدہ یہ لاحل ۔ بتا تو آج ہو گا چاند یا کل
کہا سنکر نی اوسی کا سمجھا ... ۔ مجھی معلوم ہوتا ہی کہ ہی آج

حریف اوسکی جو باہمن تھی وہاں اور
اسے ہونی تھی اندازہ [illegible] غرور

کہا راکہو سی اتنا کذب و باطل
عضو [illegible] اپنی [illegible] اپنی بل

کہا راجا سی تو نے جانا ہی آج
مگر تو علم سی شاید ہی محتاج

تیری فکر او طبع [illegible] مین خلل ہی
کتابو مین تو نادان روح کل ہی

[illegible] نی یہ گفتگو راجا نے جب دم
کہا راکہو سی فوراً ہو کی برہم

کہا اتنا جہوٹ کہتا کیا سبب ہی
مگر اپنی یاد کو تو نے اوسب ہی

کہی تہی [illegible] اپنی جوبات
سوال ہی سر پر اوسکی تازہ آفات

اگرچہ [illegible] وہ اوسکی غلط تھی
سخن [illegible] اسکی تفسیر پر وہ سن کی

کہا [illegible] این سکی ہی فاسد
[illegible] ل یہ بدگمان میری ہی من جا

اگر سچ ہو تو ذلت انکو دی جو
نہین تو تجکو جو چاہو سو کہجو

غرض یہ کر کی اوسی قول و اقرار
کہا اپنی اپنی اہل زنار

ہوا جب روز آخر تو وہ شب
[illegible] سحر سی راکہو [illegible] لوٹا

[illegible] راجا سی کہی بندہ پرور
نظر تو کیجئی بام فلک پر

جنہیں نقرہ بڑہیں سیرت جتلا … — اونہیں تو پوچھو کیسی اونکی کل ہی

سیرتی وا … باتیں بڑی ہو دربی — وہی منصف ہوں اسکی آج کسا ہوا

کہا اون سب نے بیٹوں نی ہو جو رسند — کہ اہی راجا یہ ہی علم نظربند

اگر یہ ماہ ہوتا آسمان پر — تو ہوتی روشن سارے ہی جہان

تمہیں جو ماہ تو اسنی دیکھا تھا — ہوا پر سحر سی ہی یہ … تھا

ہوا اپنی … سی … ہی دوس — ولی پر تو ہی راجا کا سانپ ہی کو کر

نہو باور تو بہا لسی لوک جاوین — بہلا دیں کوئی من … دیکہ آوین

کہ … کی ردنسنی وہاں تک جا ہی — تو جانور اسبت الہو کا … ہی

دگر او سکی ہی یہ سانپ ہی کو بس تک عد — تو بہر ہی واقعہ میں بات … بر

پسند آئی جو یہ راجا کو تقریر — کہا اچھا اگر ہیں اس میں ناخبر

شتابی لوک جاوین دیکہ آوین — جو ہووی واقعی جلدی بتاوین

چلی پر سو پیادہ اور اسوار — تا … ہو او سکا صدق گفتار

کہا … دار دون لی جہان تک — سبہوں نی جاکی دیکہا … تک

سنایا سبھی جب احبا کو جا کر — کہ دیکھا ہی [illegible] سر لوے جا کر

تو مور بہین جوان سبھی کہا سنہا — وہین [illegible] کہ [illegible] پر نوا تہا

جو ہونی تھی بن آئی بات ساری — ہوئی [illegible] کو دونی شرمساری

کہا سب نی [illegible] یہ مہاراج — کہو اب [illegible] کل ہی یا ہوئی آج

یہ ساحر ہی قبانت ایک دغا باز — عبث تم نی کیا ہی اسکو دمساز

نہو ایسا کسی [illegible] یہ بداختر — بلائی ہی تازہ لاوی ہی [illegible] سر پر

کہا اسکا سنو ہرگز تمانو — اسی دم استہین کا سانپ جانو

یہ سنکر [illegible] سخن وہ منفعل تہا — نکوئی سر اپنی ہہنی سی مخجل تہا

نہ برآتی تہی وان اوسکو لوٹ — کہ وہ مہ اوس پہ لایا قہر کی رات

رتن اوسکی کہنی سی ڈرایا — نہایت دل میں خوف کہایا

کہا القصہ ہور اجا نی برہم — ہی صحبت اسکی مجلکو واقعی سم

کہو سی شہر [illegible] ہی [illegible] من [illegible] — کسی اطراف کو یہاں سی نکل جای

ہوا تہا بسکہ عالم مین وہ محجوب — یہ کہکر دلمین اب [illegible] خوب

کف افسوس سے ہاتھ ملتا ہوا — چلا خجلت زدہ گھر سے نکل کر
ہوا مشغول جب ہمدم ہم کو — کہ اس بستی سے نکلا آج راکہ
بلاکر بیر منظر ابھی فی الحال — لگی کہنی اوسے یا ہی نیک افعال
شہر میں فقیر نے مجھکو نکالا — کہ لاہی سر پہ تہمت یار دزکا لا
بہت کی مینے راجا سے جفائیں — وہ امانی نہ اوسنے کچھ جواب
جو خدمت میری اوس سے بسیار — ولیکن خوش سے ہوں راجا کی اجار
غرض کرا وسنے دلسے مہربانی — لگی کہنے یہ اشفاق نہانی
یہ جو بازیب میری کی بہائے — جواہر اسمیں لاکھہ لگا لگائے
جہان میری نہ کچھ بے زری ہو — بقیمت اسکو بیچو جوہری کو
غرض رخصت ہوا بازیب لیکے — دعای خیر بدہ ماوت کو دیکے
پس از قطع منازل چند در چند — جہان آباد میں آکی وہ پہنچا
جو وہاں درج خلافت کا گہر تہا — علاؤالدین خلجی تاجور تہا
مظفر اوسپہ تہی عالم پناہی — کری تہا ہند کی وہ بادشاہی

نہایت تھا دلیر اور کامران تھا
خدا کا فضل [illegible] مہربان تھا

نہ تھا شان و شوکت اوسکی تقریر
بجا ہی ہو لوے [illegible] تحریر

فلک در خیلش از جوزا کمربند
ظفر با تند تیغش سخت پیوند

ہمہ کام جہانش بد حاصل او
نمانده آرزوی در دل او

جہان آباد میں وہ خاطر آباد
اسی صورت سی تہا بادل شاد

کہ اکدن روبرو آہونی جاکی
تماشائی طلسمی کچہ دکہا کی

کیا محظوظ سب شاہ تاجور کو
دکہا کر خوب سب فضل و ہنر کو

بہو دیکھا شہنشہ نی یہ ہر دانا
حضور ہی کی موافق اوسکو جانا

رکہا اوسکو بصد اعزاز و اکرام
کہ آیا کری یہان ہر سحر شام

جو صحبت شاہ سی اوسکی بر آئی
تو وہ پازیب پہر اوسکو دکہائی

ہوا مشتاق اوسکو دیکہکر شاہ
لگا کہنی اوسی کا ہی مرد آگاہ

یہ ہی پازیب کسکی کہو کہ بابت
کہا اسنی سنو بتاؤں بات ابہی

تجہی دی کسنی اور لایا کہان سی
یہ تحفہ طرفہ تر اعلی جہان سی

پری ہی یا حور ہی وہ باکمال ن — تماشا ہی کون وہ رشک گلستان

نشان ... کا مجھ کو دی ہی وہ جہان ہے — اور اوسکی روبرو سری بہی دی بہار ہے

جو دیکہا بادشہ کو اونی مشتاق — کہا یہ تو سخن ہی شہرہ آفاق

کہ ہی چھوٹا کا راجا رتن سین — زمانہ نی ہی [illegible] جبین

یہاں سی چھوڑ کر اسباب شاہی — کہ مانا ہو اسنکل کا راہی

او تہا کر سبہ اون رنج والم کو — ہی اسنکلدیپ سی لایا پدم کو

کہوں کیا اوسکا عالم قصہ کوتاہ — کہ ہی روی زمین پر غیرت ماہ

سراپا رشک گل سرو روان ہے — قیامت نازک اور غنچہ دہان ہے

اگر صاحب بہی اوسکو دیکہہ پاوین — یقین تو ہی بہت حظ اوٹھاوین

نہین صحبت سی اوسکی وہ بہی شادان — کہ ہی راجا رتن ایک مرد دہقان

اوسی کیا قدر اوس نازک بدن کے — ملی ہی زاغ کو صحبت چمن کے

یہ دی ترغیب شاہ بحر و بر کو — [illegible] چنانچہ [illegible] سفر کو

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد — بسا کاین دولت از گفتار خیزد

در آید جلوۂ حسن از رہ گوش ... زعبان آرام برباید ز دل ہوش

سعید کر کی بات کرا بنا فی الحال ... چلا ہی ... ہی بخت اقبال

لئی ہمراہ اپنی اس قدر فوج ... کہی تو بحر بی پایان کی ہی موج

ہزاروں قبچاقی ہی اور فرنگی ... فرانسیسی و رومی اور زنگی

سپاہ ہند لاکھوں زابلی ہی ... ہزاروں ازبکی و کابلی ہی

غرض عجمی و عربی خیل در خیل ... جدا ہر ایک کا ہر سمت کو ریل

ہزاروں توپ خانہ اور شتر نال ... صدا سی جنکی ہو عالم میں بھونچال

بایں ساماں وہ شاہ عشق پرور دل ... کیا چیتور تک منزل بمنزل

قریب اوس شہر کی جب جا کی پہنچا ... کیا اک سمت دیوان خانہ برپا

ہوا اک شب میں لشکر گاہ پیدا ... کئی منزل تلک جنگل تھا گھیرا

کہا دستور سی شہ نی خرد ور ... رتن کو نامۂ شاہی رقم کر

کہ تا وہ دست بستہ رو برو آئی ... جو ہو ارشاد عالی سب بجا لائی

ہمارے بندگی سی کر ہو انکار ... تو ہم آ پہنچی بارے ہاں خبردار

خداوند جہاں کی بندگی میں جو نہ حاضر ہو
تو فرمان قضا جریان اوس سرور والا سے آنا

الا ای ساقی سرمست خودکام　　ہوں آیا دور سے سنکر ترا نام
وہ دختر رز جو ہیکی مست سرشار　　نکال اب جلد [illegible] شیشی سی باہر
اگر دیگا تو میں ممنون ہوں گا　　نہیں تو آتش تجہ پر [illegible] اوں کا
بس اب یہاں سی یہ بہر شور انگیز　　رقم کرتا ہی نامہ ایک خوں ریز
ہوا ارشاد سی جو دستور مامور　　کیا نامہ رقم اوس نی بدستور
پس از توحید و نعت احمد پاک　　بیان معنی مضمون لولاک
کہ ہاں ای کوتوال شہر چیتور　　نہیں رہتا فلک کا ایک سا دور
ہوئی یہاں ما بدولت رونق افزا　　تو پہر اس تہان پوسی نہ آیا
در دولت سی شاید تو پہرا ہی　　ہوا حاضر نہ موجب اسکا کیا ہی
اسمیں [illegible] ہی آب شتابی　　قصور [illegible] میں ہی یا خرابی
حضور میں تو آ با خویش و فرزند　　اگر رہنا ہی جگ میں تجکو خورسند

وہ سرکش سمجھا جو لایا ہی کہ زیرک
آدمی سی نہیں دانا اور زیرک

حضور خود بدولت لا اوسی زود
کہ تیری پاس ہیں ہی انکی بہبود

اگر کچھ اوسکی دینی مین ہی تاخیر
تو کیجی جنگ کی پہر جلد تدبیر

کیا جب پڑہن کو نامہ شاہ
ہوا وہ پڑہ کی اوس مضمون سی آگاہ

رہا لب بند جیون آینہ حیران
غضب سی پر مثال بید لرزان

جواب اوسکا لکہا اوسنی اوسی دم
کہ ای فخر جہان و شاہ عالم

ہی یہان فوج حشمت مین تو کیا کمی
تمہارا پر ہمین پاس ادب ہی

میرا کچھ ایسا نہین کم زور محتاج
کہ جسکو آپ کر لیوین گی تاراج

ہی اک گل ایسی جو ہی ماہ پارہ
طلب مین اوسکی تہا جو کچھ اشارہ

یہ بہی لون ایسا ہی وہ ناشاد
کرے ناموس و ننگ اپنا جو برباد

نہین کچھ خوب ایسی لغو حرکات
تامل کر کی بہتر ہی کہو بات

اگرچہ جنگ کی ہی جسمین تدبیر
تو بسم اللہ کیجی پہر نہ تاخیر

جواب نامہ لکہکر با دل تنگ
ہوا تیار شہ سی بر سر جنگ

جو کچھ اسباب جنگی ہوہی درکار ... ہوا سب بات کی کہی ہی تیار

کیا سب بند و بست سب ہی بخواه ... بنا دی جس میں لشکر غیر کار را

لگا ہر سمت توپین اور بندوق ... بنا یا قلعہ کو آتش کا صندوق

رکھی چار و نغز آتش کی وہ بار ... کہ جانا جنگی سو ہے بر بخت دشوار

بروج قلعہ پر لاکھون سپاہی ... جو کردین کشتی عالم تباہی

غرض خندق و خندق اوکی پر آب ... مہیا جنگ کا اسرار اسباب

مصلح ہو رہی جنگی بنہی باہم ... کہ ہی از بکو آتا شاہ عالم

جواب نامہ سن بہان شاہ فی الحال ... ہوا یا قہر کی آتش سی ہو لال

لگا کہنی کہ ہین یہ طفل دہقان ... نہو دی شوکت شاہی سی ترسان

جواب نامہ اقدس لکھی جنگ ... مگر ہی زندگی سی اپنی دل تنگ

کہو چاوین غلامان وفا جو ... اسیر دام تا کر لاوین اوسکو

سنتا اون کافرون کو جا کی ناربن ... ہر ایک تا بار سر تن سی اونا ربن

کہو نکلیا مین کہ فوج حسب ارشاد ... چلی ایک فوج خس بر جسر بنیاد

جو ہوا مستعد وہ برسر جنگ
چلی آئی سپاہ وہ فرہنگ

ہوئی یہ بھی نکل کرتے صف آرا
دو جانب سی ہوا ہنگامہ برپا

نقیبوں کی صدا میں وحشت انگیز
وہ لڑکی واریوں کی اور خونریز

دو جانب کے صفیں جیوں ابر تاریک
غروشان رعد سان اٹھی جو نزدیک

لگا جھٹنے ہر ایک سو توپ خانہ
ہراسان جنگی آتش سی زمانہ

دہوئیں میں اس طرح اوڑ جاتی چکمک
کہ جیوں بادل میں ماری برق چشمک

نکلنا توپ سی گولہ کا درخشان
کہتا میں جس طرح مہر درخشان

وہ بندوقوں کی جھڑنا ہر طرف بار
نہ جنگی سینہ مردان سوا آر

یہ گولہ سرخ نکلی تہا شتابی
شب یلدا میں جیوں تیر شہابی

لہو کا با میں ہوا جو تیر باران
جوانوں نی بہایا آب پیکان

کرو بلیا دستہ ناوک کی نفر پر
کہ بہلوا اونسی نہی قندیل پر تیر

با برسوں ہوئی غرض وہ جنگ کا با
بہم زخمی ہو کرنی اور مرتی

دوآوردہ ہوئی لشکر وہ یکبار
لگی جپنی میں بہم دونوں بزور

ہوئی کفار کچھ کو تو نسی فی النار	ہوئی کچھ آب نوش تیغ خونخوار
رہی باقی سو ہو کر سخت بیدل	ہوئی جا کر حصار اپنی مین داخل
شرار فوج شاہی سی ہوئی تاب	وہ رہی اپنی جگہ کی مثل سیماب
ہوا از بسکہ غالب لشکر شاہ	کہتی یہ فتح سب بیشک و شاہ
لگی جو فوج شاہی مین ستی مار	لڑا انکار جنت کو سدا ہار
نوید فتح شہ کو جا سنائی	کہ جیتی غازیوں نی جا کر آئی
رہی مرنی ستی باقی جو کہ معذور	حصار شہر مین اب ہو وہ محصور
سو سمہی ہی حصار شہر کیرا	جو فرماؤ تو کیجی یہاں پہ دیرا
نوید فتح سنکر یہ خدا داد	ہوئی اعلی و ادنا خورم و شاد
سناتی شاہ نی منگوا سوارے	کرین جلدی کی اودہر کو تیارے
جب آیا شہ بفوج چند در چند	ہوئی وہ غازیان جنگ خورسند
اودہر جفکر وہ غارتگر رنگ	ابدہر یہ فوج شہ آمادہ جنگ
او تنہا کر تا شہ کو تیغ و سنانی	لگی لڑنی بہم منہ زور کمانسی

۱۶۹۱

اودھر سے گولیان ایدھر سے گولی
برستی تھی بہم کلی سی طرح اولی

یہ رہا کرتا اور وہ گڈھ مین سب بند
لشکر تھا انکو انکو فتح پرچند

کیا گو آب و دانہ انکا مسدود
دلی مضطر تہی تو بہی تہی خوشنود

کہ تہہ خانہ مان وہان پر سونکا انبار
علوفہ انکو مطلق تھا نہ درکار

سحر سے شام تک کرتی تہی سدا جنگ
سنا کرتی سحر تک بربط و چنگ

حصار شہر تھا وہ سنگ از ذات
نہ پہنچی جسکو کچھ صدمہ نہ آفات

ہراس تھا نہ فکر آب و دانہ
وہین موجود اشیای زمانہ

ہوئی جبکہ وہ سد سکندر
ہوا اسسی عاری شہ کا لشکر

اسی صورت غرض گذری کئی سال
کہ وہ لشکر ہوئی انسی پامال

بتنگ آئی نہ وہ ادہر یہ ہوئی تنگ
ہوئی وہ جنگ آخر باعث ننگ

کہا سچ ہے کہ بی مقصود جانا
غرض ہوتا ہی رسوائی زمانا

فریب اسکو کسی صورت سے دیجی
جو ہاتھ آوی تو اسکو قید کیجی

بہر صورت اگر یہ ہاتھ آوی
تو بارے کچھ ندامت ہم سے جاوی

وزیروں کو بلا کر کی یہ تقریر — بایں مضمون کرو فرمان تحریر

ہوا ہم کو یہ جو خوب اظہار — کہ پدماوت کا ہی تو عاشق زار

نہیں کچھ بھی کام اگرچہ اسکا لینا — دل غمگین کو میرے داغ دینا

بدل تھا اسکا لینا ہمکو مرغوب — ولی عاشق کسی ہوتی نہیں خوب

تیری یان مجنون پر اب نظر ہے — طرف سی اپنی وہ رشک چمن ہے

معاف اب ہمنی کی تیری حساب — حضور ہمین بلاؤ سو اس آب

ارادہ خود بدولت کا ہی بالجزم — کہ کیجی اپنی کشور کی طرف عزم

تو اب بندہ سکی مین جلد خوشحال — کہ خلعت ملک کا دین تجکو اور مال

تجھی واسطی ہمرا آنی سی آتا — تو ہووین ما بدولت رونق افزا

روانہ کر کی یہ راجا کو فرمان — چلا اپنی کو اسکی آب سلطان

کیا جب پاس اوسکی نامہ شاہ — کہ وہ فرمان تھا آب ست گاہ

کہلا اوسپر جو اوس نامہ کا مضمون — کہ ہی جسکی عبادت سحر افزون

رکھتی سیاری غرض دل سی کدورت — یہ جانا اب ہوئی جینی کی صورت

وزا

کہ شاہ بحر و بر تنہا ہی آتا
نہ سمجھا یہ کہ بھی اقبال جاتا

نہ بیچہ کر دو در سری اپنی آفت
ہوا خوشحال مشغول ضیافت

کہ اسمیں شاہ بھی باچند اشخاص
کرم فرما ہوا از راہ اخلاص

رتن نے بے تکلف دیکھا جب شاہ
قدم بوسی کو آیا بر سر راہ

سجایا تھا جو وہ دیوان خانہ
بٹھایا لاکی با ادب شہانہ

جو تھا واں دہ شاہ بحر او بر
نثار اوس پر کئی لعل اور گوہر

ہزاروں تحفہ جات ہفت کشور
کئی لا نذر شاہ دادگستر

ہزاروں ترکی و تازی قدم باز
نسیم صبح سی خوش دو تک و تاز

کئی سو فیل منگلو سی سبک رو
فلک سر پر جنہوں کی ہو مہ نو

ہزاروں پارچہ ہائے رنگ در رنگ
ہو جنپر نور باف چرخ بھی دنگ

غرض یہ لی چکا جب نذر سلطان
رتن سی پھر کیا ارشاد یاں آن

عمارت اور مکان منزل بہ منزل
دکھا چلکر کہ ہی لون جا تا دل

تجھی نقشہ اگر ہمکو نظر آئین
تو پھر ایسی ہی ہم بھی جا بجا بنوائین

کہونگا عشق کی باتیں کہ بہر دید معشوقاں
زیب دیگا سنانا عاشقونکو آسمجھانا تا بے

اوشہاب می ساقی فرخندہ فرجام
کہ ماہ چاردہ ہی پر لب بام

پلا وہ می کہ جسکا نشہ ای یار
بخشے دل دیکھادی روشنی دلدار

ہو جسمی فکر سخن میں طبع بلند
پلا وہ می کہ ہووی تیز اور تند

ہوا شب کا جو شوق صحن او بام
حقیقت میں تنہا کچھ سیر کا کام

مگر اکھو جو تنہا ہمراہ آیا
سر فتنہ تنہا جسنی اوٹہایا

سکھائی شاہ کو تھی اوسنی بات
کہ وہاں جب کھینچی سیر مقامات

کہو تمین جس جگہ وہاں بیٹھ جانا
اور اپنی آگی آئینہ رکھانا

اوسی جا کھینچی یک چند آرام
کہ تا وہ مہروش آوی لب بام

تماشا کچھ نیا ہوتا ہی جس جا
ہیں آتی عورتیں بہر تماشا

نقیبیں دیکھتی کو آب کی وہاں
لب بام آئی وہ مہر درخشاں

گئی ہمراہ ہوش کی ماہ پارہ
ولی او سبز میں کردو نظارہ

غرض اس شکل اوسکو دیکھ ابہی — پہر آگی جو کہ بن آوی سو تبہی
سدا رکھوں ہی یہ کرکی مشورت شاہ — کہ تہی یہ مصلحت سب حسب دلخواہ
رتن کا لیکی اپنی ہاتہہ مین ہات — چلا سیر عمارت کرنی سات
مکان سب دیکہہ جون گلزار رنگین — کری تہا موقعہ موقعہ سب پہ تحسین
کسی نقشی کو کہنا خوب ہی یہ — ہماری دل کو بہی مرغوب ہی یہ
غرض یون دیکہتا ہر ایک در و بام — پہری تہا سیر کا کام ناکام
کہ پہنچا ایک محل کی متصل آ — کیا راکہونی انکہو سی اشارا
سمجہہ کر اوسکو وہ شاہ خردور — ہوا کرسی نشین بس زیب منظر
بہت سا دیکہہ اوس رنگین مکان کو — کہ دیکہی جیسی بلبل بوستان کو
رتن سی کرکی فوراً کچہہ بہانا — منگا کر جلد آئینہ و شانا
رکہہ اپنی روبرو آئینہ یکبار — کیا شانہ و باندہی پہرکی دستار
وہ آئینہ کہ جام جم سی بہتر — اگر دیکہی تو حیران ہو سکندر
یہ کہتا تو لائق بر راجہ نہ سمجہا — کہ بہیدی تہی کہر کا ہی لنکا کہ ڈہاتا

نہ سوچا دل میں کچھ وہ خاک بر سر — کہ اس آئینہ میں کیا کیا ہیں جوہر

غرض دستار کی بندش تو جھا — تماشا نہ کی بگڑی کا نہ سوجھا

کہاں راجہ کو عقل اور تکیہ جینی — سمجھنا نہ تھی جو وہ شاہ بینی

غرض وہ ساد کی سی فارغ البال — نکھیر یا کہہ اٹھا شاہ خوشحال

بہ رنگ آئینہ با چشم حیران — اِدھر بہ منتظر بیٹھا تھا سلطان

کہ آ ... دہان بدرم کو کشادہ — تکلمیں زرغیب و بہی اوسکی بدم

کہ ای تصویر رشک چین و فرز — نکہ ار تو برنگ چرخ نیرنگ

زمانہ بر ہی کیا کیا رنگ لاتا — نئی نقشہ ہی عالم کو دکھاتا

ذرا اسباب کو کر دل میں تو غور — کہاں مستقل کہاں دہلی وچیتور

تو کرس شکل سی کس سی آئے — کہ اسکو جانتی ہی سب خدائے

کہاں دہلی کا سلطان ہما منگ اور بی — ثبت تیری لئی زحمت دی نہاو

مگر اپنا انک شاہی نیفت باد — لوہی دکو جلا جا وکھا نا شاد

ہمیں رہجا ہی کا دل میں نہ کہا — کہ آیا سفاہ بر آنکھوں ندیکھا

وہ در پر غرفہ اب جھانکتی ہی آکر   جلو نہ شہ بیٹھہ لیوین اوسکو بار

بدم بہی جا سکنی ہوتی اسی کیا خوب   مجہی بہی دیکہنا اوسکا ہی مرغوب

غرض لی ساتہہ کیتنی ماہ پارہ   لب بام آئی وہ بہر نظارہ

دریچہ سی جو مین جلوان اوسنے   سراپا صورت آئینہ مین پائے

وہ صورت تہی کہ تہا کچہہ سحر و افسون   کہ بس شہ کی ہوئی حالت دگرگون

اودہر تو دیکہہ شہ کو وہ پریرو   ادہر ہمدم کئی ایسی [illegible] ہو

نظر پڑتی ہی انکو یہان غش آیا   کہی تو ہو گیا پریون کا سایا

زنون نی اوسکا وہ آنا دیکہا   یہہ الٹی جہانک کرجانا دیکہا

جو حالت غش کی دیکہی شہ نے ادہر   پکار اٹہی کسی کہتی ہو کی مضطر

کہ باری یہہ تو [illegible] افعال   ہوا کیا قبلۂ عالم کا یہہ حال

کہا اوسنے کہ تہا جوبان کہایا   سو یہہ غش انکو یہی گرمی سی آیا

غرض ایک شب برمین آیا وہی ہر سر   کیا دونا شراب عشق نی

جب وہ دیوان خانہ کو بہہ حال   خرام ناز کا براو سیا

غرض اک نیک ساعت اور مبارک بخت
ہوا تشریف فرما وہ جوان بخت

پیادہ پا تن بہر عادت
چلا چندہی قدم از راہ خدمت

کلی سی اپنی سفر کی جلد اکبار
دیا بس اوسکو مژدہ [illegible]

[illegible] ہوا [illegible] اور
قدم چندہی چلا وہ راہی چپور

[illegible] اور بہی تحفہ عنایت
اسی صورت غرض کرنی رعایت

[illegible] ملک او [illegible] مال
لیا از ملک اوسکو بہر حال

کہا شہ نی لالا با اسکو [illegible]
عجب ہی بہر لی اب [illegible] بی بہا

کسی صورت سی در پی ہو [illegible]
تو جا لو کر کیا تاثیر افسون

دیا اپنا دو شالہ کی یہ تقریر
کہ تخت ملک تجکو تا بہ کشمیر

یہ نادان سادہ لوحی سی ہو خورسند
حصار قلعہ سی نکلا قدم چند

نہی وہان دستہ غلامونکی چہپا
نکلتی ہی یا زنن لی آکر

نہی کی اشارہ اوسکو اکبار
کہ ہان فرصت ہی کر لو [illegible] گرفتار

[illegible] سادہ دل تنہا دہان تہا
فریب شاہ کا او سرِ عیان تہا

نہ سمجھ ہی جو عدو کو دوست جانی — لگی کا آخر سمجھ انکدر
نہ سمجھا تا شہ بہ عرض وہ صاحب اوج — کہ بیرون بیوسف بکیفو
دکر نہ یہاں تلک وہ پا پیادہ — نہ تنہا آنی ارکا کرنا ارادہ
وہاں احسن عرض وہ سادہ بن تنہا — والا نا شہ آنکا ... رن تنہا
ہوا القصہ وہ جسوقت غیدتی — اوسی جیبی سی آئی نا امید
کیا در بانون پی دریند ... — لہ فوج شہ نا دتی
مبادا فوج شاہی یہاں کہیں آوی — تو باقی ماندون پر بہر قہر لاوی
غرض الہی رن کو خیدا کر کی — کر مون بعصیاد اللہ وہی جمع کر کی
وہی بی بادشہ اند ہر کوا آیا — ہوا اوہان قلعہ میں ایک شور برپا
بدم شہ بہ خبر جسوقت پائی — کہو نکلیا انکت لت اوسہ پر آئی
نہ بہ سی خاک ملنی — سر زغمسی مثل شمع
ہوا اعلی مراد نا پر زبس غم — کہ سب ... وفر ہوا کلیا ... رحم
کہو نکلیا اون کا یہ حال پر شان — کہ تنہا چھوٹا برا حیران ... زن

پر جب بن آئی کوئی بات ... کیا ڈھونڈھنے اعادہ کی بہتات

پہونچی جو بہوش بہار تن کو ... چلا اس سرور وقت اپنی وطن کو

پہونچی نہ پس از قطع منازل ... ہوا شاد ان غرض دہلی میں داخل

رزن کو و مکان چند در چند ... اسیروں کی طرح رکھا نظر بند

مال و متاع غرض پایا امیدیں ... رہے اندوہ حسرت ہوئی قید

... ایسی پایا ... ملتا رات دن وہ دست افسوس

کہونکہ تمہیں میں اس سخن کے گرفتاری گردش

یہ مایوس ... یار کو پھر سنا تا ہے

لا دے جام وہ اے ساقی پر جوش ... اور لا دے جو کہ پیری بیک بیک ہوش

جو کہ ... میں راجا کو بیکسال ... کیا یکرو ... ہو کے ...

... لی قید سے مطلب ... ... تب آ و ... اور

... صورت ... ... نہایت زر ... دانا و ...

... جا بزدہ اور شکل ... ... سرا پا ... جیسا ...

کجا او کسی که دو لکا ملک او قال — زمانه نمین هی تو [illegible] خوشنما

زبان کهیه مگر از تو یهان کسی جا و تبا — ز[illegible] بیدم تو لالا دکی

دل و دیده و [illegible] چین و خرقه — جدا او هجر کی دسی ... کلفت

[illegible] کا سی فرخنده افعال — هی قاسم [illegible] جا [illegible]

مجھی هی باداب — کهی بات [illegible] میرا

عرض اس فیضل البیی [illegible] خرمند — [illegible] سبی فه

اگر کهی که لاجا کر کو هی جو ر — فصور [illegible] مجلس هو معدود

[illegible] فن [illegible] جادو کر هی — هی هر بات [illegible]

بدم کا جا کی لا نا کام کیا هی — [illegible] تو میرا نام کیا هی

فلک [illegible] بون جا کر — بدم کیا چیز ده تو هی [illegible]

[illegible] کو سب ملا ور فن — بنی الفصه وه مکا رجو [illegible]

[illegible] سب [illegible] کهربا هی — [illegible] شکل جو کی [illegible]

و معدری کا نمین غار نگر هو [illegible] — دل عالم هی جنف [illegible]

وہ مٹکا سر پہ جیسے ہے پیالہ
اور اک کاندھے پہ رکھی کر اچھالا

بھبھوت اپنی وہ منہ پر ملکے نکلا
کہ آئینہ کا جیسے ہو جوشن [illegible]

ادھر ہے یہ وہ سر کے بال چھوڑے
غرض دنیا و دیں سے منہ کو موڑے

[illegible] ہوت وہ زانا ہی زمانہ
ہوئی چیتور کی جانب روانہ

طلع منادر بند در جھید
[illegible] من آئی وہ خورشید

[illegible] من اور [illegible]
کہ [illegible] ہی آئی رشک زہرہ

ہیں دیکھی [illegible] سبھی جوگن
سراپا درد اور غم کی پرون

بدم [illegible] برم سالہ نہیں ہے [illegible]
کہ تاراج کی ہو مشکل کشائی

کہ جو تازہ مسافر یہاں نہ آئے
مسافر خانہ میں آرام پائے

فقیر آوے ہمی تو وہ آرام سہان
رتن کی [illegible] رہائی کی دعا دے

کہ [illegible] ایسا خرد ور یا نہ آوے
کہ وہ تدبیر [illegible] مانی

پچھوارہ وصال [illegible] تھا
بدم اوسر الذمت [illegible]

ہی آدہ جوگن رنگ شمنا
بظاہر بار سے دنیا کی آزرد

مسافرخانہ میں آئی وہ پرفن | جو بیٹھی جو کیا نہ یار است

تمہارا مرک بھالہ یک جگہ ہے | وہیاں کیا میں کہی نہیں

نہیں ہی ہم کہ کہ میں جب دم | کہ یک جو کہ سراپا درد غم ہے

تمہاری دیر میں سالہا میں ہی آئی | عجب ہے اس کا ل بتا او یا

بس جا کر دہ | کہ یاد

زبان و کیا سمجھ | ہم یاد

نہیں جب تھا وہ اپنا فقر کرنی | ہی ہردم در کہ یاد حق سی بہرا

جو اونٹی بیٹھی وہ مہ لقا ہی | تمہاری کو عصا یاد ہی

دم اپنی کہ ہی اسرار کی بناتی | او سی یک تار کو ہر دم جلاتی

غرض جوں جا بیٹھی تو کی آز | نکالی ہی او سی پردہ سی آواز

سنی کوی تو ایسے بولتی ہی | سخن ہاں لاکھوں عقدہ کھو

سنا اس آز مقال جب دم | تو بولا اسی وہ مجمع

کہاں رہی ہی کوئی جلد جاؤ | کہاں ہے او کہ ... دن نہ لاؤ

... دوستی آشنا ہے — تو بڑی درد کی مشکل بنا ہے
جو پہنچوں اداسی کے جہاں پناہ کی بات — ہوا مجھ سے وہ منزل اور مقامات
سن کے وہ مجھے ایسا بنا دیے — کہ جو یہ پردہ ... اور بہادری
ہر دم پاس ... کو جب آئے — اور ادنی ابھی وہ صورت بہا
بتا اور ... — ... دوستی کا یہ نیک فرجام
... ہوئی اور ... — کہ ... وہ تم پر کیا پڑا دیکھ
یہ صورت ... ہماری نوجوانی — عبث کھوئی ہوا ہے زندگانی
لبا کر ... علی یہ جو کہ سنی — او نہا یا سر یہ کیوں یہ ... دشمنی
کہا نفسی آئی اور جاتی جہاں ہو — تم ایسی ... لئے ... خانمان ہو
انہا ہی جس لئے رنج و صعوبات — حصول ... عائی کہنی لجے ...
... طلب یہ جا بجا ہے — وہ کیا شے ہے ہماری ... کیا ہی
جو ... روکر ... ناہی آئے — کہوں کیا تم سے سن اپنی ہمارے
ہر اقطار ... بڑی بات — بتاؤں کیا تجھے میں قوم اور ذات

مگر ناچار اٹھا بولتی ہوں
کرہ امو ال غم کی کھولتی ہوں

مجھی جب دیکھتی ہو سینہ پر خوں
سو میں [illegible] عشق سی ہو

ہی یہ نہیں ایسی کہ میں [illegible] و شام
سو اسی عیش و عشرت [illegible]

نہی تمھیں اور میری شوہر میں الفت
بہم رہتی نہیں [illegible] صحبت

سو یہ صحبت یک [illegible]
[illegible]

[illegible] عشق سی اور کی
[illegible]

یہ کیا تم کو بہاتا ہی نہ بینا
[illegible] تمہی [illegible] دشنوا

تماشا [illegible] کی شکل [illegible]
[illegible] میں اوسکی نکلی [illegible]

[illegible] مقام
جنہی کہتی تیر [illegible]

گئی وہ [illegible] طلب میں [illegible]
کسی جا کہ [illegible] میں

[illegible] اپنا ہوا دہلی میں [illegible]
ہی اوسکی [illegible] غم

[illegible] صورت سی [illegible] کرکی
غم [illegible] روتی

جدہر کو تہا وہ زندان خانہ
گئی میں [illegible]

هزاران شیخ عشقی قید تهی وار | ده زندان بخانه فنا بلک جاه نسیان
فقیرانه چو دیکهی تهی صورت | هر انک لی کلی همه تعظیم حرمت
جهانی ملک وار بر قید مغموم | کیا حوال سب کامینی مغموم
زبان ادنند چو ملک راحه رنج | غضب اوسه کهی رنج و محن
جهه [illegible] | تو اوسنی سبر اجلی کیا دل
[illegible] | فی بزرین جلی دکید لیجه
احسکی غم [illegible] قید تهی | ملا اوسکا بهی دکیده کمال
که حیکا یسا عاشق مو بهان بند | رهی معشوق اوسکا کیونکه خورسند
[illegible] نها بس محبی کلام | جلیمیں سهانسی که آب آرام
هر عو کن تهی نبوی سرکرم افتار | بدم [illegible] هر انک [illegible] زار
کسا [illegible] بدم نی کاسی ابرو کن | جلو نکی من تهی منکر شکل کین
[illegible] شربی هو نکی | هو نکی جوکن اوسا [illegible]
[illegible] سکن | که اوسن جن مومن بنی آرام [illegible]

ہوئی جیون ہیں بدر تیار رفتن … تو دلمیں خوش …

کہ جیسی … بدر کی گی جوند … میری … موتی … کی بہ …

بدر کی تھیں جو ہمزاد ان محرم … اونہوں نی دیکھا یہ حالت غم

فریبندہ … بوکن کی باتیں … سمجہ کر اوس … لیا …

کہا او … کہ … … دل … …

اس … دیکھ لی نا … … لیلی …

تمہاری مکر سب ہم جانتی ہیں … یہ … ہم …

پہنوت … بہان سی سدھارو … اس بن … … ہم …

نکلوا عرض جو کن کو فی الحال … بدر سی یوں کہا … …

کہا … رانی … ہی بہ جوان … … …

… مشغلہ … رانی … کیا چاہی ہی …

اندین کی یہ بہجی ہی ا… … جو … …

میں وعقل سی تو بہر ور ہی … تو …

اگر بانسا ہی فکر میں آج — کہ اپنا چھوڑا ہے سب ملک اے رواج

فریب و مکر پر ہے کی دیوانہ — بظاہر کرلیا ہے سب جی کیا سہ

سمجھہ اپار دیگر ہا سہ میں ہات — نکل چلنا کسی بیکار کی سات

فقیری کر بوئے شہ کا نہیں کام — لباس ہی سی تو کیا ہے حاصل نہیں نام

[illegible] — [illegible] دل ہی فقیری

[illegible] کر [illegible] جو ا — [illegible] سیا کیے مظلوم

فقیری جاہ [illegible] آب [illegible] — دہیان اپنا رکھو تم دل ہی میں

نہ سمجھو آشنا بیگانہ کی بات — نہ دلبر آنی دو باطل خیالات

[illegible] سی جو دل ہو صفا [illegible] — [illegible] آجا ہی دل [illegible] دلمیں خواہ

[illegible] ہو شکل بولیاں [illegible] — فریب [illegible] عیان [illegible]

ار [illegible] کیا فریب شوا ہی — نہو [illegible] کر [illegible]

[illegible] باتیں [illegible] — تو ان البتہ اوسی راہ

[illegible] — کہو اون سے جو سب عقل کی بہا

جو اس رانی تھم اونکی پاس جا تو — یقین تو ہی کہ [illegible]

[illegible] اس سے [illegible] — کہا پھر اوس [illegible] دو [illegible]

کہ اچھا بیچوں گورا اسی [illegible] — کہ لا دے جا کی راجہ کو تبذور

تماشا چرخ کی نیرنگیاں دیکھو کہ عاشق

جو چاہا [illegible] قید ہی بنا کر ہر چہا

[illegible] — [illegible]

بلا کر جام می [illegible] شاد کر دیجے — [illegible] آزاد کردی

[illegible] رانی [illegible] — اسی آزاد کردوں اور [illegible]

کہ وہاں [illegible] رتن سی ہوئی [illegible] — [illegible] نی ترک [illegible] وہوا

وبال جان تھی اوسکو زندگانی — کہ تھی اوس [illegible]

نہ تھا اوس غمزدہ کو چین و آرام — نہ رہنا اور [illegible] اور [illegible]

رتن [illegible] ہی جو دو [illegible] زادہ — [illegible] ہی اور [illegible]

اونہو کا نام ہی گورا اور بادل — [illegible]

کوزلرندن ... باد و نهب ... بنی | اسیر پنجه درد و الم بنی

کاهی چشم و چراغمدن ... | رشتندن بن کبو تکه ... بیانهی

که جنکی غمسی هوزن دوشیر بازو | کرین دشمن اسیر دام اولسکو

حرارت ... زمی ... تم ملن کرهو | توامی ... جنکی خبرلو

نهوکز ... وطن ... م ملن زنهار | تو مهوی باسر بر برکه ... دستار

... قرنی هی ... دالو | ... لولرسی ... با ...

علاوالدین ... بن ازوکی | رتن رکولولنلی یا مین جان بدونکی

بیدماوت سی سنکر سخت لقفیا | ... خجلت ... دو ... ده

ملی بنی که ایمنا هم من جانی | بهر صورت من ... جا جنکولادبا

... قصه کوتاه | جلی بک شوج لیکر ... ه

... بهساه ... جنکی ... کر | هزار ... بسانه مر ... دود ونهاک

... کرخاص جو بدول | که قیمت ... جنکی هفت افلاک ...

... نهان | سعه سنده سی و بنکر اورسوهان

بدم کی ہے کہی او سمجن خاص پوشاک — قریب ... کرکے ...

چلی ... کی جانب دل تنگ — بظاہر صلح ... کرده ہین

پہنچ ... سبھی ... کر میں — بدم راضی ہی آتی ... کی گھر میں

رتن ... ہاتھ ... کر یاد او جان — ہوا جاہی ... کی گھر مسلمان

باتیں ... جو ہندوستان ... — اور او ...

... — بہتیرے قران نہیں ہوتی جسیر

ہزاروں کرو ڈولی اوسکی باہم — کہن ... ہزاران بدم

باہر ... فو ... — فرود آئی لب دریا جو ...

خبر ... لو جلدی جا ... — کہ بدماوت ... ہمین ہی آئی

دم ... ہی بھی — پس از آداب ... کرتی

... ہوں اگر آن — کرو تلف ...

رتن ... رخصت کہ دو دم — کہ اوسی ...

مجھی کہنا ہی جو کچھ کہ سناؤں — بہر آکی ...

غلامان وفا جو ساتھ اوس کے — اور سبھی جوان لاوبن پی و بانکپن پر

یقین ہے سب ہی شہ کو سنگی آپا — نہیں ہیں بہرا ہن مین وہ بہو الے ما با

کہا لی جاو جلد سبھی رتن کو — دیکہا دو ہما کی او بہار چمن کو

میری جانب سے بہی کہیو بصد شوق — کہ لی حد تیری ملنی کا ہے اشتیاق

ہدایت [illegible] بلو جانان — جو تو ہوئی کو آئی ہے مسلمان

ہوئی تو خود بخود دلہنی کی تدبیر — تو مہری جسو [illegible]

تیری غلط [illegible] ہی بہیجا — جو کہتا ہی سو کہہ دی پہر ملی آ

ہو تکا مین بنر احکوم فرمان — [illegible] آخر نلکہ [illegible] خون جان

منور [illegible] قدم کر خانہ من — نکن رشک چمن [illegible]

[illegible] پیام از راه اخلاص — رتن کو لی کئی [illegible] خاص

[illegible] دل نی تہذو — بہ کر رکہی ہتی آگی ہی [illegible] تدبیر

ہزاروں جو عیاران تھے — جنہو نے کمتر دو دو ہتی بہلوان تہی

[illegible] برزر — برابر اوسکی رکہی سو ملا کر

رتن جو نندو لمین جسوقت آوے | تو پردہ پردہ تھور ... جاوے

بھرا کی حجرہ کی کھوڑ سی برودانت ہو | تعجب ای جو ہمن اونسی نہان ہو

ہم اوسی ... پھر ... بنکی | غرض جو کچھ ہی کا سو کر بنکی

بہم سب مشورت کر کی مقرر | سمجھ ہو رہی اوی ہر یک سر

کیا جو ندو ... جسوقت راجا | مدم کی جالہ ... کر او با یا

... ہی ... | کہ اپنی مہری بلنی کو وہ ...

ولی او مدم ہوا اوسکی ہویدا | کہ ہی ... باوسی ...

... کی ... | رتن کو لیکی آہی ہی جو ہمراہ

قریب تازہ کو رانی کیا ہی | علاؤ الدین کو یہ دھوکا دیا ہی

رہی ... خیمہ کی کہڑی وہ | غرض سب ... آ ہی ...

بدی زنجیر با راجا رتن کی | ...

شتاب آنکر ونی لیکی سوان | قدم سی اوسی ...

جو نکالی اوسکی پاؤں سی وہ زنجیر | ...

که وه دو دو ... لیتی تهی برابر — کیا تک دو رنگ اوس نی کلکل ز

کهوا تها جس طرح تب سب قدم باز — برهن تعز بر جسی کی تک تاز

جره اوس کی جو اوسنی بحث مبهم — هوا وه آب کرم ... ت اور خز

وه کهوڑا تها که باد صبح کا تها — هوا وهم و کمان باد و نسیم آهی

که اوسنی ... دو رنگ ... — سوار باد با صد ... و چین

... کو موهی دیو ... — لگی تهی ... سبر

کهو کوئی ... — چلو جی سو رهی کیا کهر ... جانی

تها حکم شاه کبهی ... ناخیز — ... کر ز جلن کی بند بهر

برا لهتی تهی که ... جسم سی ابلکبار — کئی سوار ... هو ... ر

که ... در تو نمن رستم — مصلح جنگ ... باهم

هی ... ملکی نکبار — بهم لڑنی لگی وه مرد خونخوار

اده نه تهی اور ... — هوئی آخر کر زبان سب وه دار البس

... بناهی — که ... آخر هوئی انکی لڑائی

بتولوں اور بادل نے یہ دیکھا / کہ یہ تو ور [illegible] تھا ہی [illegible] ونگو [illegible]

کوئی دم میں خبر پہنچی سلطان / غضب سے آپ [illegible] دشمن [illegible]

نفیس [illegible] آپ ہی پہنچے جنگ / تو ہم پر ہو گی اپنی زندگی تنگ

چلو جب تک کہ وہ لشکر میں آئی / ہمارا دور [illegible] لشکر [illegible] جائی

یہ چل نکلا غضب [illegible] مشورت کر / بر [illegible] رو [illegible]

علاؤ [illegible] خبر تنہا / [illegible] جو دیکھنی [illegible]

جس [illegible] تنہا کل سوار نکلا / بجای [illegible] مار نکلا

کہا لوگوں نے جا کر [illegible] / کہ اے فخر جہان و نیک فال

بایں صورت [illegible] لیکن وہ / شکست فاش [illegible] دیکھی

سو [illegible] بیناہی تو لیجی / [illegible] جانی [illegible]

سنتے ہی خبر وہ شاہ عالم / ہوا قہر و غضب سے [illegible]

یہ فرمایا کہ ہو تیار لشکر / کہاں [illegible] و [illegible]

ہوئی دو لکھا اونکی من کی [illegible] / [illegible] کہ جاوں [illegible]

کہ ہمراز سا تو ہے لشکر اتنی ایک فوج
بجا ہی جسکو کہیں بحر کی موج

چلا لیکر تیرے سلطان سی جو جوش
کہ جیسے شیر بکریں پہ خروش

وہ جاتی ہی مظفر اور منصور
ظفر پانی سی [illegible] مغرور

کہ یہ بھی آن پہچی کیا سنگ تم
گلستان عدو پر مثل صرصر

دیکھاتی اپنی [illegible] چشم کو
اوٹھاتی جو [illegible] اپنی قدم کو

کہ [illegible] دیکھی پہ ہوی [illegible]
کیا پہر [illegible] کا برپا

مصلح وہ تو نہ [illegible] لشکر
تنہا مطلق اونہوں مرنی پہ [illegible]

کہا لورانی باد سی کہ ہاتی
نہیں [illegible] نظر آتا [illegible]

جو ہم لشکر راجا کو سنایا
کہ رہتی ہی میں ہی اوسکی خرابیا

سپاہ فوج شاہ پہ فتح پاوے
تو پہر راجا بہانے [illegible]

ہم تولی راجا ہر تن کو
نہ لی نا ہوا اوس سنگ جن کو

[illegible] سپاہ کا جڑ آتا
چلا اوٹھ کہتا اور رٹا

نہ کو ننگ [illegible] آیا
تولیں کو بدا و با دل کو سنایا

کری

میری غیرت نہیں کہتی کہ جاؤں / قدم اوٹھتی نہیں ... شرمندہ ہوں

یہ کہی لوٹ آیا سنکر عرض فی الحال / سلامت ... صحت ... [illegible]

چلو تم اب ... تو نہیں کم / کہ ... سے اونکی جیبہ ہمیں غم

غرض یہ مشورت کی حسب دلخواہ / اودہر ... دل کو ... راجا کی ہمراہ

تہی فوج ... جو آئی برسر جنگ / ... نوشین ... [illegible]

مقابل ... اوسکی ... / کہ اب ... اپنی ... سے ...

مقابل رکھی ... سے اپنا لشکر / ہوا ... کی اوپر

ادہر اور ... سے پہر ہونی لگی جنگ / جسے ہو دیکھہ قتال فلک دنگ

ہزاروں ... نکلی توپ اور ... / دو جانب سے لگی ... [illegible]

صدا ... کیا آئی کہ یکسر / ہوا ... روی زمین پر

ہوئی اہل جہاں کی ... سب کو ... / طنبوروں کی طرح سر ... [illegible]

زمین سے آسمان تک ... / ... سے ... [illegible]

کڑک ... کا آنا وہ ... / کہوں اب ... طرح

وہ جوہر نایاب کا بلبل سے بیاہ
دل عشاق پر مژگان دلدار

وہ ہندو قوسی کو ہی کمانکلنا
دہان مار سے سمن کا اوگلنا

برسنا سنگ باراں تیر دنکا بار
دل عاشق پہ جوں مژگان دلدار

ابر بہادر ہر سوی مجروح مردم
ہوا ہستی سے سب بعضوں کا ان نام

ہزاروں ہی عوض مجروح تن تہیا
ہزاروں مردہ بی کہ دگلفن تہی

غرض یوں لڑی لڑنی تا شام آئے
سحر بر دو سری تہہ ذی یا لڑائے

شگفتہ ہو نہ گل اس سپہ موسم بہاری
خزاں کا دن بھی سایہ وار تیری سا بتہ آتا

یہ ساقی مجہی وہ می پلا دے
غم و حسرت دلوں سے جو بھلا دے

سناؤں اب تیر تن کا تازہ احوال
کہ وہ شوریدہ سر ہجراں کا پامال

ہوا جب تا سیہ اپنی میں داخل
ہوا گہر میں بدم سے جا بجا وا

سے غرض ہو خورّم شاد
کہ ہے سب نی ہوا جینو آباد

جیبونکی شادیانہ
ذرا جہر سے رانجی زمانہ

سبھی خورد و کلان آئی شاد ہو کر
گئی اوس پر بقصد بعد کو کر

ہوا عالم کو حاصل راحت و چین
نئی پرستی ہوا ہے دار رتن

بر بھی دن بکن یک رہ ناکام
کہ پیدا ہونا ہی بانی کا پیغام

خیال و خواب ہی آثار تن کا
سبب ظاہر ہی یہ رنج و محن کا

بہت دیکھا ہی جو مثل سیل آبی
کری کیا دیکھ کیا کیا خرابی

نہیں تو بھی ہی شادی مرگ ایسی
فلک نے دی رتن کو موت جیسی

کہ جب دم وہ رتن کی پاس آیا
نہ پیراہن میں پھر پھولا سمایا

او تنہا ہی نہیں جو رنج و درد بی بار
بدم سی کہہ سنا ہی سب بیان وار

کہ میں مرتا رہا تیری آلم میں
او تنہا ہی رنج و [illegible] درد و غم

نکہا تا مجکو بن تا تنہا نہ جینا
تصور سی تیرا ہی ہوتا تنہا جینا

خدا نی تیری یہ صورت پھر دکھائی
تن بیجا تمہن کو پا [illegible] آئی

نہیں امید ملنی کی تو مجکو
لگی تہا دلمہن کیونکر دیکھ [illegible]

اگر جب حال تیرا بھی ای مغموم
سر ہیا دل پر ہی یا [illegible]

دلی کچھ یہ گواہ ہے تو بھی زبانی
کہ تھی کس طرح تیری زندگانی

گزرتی تھی میں اپنی حالت زار
کروں کیا تیری آگے آج اظہار

تجھے آگاہ ہے یہ خوب روشن
کہ جان تجھ بن وبال تن و بہ جان

نگہ تا صبح پیتا اور نہ سونا
غرض تھا تیرے غم میں جان کھونا

جدا تجھ سے تیرے رہتا ہے صبح و شام
سوائے نالہ و زاری نہ تھا کام

تصور تجھ میں تیری میں کیا کہوں پر
مرا ہاتھ چشم تھی مانند نرگس

نہ تنہا آبشار آسا تھی نالاں
برنگ گل تھی تن تنگ جی کا ہر جان

کھلا تھا غم میں تیری باغ حسرت
مثال لالہ تھی با داغ حسرت

زدہ درد سے تیرے جگر خون
ہوئی لاغر مثال بید مجنون

قدم جو رکھا تو بادل کی میں جو موں
کہ بس ممنون آکی میں بدل ہوں

سبب تیری ت پہ دو تو رحم کر یار
تمہیں لازمی بہر صورت بجا کر

ستم اور طرفہ ماجرا ہے
فلک کے دو کہہ زدوں پر آناکب جفا ہے

ہوئی اور وہ پروانہ
ہوا تاریک مجھ پر تنگ زمانہ

رہی میں خاک بر سر زار و نالاں — لبان سے سخن کہنے پر نشاں

اداسی اندوہ میں اکثر میں ناکام — کہو ہی نہی اتفاقا برابر

کوئی ہی چار دو ہر سی تا ہم نہ بوبات — جز جان با تنہا با صد جاہ و جلال

نظر مجبور ہوی اوسکی لگا کیک — رہا یک چند حیرت سی مجھے تک

یہ دیکھ کر اوسنی میرے دلکی بی تیمجانی — اور آہ ہی مجالس میں نشانی

کیا وہ دن اور آیا دوسرا روز — شب غم سی زیادہ غم اندوز

تو اوسنی ایک عورت عمر میں بیس — بد افعال اور جواندل شب بعر بر

بصد شوق اور بیار وسواس بھیجا — یہ پیغام میری پاس بھیجا

کہ ای گلدستہ باغ جوانی — عجب کہوتی ہی ایام زندگانی

نہیں انکا ہی اجارہ سیں — تو ناحق روز و شب غمگینی ہی

بدل سے جیز کا ہی جگمن ہونا — نہ ہونا بدل بر نشتر جا

تیرا ایسا حسن اور یہ صاف صورت — نصیب ہی لشبہ ہو غمگین

نہیں جسکا عالم میں وہ کمان ہی — عجب غمگین ہی جی ہی

علاقت رتن پر تو نے کیا دل — بدل عاشق ہو تم بہی جیسی آگ مل
برس بارا ین جہاں میں ہی سلاری — رتن کو فخر ہی بہا نکی غلامی کا
جوان ہور ہنر بصورت صاحب فرنج — رتن سی ہی زیادہ ہنر جہی اون
جو ہوتا ہی علاء الدین کا قیدی — ایسی ہوتی ہی حالت بی نا امیدی
کوی جیتا نہیں وہان سم بہر ہے — وہ زندان خانہ کہ ایک موت کا ہی
ہو تہا ولسی تو اب فکر رتن کو — زبان پر بہی نہ لاوے ذکر رتن کو
منور ہی از خود خانہ من — بکن رشک چمن کاشانہ من
غلام اپنا سمجہہ ای غیرت حور — تصور سین نکر تا تا بمقدور
کیا دیو پال کا پیغام وہ رات — لگی کہنی جو با تقریر روشن
ستگر مینی اوسکو خوب مارا — کہی ایسی نہ بات پہر دوبارا
لگی وا ہی ہزاروں ورد افسوس — جہانکی نہی کر [illegible] اگر وہ ناموس
ستی آتش [illegible] — سراپا سوز سی جیون شمع گئی
[illegible] سمجہہ کر تجکو نا کام — [illegible] دیو پال نی پر آگ بہنا

مبادا کہ کوئی آدمی پر سر جنگ | خدا نا خواستہ ہو جای ہے ... ہنگ
کہ ہم کو ہوا دل ستی ہے جدا کر | کہہ دینا حال اور غیرت ...
کہ اپنا تم رن تو لاؤ یہاں تک | مجھی ہو باکہ لیجا او وہاں تک
نہیں نازکی جو تم مجھ پہ احسان | ہوتی جاتی ہوں تو ہیں اب تب ...
غرض تب لگے دو دو طعن لکھا کر | کئی ایک کار تازہ بنا کر
بہر آگی جو ہوا تمکو ہی معلوم | کہ ہیں تیں سبھی ملی اس سے مغموم
م تجھ خبر سی بادل بہی آیا | ملیں وقتی نہیں سوا مجھکو نشانا

زرا بیفکر بہتی ہے عشق بیدل غیر کیوں

کہیں بازیگر سی آئی فتنہ تازہ او بیا تا

بلا ساقی شراب تند او تیز | کہ جہیں ہوں یہاں سی فتنہ اور بیز
... نکلی ہے دیو ... مال | زرا با فہرہا آتش ... لال
... ناز پرور | ... ہی محکا دلبر
بدم سی کا ہوں ... جنگ کہ ناکام | بتر ... انجام

کار ... اوسکا

سحر ... میں ہوں اور وہ طالع واژون
ز ہو نمید انکو اوسکی خون سے ... گردن

بدم تھی اوسکو سمجھایا بہت سا
ولی وہ پر غضب مطلق نہ سمجھا

اسی آتش سی سارے رات جلتا
رہا قہر و غضب سی ہاتھ ملتا

ہوا جب صبح قیامت جب نمودار
ہوا تیار ... جنگ ... پیکار

لئی ہمراہ اپنی ... لشکر و فوج
لہا تو قلزم ہستی کی تہی موج

مصمم ... سر جو نزدیکی ... جنگ
چلا یہاں سے وہ راہی برق آہنگ

کسی جانی دوستکو بھی سنایا
کہ لو تم سی رتن ... اٹھا کو

اوتر کر وہ بھی تیغ گزار سے تخت
... بلا خبر جی سنگ آمد ... سخت

ارادہ جنگ کا تو نہ تھا نہ اپنا
اگر مرضی رتن کی ہی تو اچھا

ہمیں تیار مردان نمک خوار
کرین دامان صحرا خون سے گلزار

غرض سامان جنگ آراستہ ...
... ہاتھ ... نکلا ...

ابد ... ہمراہ ...
ہوئی دو ... بلا ... سر جنگ

... ہو ... سخت
کہ اونکی ... تن

دوجے سبی نقیباں سرفراز — نکل کر جو لی کہا ی ...

دلاور طعمہ تیغی جنگ کے — نکل کر کہا تھی ہمشیر کا ملک کے

جو آئی ارو تیغ و سنان کے — کہ آو آفرین ساری جہان کے

کروا بے تیغ خون اسناد دشمن — کہ ہو جیسی تمہارا نام روشن

تمہارا جگ میں ہو نام نکو ئی — کرو سیدا ہمن تیں سر خرو ئی

دو کر کی و ڈ تے یون نی جو سنا ئی — جوانا تکی لہو نی جوش ایا ئی

ہو ابی ابنی سردار و تکی مونہہ — نظر کرنی تکی وی تو وہ شکر

اشارہ جو نگ ہیم ابرو کا پایاں — تو ہر اکیک ہمت قتل عام کردن

کہ ہمن فوج کو دیو بال نی تہام — کیا راجہ رتن کو بہی پیغام

مددسی فوج کی ہو دست بردار — ہم اور تم کر لین دو دو جنگ بیکار

سما [illegible] باری آیا ہی — اول ملکدرسی ہو وین بار بہت

دیو باوی — [illegible]

می کا

[illegible] نے اسکی کیا خوب — [illegible] یہ بات ہمکو بھی ہے خوب

[illegible] کا جی اوسکو تو غم ہو — جو زور و مردمی میں آپ کم ہو

لڑوں تنہا جو رستم سا جوان ہو — سو تم کیا ایک [illegible] ناتواں ہو

لگا یا غوطہ لیکر یہہ پر جوش — [illegible] جنگ [illegible] [illegible] ہوش

صف [illegible] وانسے وہ گھوڑا کودا کر — ہوا قایم مقابل اوسکے آکر

[illegible] اپنی [illegible] بازی — بہم کرنے لگے وہ نیزہ بازی

[illegible] نیزہ وہ دلچسپ خونخوار — سنان اونکی کو [illegible] کمان

وہ گھوڑے یاد [illegible] چھلاوہ — وہ کرنا نیزہ بازی دیکھنا وہ

انی کا نیزہ کی آنا [illegible] کر — نکل جانا وہ گھوڑے کو دبا کر

لگانا [illegible] کا قصد کد — وہ کرنا دوسرے کی صدمہ کو [illegible]

[illegible] اور [illegible] — کبھی [illegible] نہ [illegible]

[illegible] کا [illegible] — نہ صدمہ

لگا راجا

ت اوسکی ہی بلعین لب کر
کہ جیسی جار ریجا وہی ہب

ولیا اسنی ہی دو ناطق تہا کر
کمال زور سی نیزہ او ٹہا کر

لو بال کی سینہ پہ ایک وار
کہ نیزہ اوسکی پہاتی سی ہوا پار

وہ حربہ کیا تہا پیغام اجل تہا
سنان سا سانپ ہی پہنکار دم

کہا دنیا ہی جون پروانہ گر عشق عاشق کو
سراپا شمع سان معشوق کو بہی پہر جلانا

بلا نی مجہی اب آخری جام
کہ ناکامان غم کا ہی جہاں کا م

سنا ہے بسم اول نی وہ مجکو
دوبارا جولہ آتش ہی ہو

بدم اور ناکمت کا سوز جانی
کرون تقریر با آتش زبانی

کہ جب تنہا دسی ابا رتن سن
بدل زخم سنانسی تخت بہ چین

کہا ا ابنی کو مر
و آ ہی جون گل فسردہ

دبارہ

جو کہی
سو عالم پروہ شادیہ

شعورِ [illegible] سنت کا اور بدعت کا
لکھوں کیا ماجرا اونکی الم کا

دیکھا جسکو ہی زخمی ز تن [illegible]
کیا صدمہ کا اپنی ہر [illegible] کو

وہ رخسارہ تھا جو مثل گل لال
بتایا ماتمی سب اپنا احوال

دل پر تھا کہ ایک ماتم سرا تھا
کہ ہر سو آہ و نالہ ہو رہا تھا

اور وسی رحمت سرا جا رہی تھی
پریشان حال گھر سے ہو رہی تھی

تہی جرات کو جلدی پار کر
دعا میں ہاتھ انکی اٹھا کر

الہی اسکی جی کی خیر کیجو
ہمیں داغ الم اسکا نہ دیجو

کلیجہ پکڑ کے مادر اوسکی مادر
اودہر کو دست دل اوسکا خواہر

جہاں تک اوسکی خویش و اقربا تھی
سبھی دام الم میں مبتلا تھی

دوا اور دعا میں کرم تدبیر
سبھی تھی چارہ گر [illegible] تقدیر

عمر [illegible]

[illegible] دیکھا [illegible]
[illegible] وسے کہا ہو

[illegible]
میں بھی

[illegible] کاسب قریں جہان
عدم کو

غرض یہ تھی یہ جس کو چاہا — جو کچھ کہنا تھا سب کچھ کہہ

بہم ہر نا گلشت کنہیں بلا کر — بہت سا رو روا تہہا تی بکار

تمہارا ہم زبان و محرم راز — ہوئی تو زیست مجھ سی سخت دشوار

جو کہ میں سادہ ہوا سا ہو — مجھی ایسی ہمدم سب بخشی دیجو

جو دنیا ایسی میں مکتب و مینا شاد — خدا تم کا سدا ہی ہو آباد

روی نسر بر داری ہا ش — کہ ہم بھی ہیں کفور ہی آ بلی ست

تمہاری سانس بھی ہم بھی جلین کے — جلو کی تم تو بھی ہم جلین کے

اگر جیتی رہیں دو نا کام — تو پھر نہیں سر کھئیں گا فام

لا ودم زن نہایت بیوفا ہی — نہ انکو غم کسیکا نہ حیا ہی

نہیں کوئی کسیکی کام آتا — کلین میں سب ہی جنہوں کی کانا نہ

بیجا عمرا — شد ثنی

بنا اور اوسکو جا نکلنی نہی — وہ مرتا تھا اور انہیں آتا جی نہی

وہ اسمین کھول آنکھین کھینچ لی آہ — سوی ملک عدم حسرت زدہ راہ

زبس مشتاق تھا ر و دی بدم کا — نکلنا بھی ہوا آنکھون سی دم کا

لہو تھکیا جیون ہین دم نکلنی تن کا — ہوا کیا حال اوس رشک چمن کا

گیا جیون گل گریبان چاک کر جا — نسیم آئی اور اپنی سر پہ خاک

وہ تورین جو زبان تھہ ہوا وتارا — در و دیوار سی سر دی

برنگ گل زمانہ وسکا سرخ جو بن — ہوا نیلہ کہ جیسی رنگ سوسن

پریشان نکلا سبزہ ہو کلیجی سر — کہلی حیرت مین آنکھین نقش بر سر

اوڑھی ہر دامن تنگ گری ارمان — ہوتی نہیں ناکمت جیون یار

ابر ہر فرزانہ اوسکی خاک بر سر — مجھی کہدی تیمی اوکلی

نہی — مین

روز اپنی روز و آخر ہجران تا خاک
کہ در ہو کئی حسب

ہوا پیشور مین ماتم کا یہ جوش
کہ سب اعلی و ادنی سیہ پوش

عوض لکھا نہ لکھانہ شیون و شیون
کہ نہی روز و شب ہی ہی بن

رہا کت و پینگ پہ شور ماتم
کہ دفتر ہو گیا اتی وای ہم

ہوئی اوسکی جلانیکی جو تدبیر
کہ نہی تقدیر ہون کیسی ناخیر

ستکار چوب صندل کا ایک انبار
بجو ہوا سب [illegible] زم رکی تیار

جلانیکو جو اوسکو لی چلی سب
فلک در دل فغان و آہ بر لب

پدم اور ناگلت نی کھینچ کر آہ
کہا ہم بہی چلین [illegible] کی ہمراہ

ہمارا ساتھ مین راجا کی تہا تہا
نہیں [illegible] چھوڑین [illegible] ہم

اسی تنہا نہ تم [illegible] لگاؤ
ہمین بہی ساتھ ہی لیکر جلاؤ

[illegible] نی جب [illegible] تہا
[illegible] منظور [illegible] نہ کا [illegible]

جو ہو [illegible] فرمانا نہی جند
[illegible] داناخرد مند

[illegible] نی اونکو سمجہایا بہت
کہ [illegible] ہی

ہی باتو نہ بری دہرنا — موئی کا ساتھہ جیتا کب نہی کرنا
جیسن کا ہی یہہ ہی دستور دایم — کہ اک جانا ہی اک رہنا ہی قایم
عبث ہونا ہی ان باتون سی دلگیر — کہ جاوینگی اسی رہ سب بن تن شیر
یہ بہتی نقدیر جاوی رتن سین — رہو تم اوسکی غمسی مت بچین
غرض عالم یہ ہی سبکو گوارا — ولی نقدیر سی بس کا ہی بچارا
وہ وارث ہو تمہارا راج ستہر — اوسکی دم سی رکھ ... یہ کر تمہارا
بجا اوسکی ہو ہی یہ اوسکا فرزند — تمہاری قرۃ العین و جگر بند
ہوئی ہی خبر سی اونکو ہوا لی — موئی ماتی کی ہین سو بہہ نہ ثانی
رتن کی جا بہ کرکی اکو ترایا — انہو نکو دیکہہ دیکہہ ہو تم سب شاد
غرض بس اس نصیحت کو وہ ہمنا — ملکن کہنی ہی او بن سب بجا ب
نہان خورزند کی بس جیسن کی باری — رتن بن ہمکو جینا ہی بکر ...
رتن کی ساتہہ ہی ہر سیم جانہہ ... — جلی کا وہ تو بہلی ہم جلینکی
نکی نصیحت جب نمائی — مگر دلبہ جلنی ہی کی بہانی

سستی کا جو کہ ہوا اسباب درکار ‏— کیا آخر اونھوں نے [illegible]

سنگ را بنا کیا دونوں نی باہم ‏— نئی رسمی نبی دولہن وہ برہم

سراپا پیار نور سب بھی کر ‏— لباس نوعروسی زیب تن کر

بنا کر عطر سی اپنی بدن کو ‏— دو چندان رشک جسی ہو چمن کو

سسی مل پان کھا سہرا اندہا ‏— فلک کو دبکیہ لڑکو نا کو سنا کی

کلین کہتی کہ راجا جسب دلخواہ ‏— ہمہ جس طرح سی بیاہا بپاہان

سو ہم بھی با لباس نوعروسان ‏— اوسی عالم سی [illegible]

دیا نہا جس طرح سی جیتی جی ہاتہہ ‏— لوسی صورت مونی دینگی ہم ساتہہ

نہ سسی نہی ہماری کا منتہ جو رہی ‏— سو کیونکر ہسی ہی [illegible]

دنی از سنی جو بہری [illegible] ‏— سو بہیری آج ہم دلوں کی کرین

جو کہتی تہا غرض سنکو سنا کی ‏— محبت دل سی دنیا کی و نہا کی

منکا ہنتی وہ سیمین اور طلائی ‏— کہ اپنی جنہ ہو ساری جدائی

لی اپنی اپنی ہاتہو میں وہ دار چینی ‏— چلین بازی کنان تا لو

کبھو عکس ... دم گلاب ہی بار ، در و دیوار سی بہا نالۂ زار

وہ میتی اونکی ہاتھوں سی اوچھلتی ، یہ دیکھ اونا وا علی ہاتھ ملتی

جنازہ ہی کا نذ ہوں پر تن کا ، کہ جیسی خلق کو رنج و محن تہا

سبھی خورد و کلاں تہی پیرہن چاک ، پریشاں حال سر پر ڈالتی تہا خاک

اور اونکی نوبت و فیل و عماری ، دولہن دولہا کی جیسی ہو سواری

کہا القصہ با صد حالت زار ، جہاں وہ چوب صندل کا تہا انبار

ہوم اور نا گہت پروانہ کردار ، بہم دی دیکھی پھر ہی وہاں لیتی

بجا لا کی وہ سب دستور ہیولی ، چتا کی سر سی کی اور پاں اوپر پھول

جو ہین سر پر تن کو لئیکی جب دم ، سر او تن رکہ کی زانو پر وہ ماہ

ولیکن کہتی ہو ہمنی ہمرہی کی ، کہ پھیری کی نا صحی جانب دیکھی

ہوئی تہی جو جو لر دو نیں گریبان ، نثار عمر کی با صد جان پریشان

اونہوں نی ہاتھ سی آتش لگائی ، کہ جیسی ہو لہن ہو لی جلائی

... امی سر سی جب وہ آتش ، ہوی بالای سر چوں شعلہ سرکش

ہوا شعلہ محیط سر سراپا
کہ تھا وہ برق خرمن ...

رتن تھا بسکہ مثل شمع فانوس
جلیں اوس پر وہ جون پروانہ ...

بسے تھے ہی پروانہ کردار
جلیں القصہ دونو آخر کار

جو جون جاہ تھا ویسے ہی جا ہا
محبت اور عشق اپنا نباہا

جلا کی او نکو خویش و اقربا سب
کہون کو آہی ابہی آہ برلب

پدم کا تھا جو بٹ بیٹا کنول آسن
رتن کا نور عین و راحت جان

سبھون نے دیکھہ زیرک اور دانا
کیا ملک و دکن کا کارفرما

رکھا سر پر مکٹ اوسکی دیا راج
کہا تخت مبارک تخت اور تاج

... اندر ... سب خورد و کلان نے
دعائی خیر دی پیر و جوان نے

ہجوم ... بیٹا ناگمن کا
کنول کا اوسکی تن ناب ... نباہا

پدم سی جون موافق ناگمت تہی
اونہون نی بہی باہم جو موافقت کی

ہوئی یک ڈال جو باہم دونو بہای
بہشت ... دونو کی ...

کئی یک ... کنول نی کام جاری
رہی باقی رتن کی یادگاری

کہو نکیا عشق کی نیرنگ ای ہمدم کہ یہ ظالم
جلاکی شمع پروانہ کو کیا خاک اوڑاتا

نہ کرتا خسرو شہا ہی بس ساقی
صبوحی دی ہی ہو وہ

خمار شب کو میں اب توڑتا ہون
می دنیا کی الفت چھوڑتا ہون

ہیا جسنی پہانکی می کا الکنا
رہا وہ مرکر ان یا مسن نام

سناتو نی ریزن کا سب احوال
کیا دنیا کسی یہ سرت کا پایا

نہ غافل اوسنی چین پایا
کہ آخر عشق نی اوسکو جلایا

علاءالدین کا سن تو آزادہ
کہ وہ شور ہوس در سر فتادہ

اودہر کو راسی تہا جو ہر جنگ
کہو نکیا تجہ اوسی جنگ کا ڈہنگ

کہ وہ لڑتا ہوا منزل بمنزل
چلا آیا تہا غار عشق ... دل

جبن آیا وہ قریب ملک چیتور
کیا تب اوسنی اپنی دلمین یہ غور

ہوا اسکا سلامت یہان سی جانا
ہی بہر شکل وہانسی ہات آنا

غرض سالار لشکر کو بلایا
بہت عزت دلاکی بہہ سنایا

بڑی

که تو نام ہی ہوئی یا سمر عجب زو اسطہ انسی یہ شکر سب

نوٹی جیتا نہ جاوی اتھن سنہلے کہ یہ مرد و نہ ہین نی زنا کی حد

ابہ ہی تحقیق ہا بے رتن سی ہی یا دن ہوئی لڑائی

کہ ہم یار کر دیا نبر جو جا دین تو اسی یا ہین یدم کو سفت یا دین

علاء الدین سی سنگ بات آخر کہا سب فوج نی یا جہا ہیبت خو

سحر کو ہم ہین رزر زار جنگ بہار دیکھو تو کیسی ارنی ہین جنگ

جو سر کو را کا ہم جا کی نزلا وین تو دیکھ ... سی کہا نا نکھا

یہ تہن یا ہین میان لشکر کین ملک ... کہتی یہی اپنی تہی کس کی

... رات گذری صبح آئی تہنی کو را سی اور شہ سی لڑائی

ہر یک یا ب سی طبل جنگ با جا مصلح ہو کی نکلی سپاه و راجا

نصیبون نی سرا ابی سنا ئی جوانو نکی نبرت جنگ ...

کہ تہان اسی بو جوانو کا دخر ما بجا لاو حق اپنی مرد میں کا

بڑ ہوا کی از دست تیغ و سنان سی کہ ہو آفرین سار جہان سی

وہیں سن کر نقیبوں کی سب آواز — بہ تنگ کر غرض مرداں

پکڑ لی کمان اور خدنگ و تیر — چلی دونو طرف سی کھینچ شمشیر

لہو بس غار ہوے پاے می لڑنی لگی — ہر ایک جا لہو سی ہتھی اور را

جو کچھ ہو آج ہی ہووی شتابی — او نہا وہی کون ہے دونکا خر

غرض مرنا ہی اپنا کر مقرر — در آورده ہوی دو ذو دو

لگی چلنی وہاں تلوار کی دار — بہی ... یا خون ہر طرف دہار

رہی ایک دیر تک ہی جن کرائی — سپاہ شہ نی آخر فتح پائی

کیا کورا ہی مار اساتہ تیغ — ہوا دریا ہی خونی پر سر موج

کوئی جیتا نہ او دشمن سی رہا وہاں — جو ہوتا اونکی درد و غم پر نالاں

ہزاروں بندگان بادشاہی — شہید ہو کی ہوئی اینت سی را

شہ باکر مست دلخواہ — علاوالدین لی لی بنبور کی راہ

نواح شہر میں داخل ہوئی جب — سنا کیا بار کی وہ ماجرا سب

کہ یعنی اوکی یہان راجا رتن سن — کیا حسرت زده دنیا سی بحین

جلدیانی

اوسکو دا ہی ہی بات — بدم اور ناکمت ہی جان میں ساتھ

کہو تم میں کہہ بہ ماجرا اس — زلب تصور اشارہ کیا اس

اس ہی دیکی وہ مایوس — فلک کو دیکھ کہہ ہی افسوس

افسوس کی نہہ علکی — کیا خاک بدم بر وہ انسی چلکی

با را جا کے — کیا جسدم جہان اونکی ہو نہ دی خاک

غرض ایک مشت خاک — سر امید بر اپنی اوڑا

یہ بولا آہ بہر با جان غمناک — کہ ہی آخر یہہ دنیا سر بسر خاک

کوئی کیا اسکی اوپر دل لگاوی — بری ہی از بسکہ تا بدم بی چلاوی

یہان کسکا کام پورا — کہ ہی یہہ کار دنیا سب ادھورا

ہی دنیا موہوم — ثبات زندگی دم بھر ہی معلوم

بجز اسکا ہی از بسکہ انجام — کہ اسکی سحر ہی ہی ہو شام

بشر کی حق میں تب ہی چاہی اسکی — برا زخار ہوس ہی راہ اسکی

سنا سمجھن و یا دیکھا تماشا — خیال و خواب افسانہ ہی جانا

غرض خاک بر ہم سر بر ادرنا کی
بصد افسوس و غم آن ...

و الدین شہ مکرمت بہچین
چلا حسرت کنان سوی کنعان

او سی وے رخصت ہی اور عذر خواہ
ہوا دلی کی جانب کو وہ

غرض آیا تو وہ منزل بمنزل
ولی کار جہان سی سخت ...

گئی اپنی سبی لب سی ... زر گریبان
تو ادنیا سی

فرغ العنت دنیا بجہا کی
غرض ... تنہا ... سی لوکا کر

رہا دلبر تہ غم اوسکی نکجہہ تیغ
جو سمجہا غیر حق ہی اور سب ہیچ

سنی تمنی عزیز و بہ ہمانی
کہ ہی الله باقی کل فانی

ساقی فرخندہ فرجام
پلا ایک آخری ہی اور بہر جام

کہ قصہ یہ رتن کا اور پدم کا
بیان سب اونکی عیش و رنج و ...

سبھو دل کر جگا تحریر سارا
کہ تا ہو سبکی او پر آشکارا

گزرتی ذہن میں تھی جو ایسی بار — نہیں کہنا تھا اسکا سخت دشوار

ولی خاطر نہیں مجکو مولوی کی — سو میں نے اونکی ہی بار و تھو

کہ نام انکا ہی قدرت اللہ — نہایت اہل دل اور مرد آگاہ

برابر شکر خصلت پارسا ہیں — شریعت اور طریقت آشنا ہیں

ہر اک بیان و ہی ہے سب و کمالات — مثل ہی یہ کہ چھوٹا مونہہ بڑی بات

اونہوں کو شعر ہی من ہے نہایت ذوق — نہایت اہل ذوق و صاحب شوق

مجھے ہی اون سی اک رابطہ خاص — کرم فرما ہیں میرے یا وہ با اخلاص

اونہوں نے بسکہ بخشا مجکو یہ کام — کہ اس نسخہ کا عزیت کرو اتمام

ہوا نت مجکو شوق رہبر — تو کلک مشک افشان دی بنکر

لکہی یہ داستان عشق ساری — کہی دنیا میں یہ بہی یادگاری

یہ لکہا المبین کی مینی جو بہر غور — کوئی تاریخ کہی اسکی بہ نوعی

کہا دل نی اسی دیکہی جو شاعر

بلا شک جانی تصنیف دو شاعر

تمام شد صورت شمع و پروانه یعنی قصه پدماوت من تصنیف میر

مشخص معجزت و احد علی عشر در ماه رمضان المبارک سنه یک هزار

بیست ... روز چهارشنبه بوقت سه پهر صورت اتمام پذیرفت

که از خوانندها طمع دارم ... از هر ... یک ...

نشنیده ... سپید ... و ... سیاه ... دارد

... کتاب ... کاغذ ... ست

من ... حرف ... دو ... من ... ای ... یار ...

سیف ... صحبت ... روز ... سر ... ندیدم ...

... کن ... دار ...

در ... ناصر جاهان ... نشده ... سم ...

کر ... نحو ... چو ... کس ... کنم

الهی ... روز ... ... ماه ... ... جان

نسخه ... بر ... صاحب اندر ... در ... عالم ... عشق ... است

... سید عالم ... ...